میں سمجھا تھا جسے خضرِ رہِ دینِ متین زاہد
نقاب الٹی تو در پردہ وہ ابلیس لعین نکلا

شیعی دھرم

مؤلف

حضرت مولینا ابوالوفا محمد قاسم فاروقی جلبانی بلوچ

ومعہ

خمینی کے وصیت نامہ کا جواب

از

حکیم العصر مولینا محمد یوسف لدھیانوی

الصہیب پبلیکیشنز کراچی

www.shiacult.tk - www.shiacult.webnode.com - www.gift2shias.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... شیعی دھرم
مصنف .... مولانا ابوالوفار محمد قاسم فاروقی
صفحات ۱۳۶
کتابت .... سلطان الدین
قیمت ....
ناشر .... الحبیب پبلیکیشن کراچی
طبع اول .... جولائی ۱۹۹۳ء محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

ملنے کے پتے

(۱) جامع مسجد عرفات جناح کالونی اورنگی ٹاؤن E-9 کراچی

(۲) مدرسہ جامعہ عربیہ صدیقیہ بلاک جے پاکستان بازار اورنگی ٹاؤن ۱۱ ½ کراچی نمبر ۴۳

(۳) اسلامی کتب خانہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

(۴) المکتبۃ البنوریہ نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر شخص اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بابرکت دور میں امت کے درمیان کسی قسم کا نظریاتی اختلاف موجود نہیں تھا بلکہ ساری امتِ اسلامیہ اختلاف کی وباء سے محفوظ اور کفر کے مقابلے میں یک جان اور یک قالب تھی۔ اس کی ابتداء پہلی بار سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آخری زمانۂ خلافت میں ہوئی اور یہی شیعہ مذہب کا نقطۂ آغاز تھا، شروع میں اس کی بنیاد بہت سادہ تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و قریب ہیں اس لیے وہ ہی آپ کی خلافت و جانشینی کے زیادہ مستحق ہیں۔ یہ نظریہ بظاہر سیدھا اور خوشنما ہونے کے باوجود اسلام کی دعوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تئیس سالہ تعلیم و تربیت کے خلاف تھا اس لیے کہ اسلام جیسے خدائی دین نے نسلی امتیاز اور خاندانی غرور کے سارے بتوں کو پاش پاش کر کے عزت و شرافت اور سیادت و بزرگی کا مدار "تقویٰ" پر رکھا تھا اور جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تقویٰ کی صفت میں تمام صحابہ کے سرتاج تھے (چنانچہ قرآن مجید سورہ واللیل میں انہی کو "الاتقیٰ" یعنی سب سے زیادہ متقی فرمایا گیا ہے) اس لئے وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و جانشینی کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔ بہرحال یہ تھی خبیث بنیاد جس پر شیعہ مذہب کی سیاہ و ملعون عمارت کھڑی کی گئی جس کا اولین موجد یہودی الاصل منافق عبد اللہ بن سبا تھا جو "حبِ علی" کے حسین خول میں مکروہ ترین عقائد بھر کر نظریاتی اختلاف کا ایٹم بم اسلام کے مرکز پر گرا دینا چاہتا تھا۔ ان عقائدِ فاسدہ میں عقیدۂ امامت، عقیدۂ تحریفِ قرآن اور عقیدۂ عداوتِ صحابہ شیعہ مذہب میں خصوصی اہمیت و وقعت کے حامل ہیں۔ الحمد للہ! آج تک اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور علمائے حق ہر میدان میں اس کا دفاع کرتے رہے ہیں، انہی میں سے ہمارے مخدوم و محترم رفیق جناب مولانا ابوالوفا محمد قاسم فاروقی صاحب زید مجدہ بھی ہیں جن کی تصنیف "شیعہ دھرم" کے عنوان سے میری نظر سے گزری جو بے حد پسند آیا اور ان شاء اللہ العزیز خصوصاً عوام الناس کی ذہن سازی کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس کتابچہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں خود شیعہ کتب سے ۲۷۵ حوالہ جات پیش کر کے بیّن تردید کی ہے۔ اس خود ساختہ مذہب کا قبیح و بدشکل چہرہ امت کے سامنے کھول ڈالا۔ ۱۵۰ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ اپنی مثال آپ ہے جس کا شیعہ حضرات کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اللہ رب العزت اس کو مقبول و مفید بنائے۔ اس کتابچہ کے آخر میں حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کا رسالہ "خمینی وصیت نامہ کا جواب" منسلک کر کے مزید پرکشش کر دیا گیا ہے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس کتابچہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مصنف موصوف کو علمی و عملی اور تصنیفی ترقیات سے نوازے اور مقبولانِ الٰہی کے صدقے خود احقر کو بھی اخلاص فی الدین اور خدمتِ دین کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین۔

والسلام!

مفتی منیر احمد

علامہ بنوری ٹاؤن

فہرستِ مضامین

مضامین	صفحہ
تقریظات	۴
پیش لفظ	۷
قرآن کے متعلق شیعی نظریہ	۱۱
تحریف قرآن کے چند حوالے	۱۳
نرالا مذہب نرالے گل	۱۵
کلمہ طیبہ کی تائید شیعہ کتب سے	۱۸
نکاح کے متعلق روایات	۲۲
لفظِ ناصبی کی تعریف	۲۵
اہلِ بیت کے متعلق شیعی عقیدہ	۲۷
بنات رسول کے متعلق شیعی عقیدہ	″
خلفائے ثلثہ کے متعلق شیعی عقیدہ	″
حضرت ابوبکرؓ کافر ظالم فاسق	″
تھے نعوذ باللہ۔	″
حضرت سیدنا عمر بن خطابؓ کے	۲۹
متعلق بدگوئی۔	″
حضرت سیدنا عثمانؓ کے متعلق	″
شیعی نظریات	″
حضرت علیؓ کے متعلق شیعی نظریہ	۳۱
حضرت علی امام مہدی کے مرید	۳۴
ہوں گے۔	″
حضرت علیؓ کی بے بسی	۳۵
صحابہ کرامؓ کے متعلق شیعی عقائد	۳۶
حضرت معاویہؓ مخلوقِ خدا میں	۳۸
بدترین انسان ہیں۔ نعوذ باللہ	″
بعد از وفات پیغمبر علیہ السلام	۴۲
دربارۂ امامت۔	۴۸
متعہ کی اہمیت	۵۲
صرف بوس و کنار کرنے پر	۵۵
حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔	″
چکلے والی عورت سے متعہ کرنا جائز ہے	″
کم خرچ بالانشین	۵۶
مقامِ صحابہؓ خمینی کی نظر میں	۵۷
متفرقات	۵۹
دربارۂ تقیہ	۶۱

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تقیہ کرنا میرے اور میرے آبا کا دین ہے	٦٢	جعفر صادقؒ ہر نماز کے بعد اصحاب رسولؐ	٨٠
خدا کی قسم تقیہ خدائی تقسیم ہے	"	پر لعنت کرتے تھے	"
روئے زمین پر تقیہ سے زیادہ	"	شیعہ کا نام رافضی خود اللہ نے رکھا	٨١
پسندیدہ کوئی چیز نہیں	"	انبیاء و آئمہ پر شیعی دھرم کے الزامات	٨٣
جعفرؒ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تقیہ ہے	٦٣	ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام میں	"
جھوٹ بولنا شیعوں کیلئے رحمت ہے	٦٤	اصول کفر موجود تھے	"
بجز شیعہ سب حرام زادے ہیں	٦٨	آدم و حوا نے شیطان کی اطاعت کی	٨٥
دربارہ سُنی شیعی نظریات	٧٠	یونس علیہ السلام کو خلافت علیؓ کے	"
سُنی کتے اور مشرک سے زیادہ پلید ہیں	٧١	انکار پر سزا ملی	"
سنی کی نماز اور زنا میں کوئی فرق نہیں	٧٣	شیعوں کے امام کی کذب بیانی	٨٦
سنی کی جنازہ نماز میں شریک ہو کر	"	باب الکتمان	٦٨
اس پر بد دعا کریں	"	بقول جعفر صادقؒ وطی فی الدبر جائز ہے	٩١
جعفر صادقؒ کا آلۂ تناسل پر پٹی	٧٤	امام جعفر کے علاوہ امام رضا بھی	"
لپیٹنا، مالش کرنا	"	وطی فی الدبر کے جواز کے قائل ہیں	"
امام باقرؒ تقیہ کر کے غلط فتویٰ دیتے تھے	٧٦	شیعہ دھرم میں عورت کی شرمگاہ کو	٩٢
جعفر صادقؒ کی دو رخی پالیسی	٧٧	چومنا جائز ہے	"
قول علیؓ کہ شیعہ مرتد ہوں گے	٧٩	شیعہ دھرم میں مشت زنی قابل مؤاخذہ جرم نہیں	٩٣

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
شیعہ دھرم میں عورت کے	۹۳	پیشاب اگر پنڈلی تک بہہ جائے	۹۷
فرج کو مستعار دینا جائز ہے۔	"	کوئی حرج نہیں۔	"
شیعہ دھرم میں عورت کو ننگا	۹۴	شیعہ دھرم میں گدھا، خچر	"
کر کے فرج کو دیکھنا اور اس	"	چمگادڑ، گھوڑا سب حلال	"
میں انگلیاں ڈال کر کھیلنا	"	ہیں۔	"
بہت لذیذ ہے	"	شوربا حلال بوٹیاں حلال	۹۸
مرتے وقت آدمی کے منہ سے	۹۵	امام باقر نے بیت الخلاء سے روٹی کا	۹۹
اور آنکھ سے منی نکلتی ہے	"	ٹکڑا اٹھایا۔ غلام نے کھایا	"
ساس سے زنا کرنے پر بیوی	"	جنت واجب ہو گئی۔	"
کبھی بھی حرام نہیں ہوتی۔		ایرانیوں کا کلمہ	۱۰۲
شیعی دھرم کے یا فقہ جعفریہ	۹۷	آخری گزارش	۱۰۳
کے فقہی مسائل۔	"	شیعوں سے مقاطعہ قرآن اور	۱۱۰
		حدیث کی روشنی میں ضروری	
		ہے	
		خمینی کا وصیت نامہ	۱۲۱

انتساب

اس مجاہدِ اعظم، بطلِ حریت، سرخیلِ اہلِ سنت، میرِ کاروانِ حنفیت امیرِ عزیمت، کے نام! جس نے اپنی زندگی ناموسِ رسالت کے جانثاروں کی مدیح سرائی میں گذارنے کا عزم کیا تو عبداللہ بن سبا کی معنوی اولاد اور ان کے بہی خواہوں کی ملی بھگت سے اس مردِ مجاہد کی زندگی جیل کی کال کوٹھڑی میں گذری مگر ان کے پائے استقلال میں ذرہ بھر جنبش نہ ہوسکی۔

اے رب ذوالجلال! شہیدِ ناموسِ صحابہ حضرت مولانا حق نواز صاحب جھنگوی نوراللہ مرقدہٗ کی ذات پر ان گنت کرم فرما، درجات بلند فرما! مجھ جیسے ناکس کو اُسکی تحریک تحفظِ ناموسِ صحابہؓ کا شیدائی بنا۔ اپنے محبوب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں سے قلبی لگاؤ اور ان کی حرمت و عزت پر مرمٹنے کے لئے ہماری جانیں قبول فرما۔ آمین ثم آمین۔

احقر ابوالوفا فاروقی عفی اللہ عنہٗ

مدرس جامعہ عربیہ صدیقیہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ۔ بلاک جے

پاکستان بازار

اورنگی ٹاؤن ½ ۱۱ کراچی نمبر ۴۱

بروز منگل ۱۱ ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ ۴ مئی ۱۹۹۳ء

باسمہ تعالیٰ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی
علی رسولہ الکریم ۔

امابعد ۔ بندہ احقر عبدالرحمٰن ہوشیارپوری زمانۂ طالب علمی سے
برادرِ مکرم مولانا ابوالوفا محمد قاسم فاروقی صاحب مدظلہ کو جانتا ہے
کیونکہ ۱۹۷۵ء میں بندہ ملتان کی معروف دینی درسگاہ خیرالمدارس میں
زیر تعلیم تھا ، وہیں مولانا فاروقی صاحب بھی تعلیم حاصل کرتے تھے ۔ مولانا سے
ایک گونہ قلبی تعلق تھا چونکہ ہم اکثر کتب کا تکرار انہیں سے کراتے تھے ۔ مولانا
صاحب میرے جیسے کم فہم طلباء کو چٹکیوں میں سبق سمجھا دیتے تھے ۔

انہیں دنوں مولانا صاحب نے اسّی صفحات پر مشتمل ایک کتاب
لکھی جو بریلویت کے متعلق تھی ، جس کے غلط عقائد پر بڑی تفصیل سے روشنی
ڈالی گئی تھی وہ بیحد پسند کی گئی تھی ۔ اس وقت اساتذہ کرام بالخصوص
مولانا عتیق الرحمٰن صاحب مرحوم اور مولانا غلام مصطفٰی صاحب مرحوم نے بیحد
تعریف کی تھی ۔ اب زیرِ نظر رسالہ مسمّی "بہشتی وحرم" جو نام سے وضاحت
کر رہا ہے کہ اسمیں شیعوں کے غلط عقائد و نظریات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے
خداوند قدوس برادرم مولانا ابوالوفا محمد قاسم فاروقی صاحب کی اس سعی و کوشش
کو شرفِ قبولیت سے نوازے ۔ آمین ۔ والسلام

احقر عبدالرحمٰن ہوشیارپوری خلیفہ مجاز ملتان

۸/ ۳/ ۱۹۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد:

بندہ ابومعاویہ عبدالستار الحسینی نے حضرت مولانا ابوالوفار محمد قاسم فاروقی صاحب مدظلہ کی کتاب شیعی دھرم کا مطالعہ کیا اور اور بعض حوالجات کو چیک بھی کیا ہے۔ الحمد للہ وہ سب صحیح ہیں۔ بندہ مولانا کو ذاتی طور پر جانتا ہے اور اچھے خاصے تعلقات ہیں، ماشاء اللہ مولانا علمی اور عملی شخصیت کے مالک ہیں۔ اور اصلاح امت کا درد دل میں رکھتے ہیں اسی جذبہ کے تحت مولانا نے مذکورہ کتاب تحریر کی، اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مولانا کی اس کتاب کے ذریعے سنی عوام میں بیداری آئے گی۔ اور یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ شیعہ اثنا عشری کا دین سے اور اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں، آخر میں رب العزت کی دربار میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کے رسالہ ہذا کو سنی عوام کے لئے نفع مند بنائے اور رسالہ کو شرفِ قبولیت نصیب فرمائیں اور مولانا کی زندگی میں برکت اور اجرِ عظیم نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

فقط۔

ابومعاویہ عبدالستار الحسینی غفرلہ

رکن مجلس شوریٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان کراچی ڈیسٹ   یکم مارچ ۱۹۹۳ء

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ النبی الکریم

امابعد! رسالۂ ہٰذا کے لکھنے کی ضرورت کچھ یوں محسوس ہوئی کہ مسلک تشیع کے نابکار، خمینی پٹھو، سامراجی ایجنٹ، شروع سے دینِ اسلام کے خلاف زبانِ طعن و تشنیع دراز کرتے آتے ہیں اور ہنوز بھی یہی کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے مملکتِ خداداد (پاکستان) میں دینی اقتدار کی پائمالی ہو اور احیاءِ دین نہ ہو اور دینِ اسلام کی سربلندی نہ ہو، بلکہ خمینی ازم و شیعی دھرم کا بول بالا ہو۔ مگر انشاء اللہ العزیز ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہیں ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں قتل و غارت گری کی جو خونیں ہولی کھیلی گئی اس میں خمینی ایجنٹ ملوث پائے گئے۔ علماءِ کرام (بالخصوص امیرِ عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید، مولانا ایثار القاسمی شہید، مولانا عبد الصمد آزاد شہید، جھنگ کے شہداء خمسہ مولانا احسان اللہ فاروقی شہید، مولانا مختار احمد سیال شہید، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی شہید جیسے جید اور مقتدر علماءِ کرام کو شہید کیا اور قاتل بھی شیعہ لابی ہے۔

پاکستان کی ایک عظیم اور مقتدر سیاسی شخصیت جنرل فضل حق مرحوم کو بھی انہوں نے شہید کیا۔

مگر بندہ کے لئے انتہائی حیرت کا مقام ہوتا ہے کہ جب پاکستانی روزناموں میں شہہ سرخیوں سے یہ خبر لکھی ہوئی ہوتی ہے کہ آج فلاں مذہبی راہنما نے شیعہ مسلک کے فلاں راہنما سے اہم امور پر تبادلہ خیال کیا تو اس وقت بے ساختہ زبان پر یہ الفاظ آجاتے ہیں کہ ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

بھلا اس قسم کے لوگوں سے جو ہمارے جان سے پیارے ملک کے دشمن ہوں ہمارے مذہب دینِ اسلام کے دشمن ہوں بلکہ ہماری جان کے بھی دشمن ہوں اُن سے اتحاد کی بات کرنا چہ معنی دارد۔

ے ہم کو ان سے توقع وفا کی ہے

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

کچھ عرصہ قبل بندہ کراچی گلشن اقبال میں مقیم تھا کہ اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی جو میرے لئے اس رسالے کا سبب بنی خبر یوں تھی کہ "یہی قرآن مجید جسے مصحف عثمانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہی قرآن سب کے لئے حجت ہے" یہ خبر اصل میں اقتباس تھا، عقیل تُرابی کی تقریر کا جو اس نے خالقدینا ہال میں "قرآن حجت ہے" کے موضوع پر اپنے بیان میں کہی تھی اور یہ خبر روزنامہ جنگ کراچی میں مورخہ ۳ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۸۷ء بروز جمعۃ المبارک کو شائع کی گئی یہ خبر پڑھ کر ازخود

دُکھ ہوا کیونکہ ایک طرف خمینی دھرم کا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید صحیح نہیں ہے بلکہ محرف شدہ ہے اور اس کے کاتبین نعوذ باللہ مرتدین اور شراب خور تھے اور دوسری طرف عقیل ترابی کا یہ بیان کہ ...... یہ تضاد بیانی تقیہ کی غمازی کرتی ہے۔

اس لئے انہی دنوں رسالہ لکھنے کا آغاز کر دیا تھا۔ ایک مسودہ تیار ہو گیا تھا مگر وہ اپنی لائبریری میں کہیں رکھا تو ذہن سے یہ بات نکل گئی مدت مدیدہ کے بعد گذشتہ دنوں ایک فقہی مسئلہ کے پیش نظر چند کتابوں کو نکالا تو یہ مسودہ بھی نظر آگیا۔ بہرحال احباب کے بار بار اصرار کے پیش نظر اس پر نظرِ ثانی کی گئی اور چند ایک علماء کے پاس برائے تقریظ بھیجا گیا تو واپسی پر برادر مکرم مولانا ابو معاویہ عبدالستار الحسینی صاحب خطیب جامع مدینہ مسجد بلوچ کالونی اورنگی ٹاؤن ۱۱ ½ کی ہمت افزائی کے تحت مسودہ ھذا برادرم مولانا محمد اعظم بختیار صاحب کے حوالے کر رہا ہوں اور اس کی اشاعت کے جملہ حقوق انہی کے حوالے کرتے ہوئے ایک دینی فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو رہا ہوں اللہ رب العزت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس مختصر سے رسالہ کو شرف قبولیت بخشے اور عامۃ المسلمین کو اس سے پورا پورا استفادہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اور اہل سنّت سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ خدارا اپنے ازلی اور ابدی دشمن کو پہچانیں اور عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت عظام کے تحفظ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیں۔ اسی میں ہم سب کی فلاح و

کامیابی ہے ۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر ابوالوفا فاروقی غفرلہٗ جلبانی بلوچ
مدرس جامعہ عربیہ صدیقیہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ بلاک جے
پاکستان بازار اورنگی ٹاؤن ۱۱ ½ کراچی ۳۱
پوسٹ کوڈ نمبر ۷۵۸۰۰

۱۱ ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ بمطابق ۴ مئی سنہ ۱۹۹۳ء
بروز منگل صبح ۹ بجے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کے متعلق شیعی نظریہ

قبل اس کے کہ میں دیگر امورِ خمینی دھرم کے حوالہ جات پیش کروں مگر میں قرآن مجید کی بحث کو مقدم سمجھتا ہوں کیوں اللہ کی اس لاریب کتاب کے متعلق کسی کا نظریہ صحیح ہوگا تو وہ مسلمان ورنہ ......

آیئے اب دیکھئے کہ شیعوں کا عقیدہ اس کتاب کے متعلق کیا ہے!

(۱) فصل الخطاب ص ۲۱۱ : تحریف قرآن کی روایت شیعہ کی معتبر کتابوں میں موجود جن پر شیعہ مذہب کا مدار ہے۔

(۲) فصل الخطاب ص ۲۲۷ ۔ تحریف قرآن کی روایات دو ہزار سے زاید ہیں۔

(۳) فصل الخطاب ص ۳۰ ومرآۃ العقول ص ۱۷۱ مصنفہ علامہ مجلسی تحریف کا عقیدہ عادت اور عقل کے عین مطابق ہے۔

(۴) انوار نعمانیہ ص ۲۸۷ ، قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھنا ضروریاتِ دین شیعہ سے ہے۔

(۵) تفسیر مرآۃ الانوار ومشکوٰۃ الاسرار سید حسن شریف بطبع تہران ص ۱۷۱ قرآن میں ہر قسم کی تحریف کی گئی یعنی کلمات میں، آیات میں، سورتوں میں۔

(۶) فصل الخطاب ص ۳۳۹ : تحریف قرآن کی روایات کا انکار کریں تو امامت کے عقیدے کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔

(۷) اصولِ کافی طبع جدید ، ص ۲۲۸ جو شخص یہ دعوی کرے کہ اس

نے پورا قرآن جمع کیا وہ چھوٹا ہے کیونکہ قرآن سوائے علی بن ابی طالب کے کسی نے جمع نہیں کیا نہ یاد کیا۔

(۸) اصول کافی ص۶۳۳ باب النوادر و فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ص۳۳۵ میں ہے کہ جو قرآن جبرائیل امین نبی کریمؐ پر لائے تھے وہ سترہ ہزار ۱۷۰۰۰ آیت کا تھا اور سلیم بن قیس کی روایت میں اٹھارہ ہزار ۱۸۰۰۰ آیت کا تھا۔

ذی قدر قارئین۔ ان مذکورہ بالا آٹھ حوالوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کے مذہب کے نزدیک موجودہ قرآن (جو حقیقتاً منزل من اللہ ہے) اصلی نہیں بلکہ محرف شدہ ہے نیز شیعوں میں سے اگر کوئی شخص اسی قرآن کے متعلق کہے کہ صحیح ہے اور محرف شدہ نہیں تو پھر اس کے پاس مذکورہ بالا حوالے کا کیا جواب ہے ؟ اگر جواب نہیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ عقیل ترابی یا تو شیعہ مولوی نہیں (کیونکہ اگر شیعہ ہوتا تو تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتا جبکہ شیعہ مذہب کی بنیاد اسی مسئلہ پر ہے۔) یا پھر وہ تقیہ کرکے یہ کہہ رہا ہے کہ ... یہی قرآن سب کے لئے حجت ہے۔

بہرحال ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

....

تحریفِ قرآن کے چند حوالے

(۱) تفسیر مرآۃ الانوار ص۵۲ آیت وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ مراد یہ کہ حضرت علیؓ کے وصی ہونے میں کسی کو شریک کرے ۔ اے نبیؐ آپؐ اس سے عدول کریں اور جس کا آپؐ کو حکم دیا گیا اس کی اطاعت کریں پس ان دونوں یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ کی اطاعت مت کریں نہ ان کی بات سنیں ۔

(۲) تفسیر قمی عربی ج ۲ ص۲۵۱ امام باقر سے آیت لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ کی تفسیر اے محمدؐ اگر آپ نے ولایتِ علیؓ کے ساتھ کسی اور کی خلافت کا حکم دیا تو آپ کے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے ۔ (ترجمہ مقبول مترجم اردو ص۹۲۶)

(۳) تفسیر مرآۃ الانوار و مشکوۃ الاسرار سید حسن شریف طبع تہران ص۱۵۶ آیت وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ سے مراد اول (ابوبکرؓ) منکر سے مراد ثانی (عمرؓ) اور اَلْبَغْيِ سے مراد ثالث (عثمانؓ) ہیں (ترجمہ مقبول اردو ص۵۵۱)

(۴) تفسیر عیاشی طبع تہران ج۱ ص۲۴۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ الخ ترجمہ مقبول اردو ص۱۷۵ سے مراد یہ ہے کہ جس نے علیؓ کی ولایت و امامت سے انکار کیا اس کی بخشش نہیں ہوگی ۔

(۵) تفسیرِ صافی ج۱ ص۲۶ ۔ تفسیر البرھان ج۱ ص۳۶۵ شرک کیا ہے!

حضرت علیؓ کی ولایت اور امامت کا انکار

(۶) تفسیر قمی ص۲۸۶ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ اے نبیؐ آپ اس چیز کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو حضرت علیؓ کے متعلق آپؐ پر وحی کی گئی ہے یقیناً آپ سیدھے راستے پر ہیں ۔ یعنی اے محمدؐ آپ یقیناً ولایت علیؓ کے عقیدے پر ہیں اور علیؓ ہی تو صراطِ مستقیم ہیں ۔ (ترجمہ مقبول اردو ص۹۸۲)

(۷) تفسیر مراۃ الانوار ص۱۵۸ آیت وَكَلَّمَ ... تَكْلِيْمًا ۔ حضرت موسیٰؑ کو جو کوہِ طور پر کلام ہوا تھا وہ ولایتِ علیؓ کے متعلق تھا اور حضرت موسیٰؑ نے دعا کی تھی کہ مجھے علیؓ کا شیعہ بنا دے ۔

(۸) تفسیر مراۃ الانوار ص۱۵۸ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمْ الخ ۔ امام نے فرمایا مراد ابوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ہیں ولایتِ علیؓ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے مرتد ہو گئے (ترجمہ مقبول ص۱۰۱۲) (نعوذ باللہ)

(۹) تفسیر عیاشی ج۱ ص۱۲۷ آیت حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ امام جعفر سے روایت ہے کہ آیت میں نماز سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، فاطمہؓ علیؓ ، حسنؓ حسینؓ ہیں ، صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد حضرت علیؓ ہیں اور قانتین سے مراد ائمہ کی اطاعت ہے ۔

(۱۰) رجال کشی ص۴ امام باقر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے صرف تین بچ گئے میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا، مقدادؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ۔

(فاعوذ باللہ من ھذہ الخرافات)

نرالا مذہب نرالے عمل

(۱) فرق الشیعہ نوبختی ص ۹۳۔ آیت۔ اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا ہ مراد یہ ہے کہ لڑکوں سے وطی حلال ہے اور دلیل قرآن میں ہے اَوْ یُزَوِّجُھُمْ۔ یا نکاح کرتا ہے لڑکوں اور عورتوں کے ساتھ۔

(۲) تہذیب الاحکام (عربی) باب من الزیادات فی فقہ النکاح) ص ۴۶ عن ابن عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اَتی الرّجل المرءۃ فی الدبر وھی صائمۃ لم ینقض صومھا ولیس علیھا غسلٌ۔ یعنی جب عورت صائم ہو تو اس سے وطی فی الدبر کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی عورت پر غسل واجب ہے۔

(۳) استبصار (عربی)، ص ۱۱۲ ج ۱ سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یصیب المرءۃ فیما دون الفرج أعلیھا غُسل ان ھو انزل ولم تنزل ھی۔ قال لیس علیھا غسل وان لم ینزل ھو

فلیسَ عَلَیہِ غسل ۔ یعنی جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ جو شخص عورت سے وطی فی الدبر کرے کیا اس عورت پر اس صورت میں غسل واجب ہے کہ مرد کو انزال ہوا فرمایا عورت پر نہیں اور اگر مرد کو انزال نہ ہوا تو اس پر بھی نہیں۔

(۴) تہذیب الاحکام (عربی) باب تفصیل احکام النکاح ص ۲۴۰

عن ابی سعید الاحول قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ادنی ما یتزوج بہ المتعہ قال کفٌ من بُرٍّ۔ میں نے جعفر صادق سے پوچھا متعہ کرنے والا کم از کم کتنی اجرت ادا کرے فرمایا ایک مٹھی بھر گندم کافی ہے۔

(۵) تہذیب الاحکام (عربی) باب تفصیل احکام النکاح ج ۲ ص ۲۵۳

متیٰ أراد الرجل تزویج المتعہ فلیس علیہ التفتیش عنہا بل یصدقہا فی قولہا۔ یعنی جب آدمی متعہ کرنیکا ارادہ کرے تو عورت کے متعلق تفتیش نہ کرے کہ کون ہے کیسی ہے بلکہ جو کچھ وہ کہے اسے سچ سمجھے۔

(۶) تفسیر منہج الصادقین (فارسی) ج ۲ ص ۳۷۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن تمتع مرۃ درجتہ کدرجۃ الحسن ومن تمتع مرتین درجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع ثلث مرات درجتہ کدرجۃ علی۔

یعنی ایک مرتبہ متعہ کرنے والے کا درجہ حسن رض، دو دفعہ کرنے والے کا درجہ حسین رض تین دفعہ کرنے والے کا درجہ علی رض اور چار دفعہ متعہ کرنے والے کا درجہ خود محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ہے۔

(لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ)

(۷) **من لا یحضرہ الفقیہ** (عربی) ص ۲۶۳ ج ۳ امام باقر فرماتے ہیں۔ وان زنی رجل بامرءۃ ابنہ وامرءۃ ابیہ او بجاریۃ ابنہ او بجاریۃ ابیہ فان ذلک لا یحرمہا علی زوجہا

یعنی اگر کسی نے اپنی بہو یا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کیا، یا بیٹے یا باپ کی لونڈی سے زنا کیا تو اس کا یہ فعل اس پر اس کی بیوی حرام نہیں کرسکتا۔

(۸) **تہذیب الاحکام** (عربی) ص ۲۰۹ و ص ۳۱۰ (باب من لا یحرم نکاحھن بالاسباب دون الانساب) ومن فجر بغلام اوقبہ لم تحل لہ اختہ ولا امہ ولا ابنتہ ابدا۔ یعنی جس نے کسی لڑکے سے بدفعلی کی اس شخص کے لئے اس لڑکے کی بہن، ماں اور بیٹی ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی۔

....

کلمہ طیبہ کی تائید شیعہ کتب سے

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ (عربی) ص۸۱ لان اصل الایمان انما ھو شہادتان فجعل شہادتین کما جعل فی سائر الحقوق شاہدان فاذا اقر العبد للہ عزوجل بالوحدانیہ واقر للرسول صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالۃ فقد اقر بجملۃ الایمان - یعنی اس لئے ایمان کی بنیاد دو گواہیاں ہیں - پس جب انسان اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے تو اس نے تمام ایمان کا اقرار کرلیا۔

ذی قدر قارئین معلوم ہوا کہ کلمہ کی فقط دو ہی جزئیں ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے خلفاء تھے تو پھر سوال یہ ہے کہ ماسبق انبیاء نے اور ان کے خلفاء نے اور گذشتہ امتوں میں سے کسی نے بھی کلمہ کی دوسری جزء کے ساتھ تیسری جزء کا اضافہ نہیں کیا تو ان خمینی ایجنٹوں نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلمہ میں تیسری جزء کا اضافہ کیوں کیا؟ کیا یہ بددیانتی اور بے دینی نہیں؟ آپ خود سوچیں۔

ع ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

(۲) حیات القلوب (فارسی) ص۱۳ ج ۲ وبسوئے قلم وحی نمود کہ بنویس توحید مرا، پس قلم ہزار سال مدہوش گردید از شنیدن کلام الٰہی وچوں بہ ہوش باز آمد گفت پروردگار چہ چیز بنویسم فرمود کہ بنویس

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ یعنی اللہ نے قلم سے فرمایا کہ میری توحید لکھ ۔ پس قلم ہزار سال تک بے ہوش رہا ۔ بوجہ کلام الٰہی کے سننے کے ، جب ہوش میں آیا تو کہا اے پروردگار کیا چیز لکھوں تو اللہ نے فرمایا لکھ ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔

(۳) حیات القلوب ص۲۵۴ ج۲ آدم گفت خداوند چوں مرا آفریدی نظر کردم بسوئے عرش تو دیدم کہ در آں نوشتہ بود لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی آدم علیہ السلام نے کہا جب اللہ نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرش کی طرف دیکھا وہاں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا ۔

(۴) حیات القلوب ص۱۰۳ ج۲ چوں ثالث شب گزشت حق تعالیٰ جبرائیل را امر کرد چار علم از بہشت بزمین آورد و علم سبز را بر کوہ قاف کرد ۔ و براں بہ سفیدی دو سطر نوشتہ بود لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی جب تہائی حصہ شب کا گذر گیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ چار جھنڈے بہشت سے زمین پر لائے اور سبز جھنڈے کو کوہ قاف پر گاڑ دے اس جھنڈے پر سفیدی سے دو سطروں میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا ۔

(۵) حیات القلوب ص۱۰۲ ج۲ و بر ہر قندیل نوشتہ بود لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی جنت کے ہر چراغ پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا ۔

(۶) حیات القلوب ص۳ ج۱۰۲ پس وحی نمود کہ اے محمد

بروسوئے مردم وامر کن ایشاں را کہ بگویند لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ یعنی اللہ تعالےٰ نے وحی کی کہ اے محمدؐ پس جائیے اور لوگوں کو حکم دیجئے کہ وہ کہیں لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ

(۷) حیات القلوب ج ۲ ص ۳۲۵۔ پس کسے بلند نمی کند صدا بکلمہ اخلاص وشہادت لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مگر آنکہ بلند می کند باں صدا بشہادتِ محمد رسول اللّٰہ در آذان واقامت ونماز عیدہا وجمعہا واوقاتِ حج ودر ہر خطبہ، یعنی جو بھی کلمۂ اخلاص وشہادت لآ اِلٰہ الا اللّٰہ سے آواز بلند کرتا ہے وہی شہادت محمدؐ رسول اللّٰہ کی دیتا ہے۔ آذان، اقامت، نماز عیدین، نماز جمعہ اوقاتِ حج اور ایک خطبہ میں

قارئینان گرامی۔ اس روایت نے اہل تشیع کے جملہ فاسد منصوبوں کو خاک میں ملایا اب بھی اگر کوئی اس کلمہ سے انحراف کرے تو اس کو قلب کا کوڑھ اور مخبوط الحواس ہی کہیں گے۔

(۸) من لا یحضرہ الفقیہ (عربی) ج ۱ ص ۷۹ قال الصادق علیہ السلام فاذا احضرتم موتاکم فلقنوھم شھادۃ لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ یعنی جعفر صادق نے فرمایا کہ جب کوئی بستر مرگ پر ہو اور تم اس کے پاس جاؤ تو اس کو شہادت کی تلقین کرو۔

(یعنی سنیوں کے کلمہ کی)

لیجئے جناب۔ جس فقہ پر شیعوں کو ناز ہے اگر اس کے بانی واقعی جعفر صادق ہیں تو ان کا اپنا فتویٰ یہی ہے جو مذکور ہوا۔ یعنی ان کا

عقیدہ یہ ہے کہ بغیر اس کلمہ کے آخرت میں رستگاری مشکل ہے تو پھر سامراجی ایجنٹوں کی جزء ثالث عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ وصیُّ رسُول اللہ کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ ہی نبویؐ فرمان میں اور نہ ہی زمیں میں نہ آسمان میں۔ معلوم ہوا کہ یہ ان کی اپنی اختراع ہے اور یہ ان کے دجل پن کا بیّن ثبوت ہے نیز یہ اتباع ہے بنی اسرائیل کے ان یہودی علماء کی جو آسمانی کتابوں میں تغیر و تبدل کر لیا کرتے تھے۔

یُحَرِّفُونَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِه۔

۶ وہ صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا
اللہ رے اسیریٔ بلبل کا اہتمام

۷ ظالم ابھی ہے فرصت توبہ نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

. . . .

نکاح کے متعلق روایات

(۱) تہذیب الأحکام (عربی طبع تہران)، باب تفصیل احکام النکاح۔ عن أبی جعفر علیہ السلام قال انما جعلت البینۃ فی النکاح من اجل المواریث۔
جعفر صادق نے فرمایا کہ نکاح میں گواہوں کی حاجت محض میراث کو ثابت کرنا ہے

(۲) فروع کافی ص ۲۲۶ ج ۵ (طبع تہران)، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یتزوج المؤمن الناصبۃ المعروف بذالك. یعنی جعفر صادقؒ نے فرمایا کوئی مؤمن مرد کسی ایسی عورت سے نکاح نہ کرے جو سنی ہونے کے باعث (معروفہ) یعنی جانی پہچانی ہو۔

(۳) فروع کافی ص ۲۵ ج ۵ عن۔ الفضیل بن یسار قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن نکاح الناصبۃ فقال لا وَاللہ ما یحل. نفیل کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر سے پوچھا کہ سُنّی مرد شیعہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے فرمایا نہیں اللہ کی قسم شیعہ عورت سُنّی مرد کے لئے حلال نہیں۔

(۴) فروع کافی ص ۳۵۱ ج ۵ عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ قال سالہ أبی وانا اسمع عن نکاح الیہودیۃ والنصرانیۃ فقال نکاحہما احب الیَّ مِنْ نکاح النّاصبۃِ۔ عبد اللہ بن

سنان کے والد نے امام جعفر سے پوچھا۔ ابن سنان کہتا ہے کہ میں سن رہا تھا کہ یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح کے متعلق فرمایا سنی عورت کے مقابلہ میں یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے نکاح کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے

نوٹ:

روایت نمبر ۲ انہی الفاظ کے ساتھ استبصار ج ۳ ص ۹۹ پر بھی مذکور ہے ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(۵) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۵۸ باب النکاح۔ لا ینبغی للرجل المسلم منکم ان یتزوج ابنته ناصبیا ولا یطرحها عنده قال مصنف هذا الکتاب من نصب حربا للآل محمد علیه السلام فلا نصیب لهم فی الاسلام فلذلك حرم نکاحهم یعنی کسی مسلمان مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ سنی عورت سے نکاح کرے۔ اور شیعہ مرد اپنی بیٹی کسی سنی کو نہ دے اگر نکاح ہو چکا ہے تو سنی کے پاس مت رہنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس شخص نے آل محمدؐ کی مخالفت کی اس کا اسلام میں حصہ نہیں اس وجہ سے ان سے نکاح حرام ہے۔

(۶) تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۳۰۲ ۔ باب من یحرم نکاحهن بالاسباب دون الانساب، عن الفضیل بن یسار قال سألت أبا جعفر علیه السلام عن المرأة العارفة هل أزوجها الناصب قال لا۔ لان الناصب کافر۔ فضیل کہتا ہے کہ میں نے امام باقر سے پوچھا سنی عورت سے نکاح متعلق تو فرمایا نہیں،

کیونکہ ناصبی کافر ہے

(۷) اللمعۃ الدمشقیۃ ص ۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶ ج ۵ مسئلہ کفاءت

ولا یجوز للناصب التزویج بالمؤمنۃ لان الناصبی شر من الیہودی والنصرانی ۔ یعنی سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح حرام ہے کیونکہ سنی یہودی اور نصرانی سے زیادہ برا ہے۔

(۸) اللمعۃ الدمشقیہ ص ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶ ج ۵ مسئلہ کفاءت

تزویج المؤمن بالناصبۃ سواء الدائم او المتعۃ ۔ یعنی شیعہ مرد کا نکاح سنی عورت سے بھی حرام ہے خواہ دائمی ہو یا متعہ ، اب اس موضوع کو ایک فتوی پر ختم کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

(۹) اللمعۃ الدمشقیہ ص ۲۳۴ ج ۵ : عن عبد اللہ ابن یعفور عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال وایاک ان تغتسل من غسالۃ الحمام وفیہا تستجمع غسالۃ الیہودی والنصرانی والمجوسی والناصب لنا اہل بیت فہو شرہم فان اللہ تعالی لم یخلق خلقا انجس من الکلب وان الناصب لنا اہل البیت لا نجس منہ

یعنی ابن یعفور جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حمام کے اندر غسالہ میں غسل نہ کرنا کیونکہ اسمیں یہودی ، نصرانی ، اور ناصبی یعنی سنی کا غسالہ جمع ہوتا ہے ان سب سے ناصبی زیادہ برا ہوتا ہے اللہ تعالی نے کتے سے نجس کوئی چیز پیدا نہیں کی مگر ناصبی (سنی)

تو کتے سے بھی زیادہ پلید ہے۔

نوٹ، کتاب الوسائل، جامع عباسی، الروضۃ البہیہ وغیرہ شیعہ کتب میں بھی یہی فتویٰ درج ہے۔

لفظِ ناصبی کی تعریف

مذکورہ بالا روایات میں جس گروہ کو طعن و تشنیع اور بغض و عداوت کا نشانہ بنایا گیا ہے اس کے لئے لفظِ ناصبی استعمال کیا گیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ شیعہ کتب میں لفظ ناصبی کی تعریف کیا ہے اور اس سے کیا مراد ہے!

(۱) انوارِ نعمانیہ ص۱۸۵ ج۱ ، ولعلك تقول أن مخالفينا يزعمون انهم لا يبغضون عليًا وهذا زعمٌ باطلٌ وقد رُوِیَ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علامۃ بغض علی تقدیم غیرہ علیہ وتفضیلہ علیہ۔ یعنی شاید تم کہو کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں کہ وہ حضرت علی کو برا نہیں سمجھتے یہ خیال باطل ہے کیونکہ نبی کریمؐ نے حضرتؓ سے بغض کی یہ علامت بتائی ہے کہ حضرت علی پر کسی کو فضیلت دیجائے اور اس سے کسی کو مقدم سمجھا جائے۔

(۲) استبصار ص۱ ج۱۰ عن الصادق علیه السّلام انه لیس الناصب من نصب لنا أهل بیت فانه لا تجد ولا تقول انا ابغض محمدً او آل محمد ولکن الناصب من

نصب لکم وھو یعلم انکم تتولونا وانتم شیعتنا۔ یعنی جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ناصبی وہ ہیں جو ہم اہل بیت کی مخالفت کرے کیونکہ ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں بلکہ ناصبی وہ ہے جو تمہاری مخالفت کرے یہ جانتے ہوئے کہ تم ہمیں دوست رکھتے ہو اور ہمارے شیعہ ہو۔

(۳) حق الیقین صفحہ ۵۲۲ ۔ ملا باقر مجلسی بیان کرتا ہے کہ ابن ادریس نے کتاب سرائر میں کتاب مسائل محمد بن علی عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت علی نقی کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ ہم ناصبی کے جاننے اور پہچاننے میں اس سے زیادہ محتاج ہیں کہ حضرت امیر المومنین پر ابوبکرؓ و عمرؓ کو مقدم جاننے اور ان دونوں کی امامت کا اعتقاد رکھے۔ حضرت نے جواباً فرمایا کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے وہ ناصبی ہے۔

اہلِ بیت کے متعلق شیعی عقیدہ

حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بعثت سے لے کر وفات تک جو کسب علم وعمل کا اہلِ بیت نبی ہونے کے سبب اور گھر ہی میں حضورؐ کی تربیت کے سبب. جو زیادہ موقع حاصل ہوا اتنا موقع حضرتِ ابوبکرؓ اور حضرتِ عائشہؓ کو حاصل نہیں ہوا۔ (ملاحظہ ہو فروعِ اسلام) صفحہ ۵۳)

بناتِ رسولؐ کے متعلق شیعی عقیدہ (حضورؐ کی صرف ایک بیٹی تھی)

علامہ حسین بخش جاڑا لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام فاطمہ زہراؓ تھا۔ کتبِ اہلِ سنت میں بھی اسی ایک شہزادی کے فضائل مروی ہیں اگر کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو فضائل ومناقبِ اہلِ بیت کے باب میں کہیں تو ذکرِ خیر ہوتا۔

(ملاحظہ ہو احبابِ رسولؐ صفحہ ۶۵)

خلفاءِ ثلٰثہ کے متعلق شیعی عقیدہ

حضرت ابوبکرؓ کافر، ظالم، فاسق تھے۔ (نعوذ باللہ)

. . . .

۱۔ پس آنچہ ابوبکرؓ کرد مخالفتِ آیتِ کریمہ است وہر کہ مخالفتِ قرآن حکیم کند بنصِ قرآن کافر فاسق ظالم است۔ (ملاحظہ ہو حق الیقین صفحہ ۱۵۷ ج ۱)

یعنی جو کچھ ابوبکرؓ نے کیا، وہ قرآنی آیت کے خلاف ہی کیا ہے اور جو قرآن کی مخالفت کرتا ہے وہ کافر، فاسق اور ظالم ہے

۲- قطب راوندی و دیگراں روایت کردہ اند کہ چوں کفار قریش نزدیک غار رسیدند، ابوبکر اضطراب را از حد گذرانید و خواہست کہ ایشاں ملحق شود چنانچہ در باطن ایشاں بود۔

(ملاحظہ ہو حیات القلوب ج ۲ ص ۳۳۴ و مکالمات حسینیہ ص ۲۵)

یعنی قطب راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب کفار قریش غار کے نزدیک پہنچے تو ابوبکرؓ کا اضطراب حد سے زیادہ ہو گیا اور چاہا کہ باہر نکل جائیں اور کافروں سے مل جائیں جیسا کہ باطن میں ابوبکرؓ کافروں کے ساتھ تھا (نعوذ باللہ)

۳- علی بن ابراہیم روایت نمودہ کہ تین حضرت رسولؐ است و زیتون حضرت امیر و طور سینین حسنؑ حسینؑ اند و بلد امین آئمہ۔ و مراد بانسان درین سورۃ ابوبکرؓ است، باسفل درکات جہنم می رود،

(حیات القلوب ج ۲ ص ۱۵۶ - تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۲۹ - تفسیر صافی ج ۲ ص ۸۳۲)

چنانچہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ تین سے مراد حضرت رسولؐ ہیں، اور زیتون سے مراد حضرت امیر المومنین ہیں اور طور سینین سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہیں اور بلد امین سے مراد آئمہ کرام ہیں اور انسان سے مراد جو اس سورۃ میں ہے ابوبکرؓ ہیں جو جہنم کے سب کے نچلے طبقہ میں جائیگا۔ (نعوذ باللہ)

۴۔ کون لکھا پڑھا نہیں جانتا کہ ابوبکر رض چالیس سال کی عمر میں مسلمان ہوا تھا۔ اسلام لانے سے پیشتر وہ کافر اور بُت پرست تھا، شراب خور اور زانی تھا۔ (کلیدِ مناظرہ صفحہ ۱۱۸ وسہم مسموم صفحہ ۲۶۶)

۵۔ اگر اہلِ دنیا نے ثلاثہ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہلِ دنیا نے امام بنایا ہے۔ جناب ابوبکر رض اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں۔ (ملاحظہ ہو جاگیر فدک صفحہ ۵۰۹ از غلام حسین نجفی ملعون)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رض کے متعلق بدگوئی

۱۔ عاقل را مجال آن ہست کہ شک نماید در کفرِ عمر رض ملعون وکفر کسے کہ عمر رض لعین را مسلمان داند۔ (نعوذ باللہ)

(حیاتُ القلوب صفحہ ۶۹۸ ج ۲ ۔ جلاءُ العیون صفحہ ۴۵)

عقل مند کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ وہ شک کرے عمر رض لعین کے کفر میں، اور اس شخص کے کفر میں جو عمر رض کو مسلمان جانے۔

۲۔ بدترین خلق خدا عمر رض بن خطاب است۔ (جلاء العیون صفحہ ۱۲۷)

خدا کی ساری مخلوق سے بدتر عمر رض بن خطاب ہے۔

۳۔ عمر رض نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی۔

(کلیدِ مناظرہ صفحہ ۱۳۵ وانوارِ نعمانیہ صفحہ ۶۳ ج ۱)

۴۔ یہ شیعوں پر اتہام ہے کہ حضرت ثانی کو کافر سمجھتے ہیں یا اُن پر سبّ وشتم کرتے، ہاں یہ درست ہے کہ ان کو مومن

نہیں جانتے ۔ (تجلیات صداقت ص۱۸۱)

۵۔ عن أبی جعفر فی قول اللہ تعالیٰ لما قضی الأمر قال ھو الثانی ولیس فی القرآن شیی قال الشیطان الا وھو الثانی۔

(تفسیر عیاشی ص۲۲۳ ج۲، تفسیر صافی ص۸۶۵ ج۱، تفسیر البرھان ص۳۱۰ ج۲

ترجمہ مقبول ص۵۱۲، بحار الانوار ص۲۲۵ ج۸)

حضرت امام باقر علیہ السلام نے قرآن کریم کی اس آیت لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن میں جہاں بھی شیطان کا لفظ آیا ہے اس سے مراد حضرت عمرؓ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

حضرت سیدنا عثمانؓ کے متعلق شیعی نظریات

۱۔ ہر کہ اعتقاد دارد کہ عثمانؓ مظلوم کشتہ شد، در روزِ قیامت گناہش بیشتر از گناہ جمعی کہ گوسالہ پرستیدند۔

(حق الیقین ص۲۰، تہذیب المتین ص۲۶۹ ج۲)

جو آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عثمانؓ مظلومیت کی حالت میں قتل کئے گئے ہیں قیامت کے دن اس آدمی کے گناہ بچھڑا پوجنے والوں سے زیادہ ہونگے۔

۲۔ پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم وحیا کا بارڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی۔ (معاذ اللہ)

(قول مقبول، ص۴۳۲)

۳۔ عثمان کا باپ عفان دف بجایا کرتا تھا اور لوگ اس سے مخنث (دبرزنی) کا کام لیتے تھے۔ اور دل لگی کرتے تھے۔ معاذاللہ

(کلید مناظرہ ص ۲۷۱ ۔ انوارِ نعمانیہ ج ۱ ص ۶۵ قول مقبول ص ۳۶۱ وغیرہ)

۴۔ جب ان تمام امور پر غور کیا جائے تو مودت کے یہ معنی ظاہر ہوں گے کہ ثلاثہ ؓ کو بدترین مخلوق سمجھا جائے۔

(کلیدِ مناظرہ ص ۲۷۱) نعوذ باللہ

۵۔ حضرتِ امیر فرمود کہ عثمان ؓ را دفن کردند و حال آنکہ سہ روز بود کہ اُورا در مزابل انداختہ بودند و سگاں یک پائے او را بُریدہ بودند

(حق الیقین ص ۲۰۳ و انوارِ نعمانیہ ج ۱ ص ۱۱۸ کلید مناظرہ ص ۳۰۲
بغاوتِ ابیہ ص ۲۸۵ ۔ تہذیب المتین ج ۲ ص ۴۶۹

حضرت سیدنا علیؓ کے متعلق شیعی نظریہ

۱۔ چوں شب شد علیؓ فاطمہ ؓ را بر درازگوشی سوار کرد و دست حسنین ؓ را گرفت، و بخانہ ہر یک از اہلِ بدر از مہاجر و انصار برفت و حقِ امامت و خلافت خود را بیادِ ایشاں آورد و طلب یاری از ایشاں کرد۔

(حق الیقین ص ۱۳۲ منار الہدیٰ ص ۱۰۳ ، جلاء العیون ص ۱۴۱
تہذیب المتین ص ۲۹ احتجاج طبرسی ص ۱۰۱ ناسخ التواریخ ص ۱۵۳ بیت الاحزان ص ۱۴۱
انوارِ نعمانیہ ج ۱ ص ۱۰۶ کتاب سلیم بن قیس الہلالی ص ۸۲
طبع بیروت)

ترجمہ: یعنی جب رات ہوئی تو حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو گدھے پر سوار کیا، اور حسنؓ و حسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور جنگِ بدر میں شریک ہر مہاجر و انصار کے گھر گئے اور اپنی امامت و خلافت کا ان کو جتلایا اور ان سے مدد طلب کی۔

۲۔ پس آن کافران ریسمانی در گردنِ آنحضرت انداختند و بسوئے مسجد کشیدند (جلاء العیون ص ۱۴۴/۸۵، حق الیقین ص ۱۴۳ ج ۱، احتجاج طبرسی ص ۸۳ ج ۱، عین الحیوٰۃ ص ۱۳۱، تجلیات صداقت ص ۲۲۶، رجال کشی ص ۱۲، و ذکر سلمان حملہ حیدری ص ۲۸۲ طہران، چودہ ستارے ص ۸۱)

ترجمہ: پس ان کافروں نے حضرت علیؓ کی گردن میں رسی ڈالی اور مسجد کی طرف کھینچ کر لے گئے۔

۳۔ باقر مجلسی نے حضرت فاطمہؓ سے یہ اعتراضات در حق علی نقل کئے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے حضرت علیؓ کی شکایت کرتے ہوئے کہا یہ بڑے پیٹ والا آدمی ہے، ہاتھ اس کے اونچے ہیں اس کے ہڈیوں کے بند دھنسے ہوئے ہیں، سر کے اگلے بال بھی اڑے ہیں، آنکھیں بڑی ہیں، دانت اس کے کھلے رہتے ہیں، اور مال اس کے پاس کچھ نہیں (جلاء العیون ص ۳۲ ج ۱ فارسی، جلاء العیون ص ۱۲۴، تفسیر قمی ص ۳۳۶/۱۲۴، ترجمہ مقبول ص ۵۲۰) یہ ہے حضرتِ علیؓ کی شکل و صورت کا نقشہ۔

(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال جاءت امرأۃ

الیٰ عمرؓ فقالت إنی زنیتُ فطھرنی فامر بھا ان ترجم فاخبر بذلک أمیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ فقال کیف زنیتَ فقالت مررت بالبادیۃ فاما لی عطش شدید .ما سقیت إعرابیا فابیٰ أن یسقینی إلّا امکنہ من نفسی فلما اجھد نی عطش شدید . وخفت علی نفسی سقانی فامکنہ من نفسی فقال امیر المؤمنین علیہ السلام ھذا تزویج و ربّ الکعبۃ .

(فروع کافی ج۵ کتاب النکاح وسائل الشیعہ ج۲ ص۲۳)

حضرت جعفر صادق ؒ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے دربار میں آئی ، اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے لہذا مجھے پاک کر دیجیے تو حضرت عمرؓ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا ، اس کی اطلاع حضرت علیؓ کو ہوئی تو انہوں نے عورت سے پوچھا کہ تو نے زنا کیسے کیا ، عورت نے کہا کہ میں جنگل میں گئی سخت پیاس سے میری جان نکلنے کو تھی کہ میں نے ایک اعرابی سے پانی مانگا ۔ اس نے پانی دینے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے آپ پر موقع دوں ۔ جب میں پیاس کی وجہ سے مجبور ہوئی تو ہلاکتِ جان کے خوف سے راضی ہو گئی اس نے مجھے پانی پانی پلایا اور میں نے اپنے آپ پر اس کو موقع دیا تو اس پر حضرت علیؓ نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو نکاح ہے ۔ (نعوذ باللہ)

۵ ۔ الا انہ سیامرکم بسبی وا براءۃ منّی فامّا السب فسبّونی فانہ فانہ لی زکوٰۃ ولکم نجاۃ ، نہج البلاغہ ص۹۲ اصول کافی ج۲ ص۳۱ مترجم فارسی

امالی طوسی جلد ۱ ص ۲۱۳ جزء ۸ ص مناقب آل ابی طالب جلد ۲ ص ۲۶۲

یعنی غور سے سنو عنقریب وہ تمہیں حکم دیگا کہ تم مجھے گالیاں دو۔ اور میرے بیزاری کا اعلان کرو۔ تو تم مجھے گالی دینا کیونکہ میرے لئے گناہوں کا کفارہ اور تمہیں لئے نجات کا ذریعہ ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

حضرت علیؑ امام مہدی کے مرید ہونگے

امام مہدی کی آمد پر ایک آواز دینے والا کہے گا

اے گروہ خلائق ایں است مہدی آلِ محمد و بنام و نسب و کنیت جدش و نسب او را ذکر کنند تا علی بن ابی طالب علیہ السلام بیعت کنید و اطاعت او نمائید تا ھدایت یابید، ملاحظہ ہو۔

(مجمع المعارف ص ۴۸)

ترجمہ اے لوگو یہ ہے مہدی جو آلِ محمد سے ہے۔ اس کے دادا کا نام نسب۔ کنیت اور مہدی کا نسب ذکر کرے گا، پھر علیؓ اس کی بیعت اور اطاعت کریں گے۔ تاکہ ان کو ہدایت حاصل ہو۔

. . . .

حضرتِ علی کی بے بسی گردن سے پکڑ کر بغرضِ بیعت لایا گیا (نعوذ باللہ)

علی شیرِ خدا گھر پر تھے اور حضرتِ عمرؓ آئے۔

پس فریاد زد وایشاں را بخدا سوگند داد فائدہ نہ کرد و ہجوم آوردند و شمشیر ہائی علیؓ و زبیرؓ گرفتند و بر دیوار زدند و شکستند پس عمرؓ ایشاں را بعنف بیرون آورد و کشید تا بیعت کردند۔

(منار الہدی ص ۱۳۲ حق الیقین ص ۱۳۲ ج ۱)

حضرت سیدہ فاطمہ نے فریاد کی اور ان کو قسم دی مگر کوئی بھی فائدہ نہ ہوا اور ان لوگوں نے ہر طرف ہجوم کر کے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کی تلوار کو پکڑا اور دیوار پر مار کر توڑ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ ان کو گردن سے پکڑ کر باہر لائے اور کھینچ کر لے گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ کی بیعت کی۔

. . . .

صحابہ کرام کے متعلق شیعی عقاید

باب دوئم میں مختصراً اہل بیتؑ، بنات رسولؐ، خلفاء راشدین کے متعلق شیعی عقاید و نظریات پر روشنی ڈالی گئی اب ذیل میں قارئینان گرامی جمیع صحابہ کرامؓ کے متعلق جعفی گروہ کی ہفوات و خرافات بھی ملاحظہ فرمالیں۔ تاکہ سادہ لوح سُنی مسلمانوں کے سامنے حقیقت واضح ہوجائے۔ کہ شیعیت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں، اور جو سنی کسی لاعلمی کی وجہ سے شیعہ سُنی بھائی بھائی کا نعرہ لگاتے ہیں ان کو معلوم ہوجائے کہ یہودی کبھی بھی مسلمان کا خیر خواہ اور بھائی نہیں ہوسکتا۔ اور شیعہ کے یہودی النسل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ یہ عبداللہ ابن سبا کی ذریت رجیمہ ہے اور دین دشمنی ان کا خاص مشغلہ ہے، آپ ملاحظہ فرمائیں گے نیز چند حوالہ جات پر مشتمل یہ عنوان بھی آپ ضرور دیکھیں گے کہ قادیانی بھی تحریف قرآن کے مرتکب ہوئے۔ اور رافضی شیعہ بھی، جس طرح قادیانی مرزائی خارج از اسلام ہیں، بعینہٖ اسی طرح شیعوں کا بھی اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ بھی کافر ہیں۔

نیز آخر میں اللہ رب العزت کے متعلق غلیظ نظریات، انبیاء علیہم السلام کے متعلق شیعی عقائد بھی ملاحظہ فرمائیں گے، بہرحال فقہ جعفری

یا "تشیعی دھرم" کا مختصر سا خاکہ قارئینانِ گرامی کی خدمت میں پیش ہے۔ اُمید ہے کہ اس مختصر سے رسالے کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے آپ کی آرا گرامی کی انتظار بھی رہے گی۔ تاکہ دوسری اشاعت میں آپ کی تجاویز پر غور کیا جا سکے۔

جَلاءُ العُیُون ص۱۳۰ ۔ از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است غیرتی در حلال روا نیست ۔ بعد از آنکہ رسولِ خُدا بعلیؓ وفاطمہؓ در شب زفاف گفت کارے نہ کنید تا من نزدِ شما بیایم (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ)

ترجمہ: جعفر صادق سے مروی ہے کہ حلال چیزوں میں غیرت کرنی جائز نہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ زفاف میں حضرتِ علیؓ اور فاطمہؓ کو فرمایا جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا۔

جَلاءُ العُیون ص۲۷۹ عِلل الشرائع ص۱۰۶ ۔ حضرت امیرالمؤمنین را طلبید کہ حضرت جبرئیل مرا خبر داد از جانب خداوند عالمیاں کہ فرزندے برائے تو متولد خواہد شد کہ امتِ من بعدِ ازمن اورا شہید خواہند کرد، حضرت امیر فرمود مرا احتیاج نیست بچنیں فرزندے۔

ترجمہ: یعنی حضرتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلایا اور کہا حضرتِ جبرائیلؑ نے مجھے خدائے پاک کی طرف سے خبر دی ہے کہ ایک فرزند تمہارے ہاں پیدا ہوگا کہ میری اُمت میرے بعد اس کو شہید کر دے گی۔ حضرتِ علیؓ نے کہا مجھے ایسے لڑکے کی کوئی ضرورت نہیں ، گویا

حضرت علیؓ نے تولید حسینؓ کو ناگوار سمجھا۔ (نعوذ باللہ)

اصول کافی ص ۳۶۵/ج۲-۲ عربی ایران۔ علل الشرائع ص ۲۰۶/ج۱ =

حیات القلوب ص ۲۶۶/ج۲ فارسی مطبوعہ ایران: ثم أرسل إلی فاطمه ان الله یبشرونی بمولودٍ یُولَد لك تقتله امتی من بعدی، فارسلت الیه أن لاحاجة لی فی مولودٍ فقتله امتك من بعدك۔

ترجمہ: آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کی طرف خبر بھیجی کہ اللہ مجھے خوشخبری دیتا ہے ایک بچہ کی، جو تم سے پیدا ہوگا۔ میری امت میرے بعد اس کو قتل کرے گی۔ حضرت فاطمہؓ نے پیغام بھیجا۔ مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں، جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی۔ گویا حضرت فاطمہؓ نے بھی حسینؓ کی پیدائش کو ناپسند کیا۔

نوٹ: یہی عبارت جلاء العیون ص ۲۸ خلاصۃ المصائب ص ۳ میں بھی ہے۔

حضرت معاویہؓ مخلوق خدا میں بدترین انسان ہیں (نعوذ باللہ)

حیات القلوب ص ۲/ج۱ فارسی مطبوعہ ایران: بدترین خلق خدا پنج کس اند، ابلیس وقابیل، فرعون، و شخصی بنی اسرائیل۔ و شخصے این امت کہ بر کفر و رباب او بیعت خواہند کرد در شام۔ یعنی معاویہ۔

ترجمہ: مخلوق خدا میں پانچ آدمی بدترین ہیں (۱) ابلیس (۲)، قابیل (۳)، فرعون

(۴) ایک شخص بنی اسرائیل کا، اور اس امت کا ایک شخص کہ کفر پر شام میں اس کی بیعت ہوئی یعنی معاویہ

فصل الخطاب ص ۶۹ کتاب الخصال ج ۲ ص ۴۵۸ ۔ معاویہ ابن أبی سفیان و فرعون ھذہ الامۃ یموت علی غیر ملۃ (نعوذ باللہ)

ترجمہ: معاویہؓ بن ابی سفیان اس امت کا فرعون ہے۔ جس کی موت کفر پر ہوئی۔ (معاذ اللہ)

حق الیقین ص ۱۶۷ ج ۱ فارسی۔ عمرؓ معاویہؓ را دانستہ در شام تعین کرد و باو تمہید کرد اگر حق بہ امیر المومنین برگردد او اطاعت نکند و عمرؓ مے دانست کہ او کافر و منافق و دشمن اہل بیت است۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے معاویہؓ کو شام کا حاکم جان بوجھ کر بنایا اور اس کے ساتھ معاہدہ کیا کہ اگر حق علیؓ کیطرف ہو پھر بھی تم نے اطاعت نہیں کرنی اور عمرؓ جانتا تھا کہ وہ کافر، منافق، اور دشمن اہل بیت ہے (نعوذ باللہ)

کلید مناظرہ ص ۲۲ معاویہؓ بن ابی سفیان مجہول النسب۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کو ہزار بار کہو کہ معاویہؓ مجہول النسب، شارب الخمر، قاتل اہل بیت اور دشمن رسول تھا وہ نہیں مانتے۔

ذی قدر قارئینانِ گرامی: واقعی حضرتِ معاویہؓ میں اگر یہ خصلتیں اور عادتیں تھیں تو حضراتِ حسنینؓ کریمین نے اُنکی بیعت کیوں کی تھی اس کا اقرار تو خمینی گروہ کے پوپ بھی کر چکے ہیں ملاحظہ ہو رجال کشی ص ۱۱۰ مطبوعہ مشہد میں ہے کہ حضرتِ امیر معاویہؓ

نے فرمایا! یَا حَسَن قُمْ فَبَایِعْ فقامَ فَبَایَع ثُمَّ قَالَ لِلحسین علیہ السلام قُم فَبَایِع فقامَ فَبَایَعَ ۔ یعنی اے حسنؓ کھڑے ہو جائیے اور بیعت کیجئے پس حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور بیعت کی۔ پھر حضرت حسینؓ کو کہا کہ کھڑے ہو جائیے اور بیعت کیجئے تو حضرت حسینؓ کھڑے ہوئے۔ اور بیعت کی۔

کلیدِ مناظرہ ۳۲۵ حیاۃ القلوب ج ۲ = فارسی مطبوعہ ایران

معاویہؓ لعین ابن لعین ہے۔ وہ اور اس کا باپ ہمیشہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے درپے آزار رہے۔ اور وہ چاہتے تھے، کہ نورِ خدا کو بجھادیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا لشکر خدا ہے۔ اور معاویہؓ کا لشکر لشکرِ شیطان ہے۔ یہ کہ معاویہؓ ولد الزنا تھا ۔ نعوذ باللہ

الجہادُ الاکبر ص ۱۸ = ومعاویہ ترأس قومہ اربعین عامًا ولکنّہ لم یکسب لنفسہ سوی لعنۃ الدنیا وعذاب الاٰخرۃ =

معاویہؓ چالیس سال تک قوم کی سرداری کرتا رہا مگر اس دوران اس نے اپنے لئے دنیا کی لعنت اور عذابِ آخرت کے سوا کچھ نہیں کمایا۔

سَیفٌ مِن سیوفِ اللہ، خالدؓ بن ولید زانی تھا۔

تہذیب المنین ج ۲ ص ۳۵۶ ، سہم مسموم ص ۵ اردو خصائل معاویہ ص ۲۵۷ اردو ، حق الیقین ج ۱ ص ۱۶۱ = مناظرہ بغداد ج ۲ ص ۳۵۶ ،

کشف الاسرار ص ۱۱۱ تحریر خمینی فارسی مطبوعہ ایران، چودہ ستارے ص ۲۰۳

کلیدِ مناظرہ صـ ۱۶۴ و صـ ۲۶۳ ۔ قول مقبول صـ ۲۶۵ / ۴۴۴

خالدؓ نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا، اور اس کی بیوی سے زنا بالجبر کیا۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

کلیدِ مناظرہ صـ ۱۶۲ ۔ خالدؓ جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور ارتداد ہے۔

کلیدِ مناظرہ صـ ۱۶۲ ۔ خالدؓ اس ولید کا بیٹا ہے جس کا ولدالزام ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ لہٰذا عداوت اہلِ بیت خالدؓ کے خمیر میں ملی ہوئی تھی، ناپاک الاصل آدمی محبِ علیؓ نہیں ہو سکتا۔ (نعوذ باللہ)

مناظرہ بغداد صـ ۱۰۰ ۔ بادشاہ نے کہا لوگ خالدؓ کو سیف اللہ کیوں کہتے ہیں۔ شیعہ مناظر نے کہا سیف اللہ نہیں سیف الشیطان تھا۔ لیکن چونکہ علیؓ کی دشمنی اور جناب فاطمہؓ کے گھر جلانے کی کارروائی میں حضرت عمرؓ کے ساتھ شریک تھا، اس لئے دشمنانِ علیؓ نے اس کو سیف اللہ کا لقب دیدیا ہے۔

. . . .

بعد از وفاتِ پیغمبر علیہ السلام سب صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

سلیمان گفت مردم ہمہ مرتد شدند بعد از وفاتِ رسولؐ خدا بجز چہار نفر۔

سلمان نے کہا کہ سب لوگ مرتد ہو گئے تھے رسولِ خدا کی وفات کے بعد۔ ملاحظہ ہو تفسیرِ صافی ص ۳۰۵ ج ۱۔ اصولِ کافی کتاب الروضة ص ۲۴۵ ج ۸ عربی ایران، حق الیقین ص ۲۷، حیات القلوب ص ۶۲۷ ج ۲ فارسی ایران۔ تفسیرِ برہان ص ۳۱۹ ج ۱۔ تفسیرِ عیاشی ص ۱۹۹ ج ۱۔ رجال کشی ص ۶۔ انوارِ نعمانیہ ص ۸۱ ج ۱۔ عین الحیوة ص ۳، تذکرة الائمة ص ۳۵۔ ترجمہ مقبول ... قولِ مقبول ص ۵۹، مناقب ابن آشوب ص ۱۹۵ ج ۳۔ وغیرِ ذلک۔

کلیدِ مناظرہ ص ۱۳۵، سہمِ مسموم ص ۲۳۶ (اردو) عمرؓ بحالتِ روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔

مکالماتِ حسنیہ ص ۲۰ (اردو) عمرؓ بحالتِ جنب نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ (نعوذ باللہ)

سہمِ مسموم ص ۲۲۹ (اردو)۔ جنابِ عمرؓ کو لقبِ فاروق یہودیوں نے دیا تھا۔ نیز اسی صفحہ پر ہے جنابِ عمرؓ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں تھا۔

جلاء العیون ص۲۳ حق الیقین ج۱ ص۱۱۷ وغرض حضرت از فرستادن این لشکر آن بود کہ مدینہ از اہل فتنہ و منافقان خالی شود، وکسی با حضرت امیر المؤمنین منازعہ نکند تا امر خلافت بر آنحضرت مستقر گردد۔ یعنی نبی علیہ السلام کی غرض جیشِ اسامہؓ کو بھیجنے کی صرف یہ تھی۔ مدینہ اہلِ فتنہ و منافقوں سے خالی ہو جائے اور کوئی آدمی علی شیرِ خدا سے مخالفت اور جھگڑا نہ کرے اور خلافت حضرت علیؓ پختہ ہو جائے۔

مکالماتِ حسنیہ ص۵۹ ۔ در روایت از عائشہؓ و انسؓ بن مالک و عمروؓ بن العاص و معاویہؓ کند کہ ہر یک ازیں بدترین اہلِ روزگار اند،

حضرت عائشہؓ انسؓ بن مالک، عمروؓ بن العاص، معاویہؓ کے بارے میں یہ عقیدہ و نظریہ رکھتے تھے کہ وہ بدترین زمانہ تھے۔ (نعوذ باللہ)

حیات القلوب فارسی مطبوعہ ایران، **کلیدِ مناظرہ ص۲۶۲**

جاگیرِ فدک ص۲۶۲ = ابن بابویہ بسندِ معتبر از حضرتِ صادق روایت کردہ است، سہ کس بودند کہ بر حضرت رسول دروغ بسیاری بستند ابو ہریرہؓ و انسؓ بن مالک و عائشہؓ۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرتِ صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے، ابو ہریرہؓ، انسؓ بن مالک، و عائشہؓ۔

خصائل معاویہ ص ۳۷۱ اردو - ابوہریرہ رض جوا اور شطرنج کھیلتا تھا - لاحول ولا قوۃ الا باللہ

خصائل معاویہ ص ۳۷۶ اردو = ابوھریرہ رض وہ ہستی ہے کہ جھوٹی حدیثیں بنانے کا بادشاہ تھا - اس لئے عمر رض اور جناب عائشہ نے اس کو سختی سے منع کیا تھا - اور صحابی ہو کر یہ جوا کھیلتا تھا بیت المال میں خیانت کیوجہ سے مار بھی کھائی تھی -

سہم مسموم ص ۵۲ اردو = جناب ابوبکر رض نے جمہوریت کا جنازہ نکالتے ہوئے بغیر الیکشن کے یا شوریٰ کے اور اصحاب رض نبی ص کے چیخنے چلانے کے باوجود بیت الخلاء میں کھڑے ہو کر اس حال میں کہ ان کے پاجامے کا ازار بند (یعنی ناڑا) ان کی بیوی اسماء کے ہاتھ میں تھا - عزت مآب بڑی شان والے فاروق اعظم کی خلافت کا اعلان کیا = (معاذ اللہ)

قارئینِ گرامی - یہ ہے غلام حسین نجفی لعین کی خانہ ساز اختراع - خلیفہ اوّل بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق کس دیدہ دلیری سے بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا ہے - میں اس ملعونِ زمانہ کی ملعون عبارت پر مزید کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا - کیونکہ صاحب عقل وشعور اور صاحب ادراک و فہم آدمی کو مذکورہ عبارت پڑھ کر خود بخود ہی محسوس ہونے لگے کہ کس بے غیرتی کا مظاہرہ کیا گیا ہے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق، صحابہ کرام رض

کے متعلق اس قسم کے غلط نظریات رکھنے والوں کے متعلق یہی عرض کرتا ہوا جاؤں گا۔ کہ

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ہرگز خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

ذی وقار قارئین ۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدین، اہلِ بیتؓ عظام کے متعلق شیعی نظریات آپ نے ملاحظہ فرمائے اب باب کو ختم کرتے ہوئے امیر المؤمنین سید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق **شیعی دھرم** کی ایک ہفوات بھی آپ ملاحظہ فرمالیں۔ تاکہ صحیح علم ہو سکے کہ شیعہ لابی جو حب آل محمدؐ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ نفاق کی چال ہے وگرنہ حقیقت میں عداوتِ اہلِ بیت و صحابہ کرامؓ ہی اصل مشغلہ ہے،

. . . .

تفسیر قمی ص۳۵ مطبوعہ نجف: عن أبی عبد اللہ علیہ السلام ان ھذا المثل (ان اللہ لا یستحی أن یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقھا) ضربہ اللہ لأمیر المومنین علیہ السلام فاما البعوضۃ امیر المومنین علیہ السلام.

(لعنۃ اللہ علی الکذبین)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ مثال (إِنَّ اللہَ لَا یَسْتَحْیِیْ أَنْ یَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا) اللہ تعالٰی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے بیان کی ہے: امیر المومنین ہی مچھر ہیں۔

حضراتِ ناظرین: معلوم ہو گیا آپ کو کتنی عظمت و مقام ہے حضرت امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا شیعہ کے ذہن میں۔ کیا ایک ذی قدر و مقبولِ خدا ہستی کو مچھر کہنا یہ اس کی تعریف و توصیف ہے یا برائی و مذمت؟ کیا محبتِ الٰہی کا یہی معیار ہے کہ ایک آدمی کے متعلق یہ بھی کہا جائے کہ وہ ڈرپوک ہے، بزدل ہے شکل و صورت اچھی نہیں ہے، صاف گو بھی نہیں ہے، تقیہ کرتا ہے مچھر ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کے مغلظات کے بعد یہ بھی کہا جائے کہ ہمیں بہت عزیز ہے کیا یہی ہے محبت و احترام؟ کیا یہ عداوت و توہین نہیں ہے۔

ے ٹپکتی ہے اداؤں سے برستی ہے نگاہوں سے
عداوت کون کہتا ہے کہ پہچانی نہیں جاتی

شیعہ کتب کا جس قدر مطالعہ کیا جائے یہی محسوس ہوگا کہ یہ پرلے درجے کے دشمنانِ صحابہ رضؓ واہلِ بیتِ عظام ہیں۔

محترم قارئینِ گرامی! یہ تو تھا تفسیر قمی کا حوالہ مگر ذرا شیعہ مذہب کی ایک مشہور کتاب کا حوالہ بھی پڑھتے جائیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی والا فرق آپ کو بھی معلوم ہو جائے،

علل الشرائع ص۴۸۶ ج۲ :- "وان البعوض کان رجلاً یستھزء بالأنبیاء علیھم السلام ویشتمھم ویکلح فی فی وجوھھم ویصفق بیدیہ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

یعنی بعوض ایک مرد تھا، جو خدا کے نبیوں کیساتھ ہنسی و مذاق کرتا، اور نعوذ باللہ گالیاں دیتا۔ اور اس کے سامنے بکواس کرتا تھا۔ اور تالیاں بجاتا تھا۔ ان گستاخی کیوجہ سے خدا نے اس کو مچھر بنا دیا تھا۔ مگر اس شرم کیوجہ سے عبارت کو شیعی دھرم کے ملاؤں نے کس بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تبدیل کر دیا۔

ے زینہار آزاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بدرودے

دربارۂ امامت

حیاتُ القلوب ج ۲ ص ۲۷ (طبع دار الکتب الاسلامیہ طہران بازار سلطانی)
ابن بابویہ و صفار و دیگراں بسند ہائی معتبر از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ اند کہ حق تعالٰے حضرت رسول صلعم را صد و بیست مرتبہ باسمان بُرد و در ہر مرتبہ آنحضرت را درباب ولایت و امامت امیر المومنین علیہ السلام و سائر ائمہ طاہرین علیہم السلام زیادہ از فرائض تاکیدہ و مبالغہ نمود۔

ابن بابویہ اور صفار نے معتبر سند سے حضرت جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالٰے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سو بیس مرتبہ آسمان پر لے گیا اور ہر مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ولایت و امامت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور تمام ائمہ علیہم السلام کے بارہ میں جملہ فرائض سے زیادہ تاکید کی اور مبالغہ کیا۔ (تذکرۃ الائمہ ص ۱۵)

حیات القلوب ج ۳ ص ۱۵ : بر آنکہ اجماع علماء امامیہ منعقد است بر آنکہ امام معصوم است از جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ از اوّل تا عمر آخر خواہ عمدًا خواہ سہوًا۔

امامت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ائمہ معصوم ہیں اس پر جملہ علماء امامیہ کا اجماع ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم ہیں، ابتدائے عمر سے لیکر آخر عمر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے

خواہ عمداً ہو یا سہواً ۔

حیات القلوب ج ۳ ص ۲ فصل اول ۔ واز بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مذکور خواہد شد معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبریست ۔

اور بعض معتبر اخبار میں جو انشاء اللہ اس کے بعد مذکور ہوں معلوم ہو جائیگا کہ امامت کا مرتبہ پیغمبری کے مرتبہ سے بالاتر ہے ۔

الفروع الکافی کتاب الروضۃ ج ۸ ص ۳ ۔ کان علی علیہ السلام افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولی الناس بالناس ۔

حضرت علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل اور اولیٰ ہیں ۔

تفسیر مراۃ الانوار ص ۶۶ ۔ فان قوما قالوا ان اللہ خلقہم وفوض الیہم امر الخلق فہم یخلقون ویرزقون ویمیتون ویحیون ۔

شیعہ کی ایک جماعت نے کہا اللہ تعالٰی نے آئمہ کو پیدا کر کے تمام کام ان کے سپرد کر دیئے ہیں حتیٰ کہ آئمہ پیدا کرتے ہیں اور رزق دیتے ہیں اور زندگی اور موت بھی دیتے ہیں ۔

اصول کافی ج ۱ ص ۱۷۹ ۔ عن أبی حمزۃ قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام اتبقی الارض بغیر امام قال لو بقیت الارض

بغیرِ امام لساخت۔

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادق سے پوچھا (کیا) یہ زمین بغیر امام کے باقی رہ سکتی ہے فرمایا۔ اگر زمین بغیر امام کے رہے گی تو دھنس جائیگی۔

اُصُولِ کافی ص ۲۶۱ ج ۱ ۔ عن ابی عبد اللہ یقول انی لاعلم ما فی السموات وما فی الارض واعلم ما فی الجنۃ واعلم ما فی النار واعلم ما یکون ؛

حضرتِ جعفر صادق نے فرمایا زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اس کو میں جانتا ہوں، جنت و جہنم میں جو کچھ ہے اس کو میں جانتا ہوں، اور میں زمانہ ماضی و مستقبل کے پیش آمدہ واقعات کو جانتا ہوں۔

اُصُولِ کافی ص ۔ قال ابو جعفر علیہ السلام ولایۃ اللہ اسرھا الی جبرئیل واسرھا جبرئیل الی محمدؐ واسرھا محمدؐ الی علیؑ واسرھا علیؓ من شاء ثم انتم تذیعون ذلک ۔

حضرت باقرؑ نے فرمایا: امامت ایک راز تھا جو خدا نے پوشیدہ طور پر جبرئیل کو بتایا، اور جبرئیل نے حضورؐ کو بتایا اور رسولِ خدا نے علیؓ کو راز کے طور پر بتایا، اور مولیٰ علیؓ نے جس کو چاہا، راز کے طور پر بتایا اور تم اس کی تشہیر کرتے ہو۔

جنابِ ناظرین؛ معلوم ہوا کہ امامت کے مسئلہ کے متعلق نہ ـــ

تو قرآن مجید میں کہیں کوئی تذکرہ ہے اور نہ ہی حدیث ہے۔ قرآن و حدیث میں تذکرہ تو درکنار بلکہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کیونکہ یہ ایک راز تھا، اگر اس کا ذکر کہیں قرآن و حدیث میں ہوتا تو پھر یہ راز راز نہ رہتا، اب جعفری برادری کا مسئلہ امامت کے بارے میں الجھنا جھگڑے کرنا اور قرآن و حدیث میں سے کچھ پیش کرنا سوائے جہالت کے کچھ نہیں ہوگا۔

....

مُتعہ کی اَہمیت

فروع کافی ج ۵ ص ۲۴۹ ۔ عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال المتعہ نزل بہا القرآن وجرت بہا السنۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ متعہ کا حکم قرآن مجید میں نازل ہوا۔ اور اس کا اجراء خود حضور علیہ السلام نے کرایا (نعوذ باللہ منہ)

حضراتِ قارئین گرامی ۔ متعہ شیعی دھرم کا مشہور و معروف مسئلہ ہے جو ان کی کتابوں میں فضیلت کے اعتبار سے بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ لکھا ہوا نظر آتا ہے مگر بایں ہمہ پھر بھی بہت کم لوگ ہوں گے جو یہ علم رکھتے ہوں گے کہ **شیعی دھرم** میں متعہ صرف جائز اور حلال ہی نہیں بلکہ ایک اعلیٰ درجے کی عبادت بھی ہے اور ان کے ہاں یہ جملہ عبادات نماز، روزہ، زکوۃ، حج جیسی افضل عبادت سے بھی کئی گنا درجہ رکھتا ہے۔ پوری دنیا میں ایسا دوسرا کوئی بھی مذہب نہیں جس میں کسی ایسے شنیع و قبیح فعل یا عمل کو اس درجہ کی عبادت اور بلندیٔ درجات کا وسیلہ بتایا گیا ہو۔

متعہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرد کسی بھی بے نکاحی غیر محرم عورت سے وقت کے تعین کے ساتھ مقررہ اُجرت پر متعہ کے عنوان سے معاملہ طے کرلے تو اس وقتِ معینہ کے اندر اندر یہ دونوں مباشرت

ہمبستری کر سکتے ہیں ، اور اس کے اندر نہ تو کسی گواہ کی ضرورت ہے اور نہ ہی قاضی یا وکیل کی ، بلکہ کسی تیسرے آدمی کو بھی خبر دینے کی ضرورت نہیں ، بلکہ چوری چھپے یہ سب حرکتیں کر سکتے ہیں ۔ (أعاذنا اللّٰہ منہ)

مَن لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۹۷ = وقال الصادق علیہ السلام انی لاکرہ للرجل ان یموت وقد بقیت علیہ خلۃ من خلالِ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یأتہا فقلت لہ فہل تمتع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال نعم ...

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کسی آدمی پر موت اس حال میں آئے کہ وہ نبی علیہ السلام کی پسندیدہ چیز پر عمل نہ کر کے مرے (راوی نے سوال کیا) کہ کیا نبی علیہ السلام نے بھی متعہ کیا تھا ۔ تو جعفر صادقؒ نے فرمایا ۔ جی ہاں (انہوں نے بھی متعہ کیا تھا) لاحول ولا قوۃ ۔

مَن لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۹۷ = وروی أن المؤمن لا یکمل حتی یتمتع ۔

مومن کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ متعہ نہ کرے ۔

من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۹۱ = عن أبی عبد اللّٰہ علیہ السلام لیس منا من لم یؤمن بکرتنا ولم یستحل متعتنا ۔

جعفر صادقؒ فرماتے ہیں جو شخص ہمارے دوبارہ آنے پر اور متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں ۔

من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۹۵ ج ۳ = عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ حرم علی شیعتنا المسکر من کل شراب وعوضھم من ذلک المتعۃ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر ہر نشہ والی چیز کو حرام کر دیا ہے اور اس کے بدلے میں متعہ کرنے کی اجازت دی۔

لیجئے یہ فتویٰ ہے جعفر صادقؒ کا ۔ کہ ہمارے شیعوں پر ہر مسکر یعنی نشہ آور چیز حرام ہے، تو جو ملنگ بھنگ، چرس، افیون، شراب، استعمال کرتے ہیں، وہ اکل حرام کے مرتکب ہیں۔ لہذا اپنا انجام سوچ لیں۔

من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۹۵ ج ۳ = اَن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اسریٰ بہ الیٰ السمآء قال لحقنی جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمدؐ ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت للمتمتعین من امتک من النسآء ۔

جناب نبی علیہ السلام نے فرمایا جب میں معراج کی رات آسمان کی طرف جا رہا تھا تو مجھے جبرئیل علیہ السلام ملے اور فرمایا اے محمدؐ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے تیری امت کی متعہ کرنے والی عورتوں کو بخش دیا ہے (سبحان اللہ کیسی بہترین عبادت ہے)

. . . . .

صرف بوس وکنار کرنے پر حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔

تفسیر منہج الصادقین ج ۳ ص ۴۹۳ خلاصۃ المنہج ص ۲۹۲

وچوں یکدیگرے را بوسہ دہند حق تعالیٰ بہ ہر بوسہ حج وعمرہ برائے ایشاں بنویسد۔

اور جب ایک دوسرے کو بوسہ دیں گے۔ تو حق تعالیٰ ہر بوسے کے بدلے حج وعمرہ کا ثواب لکھیں گے۔

چکلے والی عورت سے متعہ کرنا جائز ہے۔

عن زرارہ قال سأل عمار وأنا عندہ عن الرجل یتزوج الفاجرۃ متعۃ قال لا بأس ای

جعفر صادق سے عمار نے پوچھا بدکارہ عورت سے متعہ کے متعلق، تو انہوں نے فرمایا جی ہاں کوئی حرج نہیں۔

(استبصار ج ۲ ص ۱۴۳ مطبوعہ تہران سلطانی بازار)

عجالہ حسنہ ص ۱۶ ۔ حضرت سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے خانہ کعبہ کی ستر مرتبہ زیارت کی۔

کم خرچ بالانشین

عن ابی سعید عن الأحول قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ادنی ما یتزوج بہ المتعۃ قال کف من بُر۔

احول نے جعفر صادق سے پوچھا کہ کتنی اُجرت دے کر آدمی متعہ کر سکتا ہے فرمایا ایک مٹھی گندم دے کر۔

فروع کافی ص ۴۵۷ ج ۵۔

عن ابی بصیر قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن ادنیٰ مہر المتعۃ ما ھو، قال کف من طعام دقیق أو سَویق أو تمر۔

ابو بصیر نے کہا، میں نے جعفر صادق سے پوچھا متعہ کی فیس کیا ہے؟ فرمایا آٹے، ستوؤں یا کھجوروں کی ایک مٹھی۔

. . . .

مقام صحابہ خمینی کی نظر میں

(۱) کشف الاسرار ص۱۰۸ وخیانت کاران ومنافقان را
کہ درسی چہل سال با آنہا معاشرت کردہ ومی شناسد وخدائے او
برحکومت ہائے جائرانہ کہ پس از او تشکیل می شود۔ ودین را
دستخوش اغراض مسموم خود می کنند۔

اس محولہ عبارت میں کس دیدہ دلیری سے خمینی ملعون نے جناب
امیرالمومنین جانشین پیغمبر جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خائن ومنافق
لکھا۔ نیز یہ کردہ چالیس سال کے لگ بھگ بتوں کی پرستش کرتے رہے
ان کی حکومت ظالمانہ ومنافقانہ تھی۔ نعوذ باللہ۔

(۲) کشف الاسرار ص۱۱۹ ۔ وجملہ کلام آنکہ کلام یاوہ از
ابن خطاب یاوہ سرا صادر شدہ است، وتا قیامت برائے مسلم غیور
کفایت می کند۔

یعنی یہ سب بے ہودہ باتیں بے ہودہ گو عمرؓ ابن خطاب سے صادر
ہوئیں اور تا قیامت غیور مسلمانوں کو کافی ہیں۔

اس عبارت میں جناب فاروقِ اعظم کو بے ہودہ گو کہہ کر توہین کی
گئی ہے۔

(۳) کشف الاسرار ص۱۱۹ پس شنیدن این کلام از ابن خطاب از دنیا رفت و این کلام یاوه کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف است با آیاتی از قرآن کریم۔

پس جب حضور علیہ السلام نے یہ کلام ابن خطابؓ سے سُنی تو اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ بے ہُودہ کلام کفر و الحاد کے اصل سے ظاہر ہوئی، قرآنِ کریم کی آیات کے خلاف ہے

(۴) کشف الاسرار ص۱۵۳ ء وگوینده این سخن کفر آمیز عمر ابن الخطاب بود۔

اس کفر آمیز بات کا کہنے والا عمرؓ ابن الخطاب تھا۔

(۵) کشف الاسرار ص۱۶۴ ء علیؓ ابنِ ابی طالب حقِ خود را مغصوب می دانستہ وخلفاء را بباطل ناحق میدانستہ۔

یعنی حضرت علیؓ خود کو مغصوب گردانتے تھے اور خلفاء کو باطل ناحق تصور کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

(۶) کشف الاسرار ص۱۳۲ ء کہ جلسہ ثقیفہ ابوبکرؓ را بحکومت انتخاب کرد و این خشتِ کج بنا نہادہ شد۔

یعنی جس دن جلسہ ثقیفہ بنی ساعدہ میں ابوبکرؓ کو برائے خلافت نامزد کیا گیا اس دن سے اس خشتِ کج کی بنیاد رکھی گئی (یعنی گمراہی)

(۷) کشف الاسرار ط۱۶۶ ء تا عاقبت علی علیہ السلام از حرف خود برگشت، آخر کار حضرتِ علیؓ اپنی بات سے منحرف ہو گئے

(یعنی انکو حق کہنے کی جرأت نہیں تھی) کیا یہ حضرت علیؓ جیسے اسد اللہ شیر بہادر کی شان میں گستاخی نہیں ہے!

متفرقات

مذکورہ بالا حوالوں میں تو خمینی کے صحابہؓ کرام کے متعلق نظریہ کو پیش کیا گیا۔ اب زیر نظر عنوان میں اس قسم کی دیگر مغلظات کو بیان کیا جاتا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہیں۔

(۱) کشف الاسرار ص۱۰۷ : ما خدائے را پرستش می کنیم و می شناسیم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ و یزید و معاویہؓ و عثمانؓ وازین قبیل چپا ولچی ہائی دیگر را بمردم امارت دہد۔

یعنی ہم ایسے خدا کی عبادت نہیں کرتے اور اسے نہیں پہچانتے ۔ ۔ ۔ ۔ کہ جس نے یزید، معاویہؓ و عثمانؓ کو بادشاہی دی۔

(۲) کشف الاسرار ص۲۳ : و عبادت در عربی عبارت از ان ست کہ کسی را بعنوان اینکہ او خدا است ستائش کنند۔ یعنی عبادت عربی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ کسی کی تعریف یا یں معنی کی جائے کہ وہ خدا ہے۔

(۳) کشف الاسرار ص۳۰ : مردہ و زندہ دریں معنی فرق نکند گرچہ از سنگ و کلوخ حاجت طلبد مشرک نشود۔

یعنی مردوں و زندوں کا اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ اگرچہ

پتھر اور ڈھیلے سے کوئی حاجت برآری کرے تو مشرک نہیں ہو گا۔

(۴) کشف الاسرار ص۲۴ : در شریعتِ اسلامی آں سجدہ کہ از احترام برتر و بالا است اگر بعنوانِ عبادت و پرستش نشد شرک نیست۔

یعنی شریعتِ اسلامی میں وہ سجدہ جو ہر احترام سے بالاتر ہے اگر وہ عبادت و پرستش کی قبیل سے نہ ہو تو وہ شرک نہیں ہے۔

(۵) کشف الاسرار ص۱۲۸ معنی تقیہ آنست کہ انسان حکمی را برخلافِ واقع بگوید یا عملی برخلافِ میزانِ شریعت بکند۔

یعنی تقیہ کا معنی ہے کہ انسان کسی حکم کو خلافِ واقعہ کہدے یا کسی عمل کو شریعت کی میزان و قوانین کے خلاف کرے۔

. . . .

دربارۂ تقیہ قارئینِ گرامی! شیعی دھرم میں تقیہ اور کتمانِ حق دو بہترین عبادتیں تصور کی جاتی ہیں، تقیہ کا مطلب ہے کہ اپنے قول سے یا عمل سے اصل حقیقت اور واقعہ کو اپنے مذہب و عقیدہ اور مسلک کے خلاف ظاہر کرنا اور دوسرے لوگوں کو دھوکہ دینا یہ سراسر کذب اور جھوٹ ہے اور جھوٹے آدمی پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہے کتمان کا مطلب ہے کہ اپنے اصلی عقیدہ و مذہب کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا۔ **شیعی دھرم** کی بنیاد انہی دو چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس وجہ سے ان دونوں چیزوں کے فضائل بہت بڑے بیان کئے گئے ہیں یہاں تک کہہ دیا گیا کہ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔ (اصول کافی ص ۲۱۸ ج ۲) یعنی بغیر تقیہ کے آدمی کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا، دین کے ۹ حصے ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ ذلک، مگر ان سب امور سے زیادہ فضیلت والا عمل تقیہ اور کتمانِ حق ہے۔ اصولِ کافی ص ۲۱۷ ج ۲۔

بہرحال آپ ذیل میں پڑھ لیں گے کہ یہ دونوں کام کس قدر اہم اور برکت سے بھرے ہوئے ہیں، جس دین و دھرم کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی گئی ہے اس **دھرم** کی صداقت و سچائی پر کیسے اور کیوں یقین کیا جا سکتا ہے۔

تقیہ کرنا میرا اور میرے آبار کا دین ہے

قولِ حضرت جعفر صادق رح

اصُول کافی ج ۲ ص ۲۱۷ باب التقیہ - قال ابو جعفر علیہ السّلام التقیۃ من دینی ودینِ آباءی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ،

امام جعفر صادق نے فرمایا تقیہ میرا اور میرے آبار کا دین ہے - جس میں تقیہ نہیں وہ ایمان دار نہیں -

خُدا کی قسم تقیہ خدائی دین ہے -

عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ، قلت من دین اللہ قال ای واللہُ من دینِ اللہ -

ابو بصیر نے کہا امام جعفر صادق نے فرمایا تقیہ الٰہی دین ہے - میں نے کہا تقیہ (واقعی) اللہ کا دین ہے - فرمایا! ہاں اللہ کی قسم تقیہ اللہ کا دین ہے - (اصول کافی ج ۲ ص ۲۱۷) -

روئے زمین پر تقیہ سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں

عن حبیب ابن بشر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام سمعتُ ابی یقول لا واللہ ما علیٰ وجہ الارض شئی احب الی من التقیۃ یا حبیب انہ من کانت لہ تقیہ رفعہ اللہ یا حبیب

من لم تکن لہ تقیۃ وضعہ اللہ (اصول کافی صفحہ ۲۱۷ جلد ۲)

حبیب بن بشر سے روایت کہ جعفر صادق نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم روئے زمین پر تقیہ سے بڑھ کر میرے ہاں کوئی دوسرا عمل نہیں، اے حبیب جس نے تقیہ کو اپنایا خدا اس کو رفعت (بلندی) بخشے گا۔ اے حبیب جس نے تقیہ اختیار نہ کیا خدا اس کو پست (ذلیل) کرے گا۔ (اصول کافی صفحہ ۲۱۷ جلد ۲)

جعفر کی آنکھوں کی ٹھنڈک تقیہ ہے

عن محمد بن مروان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان أبی علیہ السلام یقول و ای شئی اقرّ یعنی من التقیہ، ان التقیۃ جنّۃ المؤمن۔

جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میرے آبا فرماتے تھے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تقیہ کے سوا کسی دوسری چیز میں نہیں۔ (اور) بیشک تقیہ تو مومن کی ڈھال ہے۔ (اصول کافی صفحہ ۲۲۰ جلد ۲ باب التقیہ)

حضراتِ قارئین!

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ قُرّۃ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور صحابہ کرام رض کے لئے بھی دل کا سُرور، چین، راحت، طمانیتِ قلب نماز ہی میں تھا مگر شیعی دھرم ہی ایک واحد ایسا دھرم ہے کہ جسکی آنکھوں کو اگر ٹھنڈک ملتی ہے تو صرف اور صرف کذب بیانی

اور دروغ گوئی ہے ، یہ جعفر صادق سے محبت نہیں بلکہ عداوت ہے کیونکہ یہ ان پر الزام واتہام ہے کہ انہوں نے ایسا کیا ، وہ ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

جھوٹ بولنا شیعوں کیلئے رحمت ہے

التقیہ رحمۃ للشیعۃ یعنی تقیہ شیعوں کے لئے رحمت ہے۔

ذی قدر ناظرین ! شیعی دھرم میں تقیہ کی جس قدر عظمت و فضیلت ہے وہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ نیز تقیہ کی تعریف بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب ذیل میں میری ایک گذارش پر بھی تھوڑی سی توجہ فرمائیں اور وہ یہ کہ عام طور پر آج کل شیعہ لوگ سنیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا تو قرآن پر ایمان ہے ہم تو قرآن مجید کو صحیح مانتے ہیں ، آپ دیکھیں ہمارے گھروں میں ، ہماری دکانوں میں قرآن مجید موجود ہوتا ہے ہم خود پڑھتے ہیں اپنے بچوں کو بھی پڑھواتے ہیں۔ یہ سنیوں سے سب سے بڑا دھوکہ اور فراڈ ہوتا ہے۔ نیز شیعوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا ہے کہ ہم تو اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مانتے ہیں ، ہم لوگ کہتے ہیں کہ واقعی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واجب التعظیم ہیں۔ سنی لوگ بیچارے ان کی یہ باتیں سن کر دھوکے میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں اسی تقیہ کی روشنی میں کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک

تقیہ کرنا یعنی جھوٹ بولنا ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے لہذا اسی فضیلت وعظمت کے باعث تقیہ کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تقیہ لازمی اور ضروری امر ہے۔

رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس گندی خصلت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۰۲ ج ۲)

ذی وقار قارئین:

آپ حیران ہوں گے کہ میں نے تقیہ پر اتنی تبصرہ کیوں کیا ہے۔ تو محترم عرض یہ ہے کہ تقیہ چیز ہی ایسی ہے کہ جس پر جتنی تبصرہ کیا جائے وہ بہت ہی کم ہے چونکہ شیعی دھرم کی اساس و بنیاد ہے ہی تقیہ کے عنوان پر۔ اسی سے وہ سنیوں کو ہمیشہ دھوکہ دیتے ہیں خواہ وہ میدان سیاسی ہو یا مذہبی۔ چنانچہ سنی ان کے دام تزویر میں آجاتے ہیں۔ لہذا سنیوں کی آگاہی کے لئے اس عنوان پر تھوڑا سا تبصرہ کرنے کو دل چاہا پھر عرض کردوں کہ جعفری برادری ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلا کرتی ہے۔ اور وہ بھی تقیہ کی آڑ میں، لہذا ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

؎ وہ صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا
اللہ رے اسیری بلبل کا اہتمام

من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۵۰ ج ۱ = وروی عنہ عمر بن یزید انہ قال ما منکم احد یصلی صلاۃ فریضۃ فی وقتھا ثم یصلی

معهم صلوٰة تقية وهو متوضئ إلا كتب الله له بها خمسا وعشرين درجة فارغبوا في ذلك۔

جعفر صادقؑ نے فرمایا تم میں جو شخص بھی کوئی فرضی نماز اس کے وقت میں ادا کرتا ہے پھر اس کے بعد باوضو نماز تقیۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ (لوگو) نماز تقیہ میں رغبت کرنی چاہئیے۔

لیجئے جناب!

اب تو سارا راز کھل گیا، شیعہ لوگ سنیوں والے جتنے اعمال بھی کرتے ہیں، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، ادائیگی نماز، سنی کی مسجدوں میں آکر ادا کرنا، یہ سب تقیہ کی آڑ میں کیجاتی ہیں۔ ہمارے سنی بھائی کہتے ہیں کہ وہ نماز بھی ہماری مساجد میں آکر ادا کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب تقیہ کی مہربانی ہے اگر یقین نہیں آتا تو اٹھائیے اصول کافی کتاب الروضہ کیجئے مطالعہ آپ کے لئے نظریات رکھتے ہیں شیعی دھرم والے۔ آپ ذرا اپنے سینے پہ ہاتھ رکھیں، دل کو مضبوط کریں کہیں دھڑکنیں بند نہ ہو جائیں۔

میں آپ کو حوالہ دکھاتا جاؤں تاکہ آپ کے علم میں بھی یہ بات آجائے کہ سنیوں کی حیثیت جعفری برادری کے نزدیک کیا ہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیں عبارت۔

بجز شیعہ سب حرام زادے ہیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت ان بعض اصحابنا یفترون ویقذفون من خالفهم فقال لی الکف عنهم اجمل ثم قال واللہ یا ابا حمزۃ أن الناس کلهم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا۔ (اصول کافی کتاب الروضہ ص ۲۸۵ ج ۸)

امام جعفر صادق سے میں نے کہا ہمارے مخالفین پر اتہام والزام لگاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس سے بچنا اچھا ہے پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی اے ابو حمزہ ہمارے شیعوں کے علاوہ سب کنجری کی اولاد ہیں۔

لیجئے جناب یہ ہے زبان جو کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی ہے کیسی پیاری زبان ہے اور کیسے پیارے الفاظ ہیں؟ ابلیس لعین بھی شرما گیا ہوگا۔ ابن یعقوب کلینی کی عبارت پڑھ کر جو کام میرے سے نہ ہو سکا وہ میرے بیٹے نے کر دیا۔ کتنی ڈھٹائی کی بات ہے کہ ایک ایسی غلیظ بات کی نسبت ان قدسی نفوس کیطرف کر دی جو آل رسول ہیں جو اتنی گندی گالی تو درکنار زباں سے لایعنی اور بے ہودہ باتیں کہنے سے ہمیشہ احتراز و اجتناب کیا کرتے تھے۔

جامع الاخبار ص ۱۸۵ ۔ عن ابی عبد اللہ ان نوحا ادخل فی سفینۃ الکلب والخنزیر ولم یدخل فیها ولد الزنا والناصب أشد ولد الزنا۔

بجز شیعہ سب حرام زادے ہیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت ان بعض اصحابنا یفترون ویقذفون من خالفھم فقال لی الکف عنھم اجمل ثم قال واللہ یا ابا حمزۃ أن الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا۔ (اصول کافی کتاب الروضہ ج ۸ ص ۲۸۵)

امام جعفر صادق سے میں نے کہا ہمارے مخالفین پر اتہام والزام لگاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس سے بچنا اچھا ہے۔ پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی اے ابو حمزہ ہمارے شیعوں کے علاوہ سب کنجری کی اولاد ہیں۔

لیجئے جناب یہ ہے زبان جو کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی ہے کیسی پیاری زبان ہے اور کیسے پیارے الفاظ ہیں ! ابلیسِ لعین بھی شرما گیا ہوگا۔ اس یعقوب کلینی کی عبارت پر کہ جو کام میرے سے نہ ہو سکا وہ میرے بیٹے نے کر دیا۔ کتنی ڈھٹائی کی بات ہے کہ ایک ایسی غلیظ بات کی نسبت ان قدسی نفوس کیطرف کر دی جو آلِ رسولؐ ہیں۔ جو اتنی گندی گالی تو درکنار زبان سے لایعنی اور بے ہودہ باتیں کہنے سے ہمیشہ احتراز و اجتناب کیا کرتے تھے۔

جامع الاخبار ص ۱۸۵ ۔ عن ابی عبد اللہ ان نوحًا ادخل فی سفینۃ الکلب والخنزیر ولم یدخل فیھا ولد الزنا والناصب أشدّ ولد الزنا۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں کتے اور خنزیر کو بٹھایا۔ مگر حرامی (ولدالزنا) کو سوار نہ کیا، اور سُنی تو حرامی سے بڑھ کر ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

- - - - - - - - - - - - - - -

دربارۂ سُنی شیعی نظریات

سنی کتے سے زیادہ پلید ہیں | ذی وقار قارئین! اس عنوان کو شروع کرنے سے پہلے ایک بات کردوں کہ شیعی دھرم میں سُنی کیلئے لفظِ ناصبی بولا جاتا ہے۔ شیعہ کتب میں جہاں بھی لفظِ ناصبی آئے گا وہاں مراد سُنی ہوں گے۔ مگر جب فی زمانہ شیعوں سے اس لفظِ ناصبی پر بات ہوتی ہے تو وہ تقیہ کرتے ہوئے صاف کہہ دیتے ہیں کہ ناصبی سے مُراد سُنی نہیں۔ بلکہ دشمنانِ اہلِ بیت مراد ہیں۔ لیکن یہ تاویل بے جان سی معلوم ہوتی ہے، بلکہ شیعی دھرم میں ناصبی اس شخص کو کہا گیا ہے۔ جو حضرتِ علی رضی اللہ عنہ پر جناب شیخین حضرتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برتری اور فوقیت دے، اور تمام اہلِ سنت والجماعت کا یہی عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ جناب علی رضؓ سے مقام میں اعلیٰ ہیں۔ چنانچہ شیعوں کی مشہور و معروف کتاب حق الیقین ج ۲ ص ۳۸۵ میں موجود ہے کہ:

ابن ادریس در کتاب سرائر از کتاب مسائل محمد بن علیٰ روایت کردہ است کہ نوشتند بخدمتِ امام علی نقی و سوال کردند کہ آیا محتاج ہستیم در دانستن ناصبی بر زیادہ ازیں کہ ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ را تقدیم کند برامیر المومنین واعتقاد بر امامتِ آنہا داشتہ باشد او ناصبی باشد۔

ابن ادریس نے کتاب سرائر میں کتاب مسائل محمد بن علی عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت امام علی رضؓ نقی کی خدمت میں سوال کیا کہ ہم ناصبی کے جاننے پہچاننے میں اس سے زیادہ محتاج ہیں کہ حضرت امیرالمومنین پر ابوبکر رضؓ وعمر رضؓ کو مقدم جانے اور ان دونوں کی امامت کا عقیدہ رکھے۔ تو حضرت علی رضؓ نقی نے جواب میں ارشاد فرمایا، ہر وہ آدمی جو یہ اعتقاد رکھے ہو، وہی ناصبی (سُنّی) ہے یعنی یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت ابوبکر رضؓ وعمر رضؓ کا مقام حضرت علی رضؓ سے زیادہ ہے اور اول خلافت وامامت کے حقدار وہی سمجھے تو ایسا آدمی ناصبی ہے۔

سُنّی کتے اور مُشرک سے زیادہ پلید ہیں

عن ابی یعفور عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ۔ ۔ ۔ ۔ قال ان اللہ لم یخلق شیئا من الکلب وان الناصب اھون علی اللہ من الکلب ۔ (استبصار ج ۱ ص ۱۸)

(باب ۱۱ فروع کافی ج ۳ ص ۱۴ ، باب ۱۸ من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۰)

بے شک اللہ نے کتے سے زیادہ پلید کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا۔ اور ناصبی کتے سے بھی اللہ کے نزدیک زیادہ ذلیل ہے۔

حیات القلوب ج ۲ ص ۶۸۰ (مطبوعہ علی اکبر علمی) ! پس لعنت خدا ورسول برایشاں باد، وبر ہر کہ ایشاں را مسلماں داند و ہر کہ در لعن مسلماں توقف نماید،

یعنی ابوبکر رضؓ وعمر رضؓ پر خدا کی لعنت ہو اور رسول کی بھی، اور جو

کوئی ان کو مسلمان سمجھے اور ان پر لعنت کرنے میں تامّل یا توقف کرے (ان پر بھی خدا و رسول کی لعنت)

مذکورہ بالا عبارت میں ایک تیر سے دو شکار کھیلنے کی جرأت کی گئی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی لعنت کی گئی اور ان کے پیروکاروں یعنی سنیوں پر بھی لعنت کی گئی۔

سنی کی نماز اور زنا میں کوئی فرق نہیں

عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام انہ قال لایبالی الناصب صلّٰی أم زنٰی، وھٰذہ الآیۃ نزلت فیھم عاملۃ ناصبۃ تصلٰی نارًا حامیۃ۔ (فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۶۰-۱۶۱ ج ۸)

جعفرؒ صادق نے فرمایا کہ سنی نماز پڑھے یا زنا کرے تو اس میں کوئی فرق نہ جان۔ یہ آیت انہیں کے متعلق نازل ہوئی۔ عمل کرنیوالے تکلیف اٹھانے والے، دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

سنی کے جنازہ میں شریک ہو کر اس پر بد دعا کریں

عن أبی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال اذا صلّیت علٰی عدوّ اللّٰہ فقل اللّٰھمّ ان فلانا لانعلم منہ الا انہ عدو لک ولرسولک، اللّٰھم فاحش قبرہ نارًا واحش جوفہ نارًا وعجّلہ الی النار فانہ کان یوالی اعداءک ویعادی اولیاءک ویبغض أھل بیت نبیّک۔ اللّٰھم ضیّق قبرہ الخ (من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۱۰۵ ج ۱)

(فروع کافی صفحہ ۱۸۹ ج ۳ مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران بازار سلطانی)

کوئی ان کو مسلمان سمجھے اور ان پر لعنت کرنے میں تامل یا توقف کرے (ان پر بھی خدا و رسول کی لعنت)

مذکورہ بالا عبارت میں ایک تیر سے دو شکار کھیلنے کی جرأت کی گئی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی لعنت کی گئی اور ان کے پیروکاروں یعنی سنیوں پر بھی لعنت کی گئی۔

سنی کی نماز اور زنا میں کوئی فرق نہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال لایبالی الناصب صلّٰی أم زنیٰ، وھٰذہ الآیۃ نزلت فیھم عاملۃ ناصبۃ تصلیٰ نارًا حامیۃ۔ (فروع کافی کتاب الروضہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)

جعفرؒ صادق نے فرمایا کہ سنی نماز پڑھے یا زنا کرے تو اس میں کوئی فرق نہ جان ۔ یہ آیت انہیں کے متعلق نازل ہوئی ۔ عمل کرنیوالے تکلیف اٹھانے والے ، دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے ۔

سنی کے جنازہ میں شریک ہو کر اس پر بددعا کریں

عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا صلیت علی عدو اللہ فقل اللھم ان فلانا لانعلم منہ الا انہ عدو لك ولرسولك ، اللھم فاحش قبرہ نارًا واحش جوفہ نارًا وعجلہ الی النار فانہ کان یوالی اعداءك ویعادی اولیاءك ویبغض أھل بیت نبیك . اللھم ضیق قبرہ الخ (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

(فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۸۹ مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران بازار سلطانی)

جعفر صادق نے فرمایا جب تو اللہ کے دشمن (سنی) پر جنازہ پڑھے تو کہہ اے اللہ ہم نہیں خیال کرتے اِس کو مگر تیرا اور تیرے رسول کا دشمن۔ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے، اس کا پیٹ بھی آگ سے بھر دے، اور اس کو آگ میں جلدی پہونچا، کیونکہ یہ تیرے دوستوں سے دشمنی اور دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا۔ اور تیرے نبی کے اہلِ بیت سے بغض رکھتا تھا اے اللہ اس کی قبر کو تنگ کر دے۔

لیجئے جناب! یہ ہے وہ تعلیم جو ان کو جعفر صادق سے حاصل ہوئی ہے خمینی ملعون ساری زندگی کہتا رہا کہ میری تعلیمات یہی ہے کہ بھائی چارے کی فضا قائم ہو تقیہ کے طور پر نعرے لگائے جاتے ہیں، دیواروں پر چاکنگ کرائی جاتی ہے۔ کہ شیعہ سنی بھائی بھائی۔ مگر یہ نعرے اور یہ چاکنگ بھی تقیہ ہے تاکہ کہیں خوابِ غفلت میں پڑا سنی بیدار نہ ہو جائے، اور ہمیں بھی مرزائیوں اور قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار نہ دلوا دے بایں خوف اس قسم کی فضا قائم کی جاتی ہے وگرنہ حقیقت وہی ہے کہ سنیوں کے لئے ذرا بھی نرم گوشہ نہیں رکھتے کوئی خیر خواہی ان میں نہیں ہے۔

جعفر صادق کا آلہ تناسل پر پٹی لپیٹنا مالش کرنا

وروی عن عبید اللّٰہ المرافقی قال دخلت حماما بالمدینۃ فاذا شیخ کبیر وھو قیم الحمام فقلت لہ یا شیخ لمن ھذا

الحمام فقال لابي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليه السلام فقلت أكان يدخله ، قال نعم ، فقلت كيف كان يصنع قال كان يدخل فيبدأ فيطلي عانته وما يليها ثم يلف على طرف إحليله ويدعوني فاطلي سائر جسده فقلت له يومًا من الايام الذي تكره أن أراه قد رأيته فقال ان النورة سترة ۔

عبید اللہ المرافقی سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے ایک حمام میں گیا۔ میری نظر ایک بوڑھے پر پڑی جو حمام کا نگران تھا۔ میں نے اس سے پوچھا یہ حمام کس کا ہے تو اس نے کہا یہ امام باقر کا ہے میں نے کہا وہ خود بھی آتے ہیں یہاں پر۔ اس نے کہا جی ہاں آتے ہیں۔ میں نے کہا وہ یہاں آکر کیا کرتے ہیں۔ تو اس نے کہا وہ حمام میں داخل ہوتے ہی اپنی شرمگاہ پر طلا لگا لیتے ہیں۔ بعد ازاں آلہ تناسل پر پٹی باندھ لیتے ہیں۔ اور پھر مجھے بلا لیتے ہیں تو میں انکے باقی جسم پر طلا لگاتا ہوں، میں نے ایک دن ان سے کہا، حضرت جس کو آپ دیکھنا پسند نہیں فرماتے میں تو اس کو دیکھ لیتا ہوں، فرمایا! ہرگز نہیں جب چونا لگا ہوا ہو تو پردہ ہو جاتا ہے، لہٰذا اے عبداللہ تجھے چونا نظر آتا ہے مگر آلہ تناسل تو مستور ہوتا ہے۔

. . . .

امام باقر تقیہ کر کے غلط فتوے دیتے تھے

عن ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لابی أبی علیہ السلام یفتی فی زمن بنی أمیة أن ما قتل البازی والصقر فھو حلال وکان یتقیھم وأنا لا أتقیھم وھو حرام ما قتل ۔ (فروع کافی ج ۶ ص ۲۰۸)

جعفر صادق فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد امام باقرؒ بنو امیہ کے دور میں تقیہ کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیتے تھے کہ جس جانور کو باز یا شکرہ مار ڈالے وہ حلال ہے۔ میں چونکہ تقیہ نہیں کرتا اس لئے میرا فتویٰ یہی ہے کہ ان دونوں کا مارا ہوا جانور حرام ہے۔

سبحان اللہ یہ ہیں فقہ جعفری کا نفاذ کرانے والوں کے رہبر! یا جبلتیں کتنا بڑا الزام ہے امام باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ پر بھی۔ امام باقرؒ پر تو اس لئے کہ وہ بنو امیہ کے خوف سے غلط فتوے دیتے تھے۔ مگر جعفر صادقؒ پر اس لئے کہ جب ان کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ ان تسعة اعشار الدین فی التقیة ولا دین لمن لا تقیة له۔ یعنی بے شک نو حصے دین تقیہ کے اندر ہے اور جس کے لئے تقیہ نہیں اس کا دین نہیں۔ تو حضرت جعفر صادقؒ نے باپ کی پیروی کیوں نہ کی۔ بلکہ مخالفت کیوں کی اور تقیہ جیسی اہم اور افضل ترین عبادت کو کیوں ترک کیا آخر

ے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اب ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرمالیں آپ کو شیعی دھرم کی حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

جعفر صادق کی دو رُخی پالیسی | استبصار ص۲۸۵ جلد اوّل۔

عن ابی بصیر قال قلت لأبی عبد اللّٰہ علیہ السلام متٰی أُصلی رکعتی الفجر قال فقال لی بعد طلوع الفجر قلت له ان ابا جعفر علیه السلام أمرنی ان أصلیها قبل طلوع الفجر فقال یا ابا محمد ان الشیعة اَتوا أبی مسترشدین فافتاهم بمرالحق واتونی شکاکا فافتیتهم بالتقیة۔

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ سنتِ فجر کی دو رکعتیں کس وقت ادا کروں تو انہوں نے فرمایا بعد از طلوعِ فجر۔ میں نے عرض کیا امام باقرؒ نے حکم دیا تھا طلوعِ فجر سے قبل پڑھ لیا کرو۔ تو جعفر صادقؒ نے فرمایا اے ابو محمد میرے والد کے پاس شیعہ ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے آتے تھے میرے والد ان کو مسائل صحیح صحیح بیان کر دیتے تھے۔ میرے پاس شیعہ شک کرنے آئے ہیں میں نے تقیہ کے پیشِ نظر ان کو فتویٰ دے دیا۔

اس حوالہ پر تبصرہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو کچھ اس میں حضرت جعفر صادق کی طرف منسوب کیا گیا ہے یقینی بات ہے کہ وہ صاف مبنی بر کذب ہے خاندانِ نبوت اس قسم کے لغویات

سے مبرّہ و منزّہ تھا۔

باقی شیعوں کے متعلق بھی ایک بات سامنے آگئی ہے۔ کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ شیعہ لابی بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی رہتی تھی۔ مثلاً امام باقر کے دور میں اگر ان میں کچھ صداقت تھی تو وہ جعفر صادق کے دور میں مفقود ہو چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ کاظم کو فرمانا پڑا۔

عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال ان اللّٰہ عزّو وجلّ غضب علی الشیعۃ (اصولِ کافی مترجم فارسی ص ۲۸۶ ج ۱)

موسیٰ کاظمؒ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالےٰ عزوجل کی شیعہ پر پھٹکار ہوئی، اور یہ پھٹکار یا رب العزت کا قہر و غضب شیعوں پر کیوں ہوا؟ اس سوال کا جواب امام باقرؒ کے جواب کی روشنی میں سنیں، فرماتے ہیں:

قلت یا ابن رسول انی اجد من شیعتکم من یشرب الخمر ویقطع الطریق ولحیف السبیل ویزنی، ویلوط، ویاکل الربٰو ویرتکب الفواحش ویتھاون بالصلوٰۃ والصیام، والزکوٰۃ ویقطع الرحم ویاتی الکبائر۔

ابراہیم کہتا ہے میں نے کہا اے ابنِ رسولؐ میں آپ کے شیعوں کو دیکھتا ہوں، وہ شراب پیتے ہیں، راہزنی کرتے ہیں، مسافروں کو لوٹتے ہیں۔ زنا اور لواطت کا ارتکاب کرتے ہیں، سود کھاتے ہیں اور بے حیائی کا کام کرتے ہیں، نماز روزہ اور زکوٰۃ میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور

قطع رحمی بھی کرتے ہیں نیز کبائر کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔
(ملاحظہ ہو تفسیر البرہان ج ۲ ص ۲۶۳)

حب اہل بیت کا دم بھرنے والے گروہ کے یہ وہ اعمال سیئہ ہیں، جو امام باقرؒ کے سامنے ابراہیم راوی نے بتلا کر گنوائے کیا اس قسم کے اعمال کرنے والا محب علیؓ ہو سکتا ہے ہرگز، ہرگز، ہرگز نہیں۔

صحابہ کرامؓ پر تبرا کرنا، طنز کے نشتر مارنا، گالیاں بکنا، سب و شتم کرنا، مرتد اور کافر کہنا، یہ شیعی دھرم میں لازمی اور جزو ایمان سمجھا جاتا ہے۔ مگر جب انہیں کے متعلق امیر المومنین حضرت علیؓ سے پوچھا گیا، تو انہوں نے کیسا بہترین جواب دیا کہ یہ مرتدین ہیں

ملاحظہ ہو۔

قول علیؓ کہ شیعہ مرتد ہوں گے | فروع کافی ج ۸ ص ۲۲۸ کتاب الروضہ

عن موسیٰ بن بکر الواسطی قال قال لی ابو الحسن علیہ السلام لو میزت شیعتی لم اجدھم الا واصفۃ ولو امتحنتھم لما وجدتھم الا مرتدین ولو تمحصتھم لما خلص من الالف واحد ولو غربلتھم غربلۃ لم یبق منھم الا ما کان لی انھم طال ما اتکوا علی الارائک فقالوا نحن شیعۃ علیؓ انما شیعۃ علیؓ من صدق قولہ فعلہ۔۔۔

موسیٰ بن بکر ابو اسلمی نے کہا مجھے حضرت علیؓ نے بتایا ہے کہ اگر میں اپنے شیعوں کو پرکھوں تو صرف اور صرف باتونی ہی نکلیں گے، اگر میں امتحان لوں تو سب مرتدین نکلیں گے۔ اگر ان کے اخلاص کو دیکھوں تو ہزاروں میں سے ایک بھی مخلص نظر نہ آئے گا۔ اور اگر تحقیق سے چھان بین کروں تو ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ عرصہ سے تکیوں اور گدوں سے ٹیک لگائے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم علیؓ کے شیعہ ہیں (حالانکہ علیؓ کا شیعہ تو وہ ہوتا ہے جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق کرے۔

جعفرِ صادقؒ ہر نماز کے بعد اصحابؓ رسولؐ پر لعنت کرتے تھے

سمعنا ابا عبد الله عليه السلام وهو يلعن في دبر كل مكتوبة اربعة من الرجال واربعا من النساء فلانٌ وفلانٌ وفلانٌ ومعاوية ويسميهم وفلانة وهند وام الحكم اخت معاوية.

ہم نے جعفرِ صادق سے سنا کہ وہ بعد از ہر فرض نماز چار مرد اور چار عورتوں پر لعنت کرتے تھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ حفصہؓ، ہندؓ، ام حکمؓ، معاویہؓ کی بہن پر (اصول کافی ص ۳۴۳ ج ۳)

حضرت علیؓ کی خلافت کی آواز لوگوں کے آلہ تناسل اور دبر سے آئی (نعوذ باللہ منہ)

منکرینِ خلافتِ علیؓ پیشاب و پاخانہ کی ضرورت کو رفع کرنے لگے

تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اوران کا دفیہ ان کے لئے متعذر ہوا ان کے پیٹوں اور آلۂ تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جب تک ولایت علیؑ بن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انہوں نے اس ولیٔ خدا کی ولایت کا اقرار کیا۔ (نعوذ باللہ)

ہاں جناب! ولایت عجیبہ پر کرامت عجیبہ کا ظہور ہوا۔ ولایت کی شہادت شجر و حجر نے بھی نہ دی۔ جن و انس نے نہ دی اور کائنات کی کسی دوسری چیز نے نہ دی، اگر دی تو آلۂ تناسل نے دی۔ اگر دی تو پاخانے والی جگہ نے دی۔ کیا اسمیں توہین وتنقیص تو نہیں کی گئی حضرت امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی؟ اس سوال کا جواب آپ خود سوچ لیں۔ (آثار حیدری ترجمہ تفسیر حسن عسکری ص۶۶ مطبوعہ لاہور)

شیعہ کا نام رافضی خود اللہ نے رکھا

ابوبصیر نے جعفر صادقؑ سے شکایت کی کہ لوگ ہمیں برے ناموں سے پکارتے ہیں جس کے باعث اِنکسرت له ظهورنا وماتت له افئدتنا۔ ہماری کمر ٹوٹ گئی دل مردہ ہو گئے۔ فقال ابوعبد اللہ علیہ السلام الرافضة! قال قلت نعم قال لا واللہ ما هم سموکم ولکن اللہ سماکم به۔ جعفر صادقؑ نے فرمایا کیا وہ نام رافضی ہے؟ (یعنی جس پر تمہیں غصہ آتا ہے) میں نے کہا جی ہاں، تو جعفر نے فرمایا نہیں نہیں قسم بخدا تمہارا یہ نام انہوں نے نہیں رکھا۔ بلکہ خود

اللہ رب العزت نے تمہارا نام رافضی رکھا۔

اب اگر آج جعفری برادری کو رافضی کہا جاتا ہے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں۔ حالانکہ ان کو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ نے ان کا نام رافضی رکھا ہے ہم تو اللہ کے رکھے ہوئے اور دیئے ہوئے نام پر خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

. . . .

انبیاء و آئمہ کرام پر شیعی دھرم کے الزامات

ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام میں اصولِ کفر موجود تھے ۔ نعوذ باللہ منہ ،

اُصولِ کافی ج ۲ ص ۲۸۹ ۔ عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلاثۃ ، الحرص ، والاستکبار ، والحسد ، فاما الحرص فان آدم علیہ السلام حین نھی عن الشجرۃ حملۃ الحرص علی ان اکل منھا ......

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ۔ اصولِ کفر تین ہیں (۱) حرص (۲) تکبر (۳) حسد ۔ حرص والا کفر تو حضرت آدم علیہ السلام میں تھا ۔ جب انہیں درخت کے کھانے سے منع کیا گیا تو حرص نے درخت کے کھانے پر انہیں ابھارا ......

یہ ہے مومنین کی نام نہاد جماعت کی ہرزہ سرائی جناب آدم علیہ السلام کے متعلق کہ ان کو کافر تک کہہ دیا ۔ حالانکہ قرآن مقدس کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالے نے اقرار لیا تھا مگر ان کو نسیان ہوگیا وہ بات یاد نہ رہی ۔ خود اللہ تعالے نے شہادت و گواہی دے رہے ہیں کہ ان میں اکلِ شجرہ کا کوئی عزم و ارادہ نہیں تھا ۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۔

(سورہ طٰہٰ پ ۱۶)

اللہ رب العزت کی طرف سے برأت وصفائی کے باوجود بھی کس قدر ڈھٹائی کا ثبوت دیا کہ آدم علیہ السلام کو کافر بنا دیا۔ (نعوذ باللہ منہ)

حیات القلوب جلد ۱ ص ۴۹ و جلد ۱ ص ۵۰ میں ہے کہ جناب آدم علیہ السلام نے عرش کی طرف دیکھا، تو خاندانِ نبوت کے افراد پر نظر پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے آدمؑ ان کو بہ نگاہ حسد نہ دیکھنا،

پس نظر کردند بسوئے ایشاں بدیدۂ حسد و بایں سبب خدا ایشاں را بخود گذاشت ویاری و توفیقِ خود را از ایشاں برداشت تا از درخت گندم خوردند۔

مگر آدم علیہ السلام نے بہ نگاہِ حسد ان کی طرف دیکھا تو اللہ ربّ العزت نے بایں وجہ اُن سے اپنا قرب چھین لیا اور نصرت و مہربانی ان سے اٹھالی۔

مکرم قارئینِ گرامی۔ حسد بھی ان کے نزدیک اصولِ کفر میں سے ہے جو تیسرے نمبر پر ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین کو حکم دیا کہ آپ اپنی دعا میں حسد کرنے والے کے شر سے میری پناہ کی دعا مانگا کریں۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿﴾

اب ذرا حسد کی اہمیت شیعی دھرم میں ملاحظہ فرمالیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ جناب آدم علیہ السلام کے متعلق مذکورہ بالا روایت جو وضع کی گئی ہے وہ ان کے گندے ذہن کی عکاسی کرتی ہے

فروعِ کافی جلد دوم ص ۳۰۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال إن الحسود يأكل الايمان كما تأكل

النار الحطب . (کتاب الایمان والکفر باب الحسد)

جعفر صادقؑ نے فرمایا حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے، جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

فروعِ کافی جلد دوم ص۳۰۰ عن الفضیل بن عیاض عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال ...... والمنافق یحسد

منافق حسد کرتا ہے۔

آدم و حوا علیہما السلام نے شیطان کی اطاعت کی

حیات القلوب جلد اول ص۲۴۷ ج۱۰۔ از امام محمد باقر پرسیدند ز تفسیرِ قولِ حق تعالیٰ : فلما اتاھما صالحا جعلا له شرکاء فیما اتاھما۔

فرمود ایشاں آدم و حوا بودند و شرکِ ایشاں شرکِ اطاعت بود کہ اطاعت شیطان کردند۔

امام باقرؑ سے مذکورہ آیت فلما اتاھما صالحا کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس سے مراد آدم و حوا علیہما السلام ہیں کہ انہوں نے ملعون ابلیس کی اطاعت کر کے شرک کیا۔

یونس علیہ السلام کو خلافتِ علیؑ کے انکار پر سزا ملی

حیات القلوب ص۴۵۹ ج۱، بسندِ معتبر از حضرت امیر المومنین است

کہ حق تعالے عرض کرد ولایت مرا بر اہلِ آسمانہا و زمین پس قبول کرد
ہر کہ قبول کرد و انکار کرد ہر کہ انکار کرد چنانچہ باید قبول نکرد یونس علیہ السلام
تا آنکہ خدا اورا در شکم ماھی محبس کرد تا قبول کرد۔

امیر المومنین حضرت فرماتے ہیں کہ میری ولایت کو اللہ تعالےٰ نے نے آسمان و زمین والوں پر پیش کیا جس نے قبول کرنا تھا قبول کیا، اور جس نے انکار کرنا تھا۔ انکار کیا، یونس علیہ السلام نے ولایت علیؓ کا انکار کیا تو اللہ رب العزت نے مچھلی کے پیٹ میں بند کر دیا یہاں تک کہ ولایت علیؓ کا اقرار کیا۔

شیعوں کے امام کی کذب بیانی | آثارِ حیدری ص۹۰

حضرات اسی کتاب میں آپ ابو بصیر کے حوالہ سے حضرت جعفر صاد
کا قول پڑھ چکے ہیں کہ شیعوں کا رافضی نام اللہ نے خود رکھا کسی او
نے نہیں، اور شیعانِ علیؓ ہی جنت کے وارث ہیں، اور جنت میں
وہی جائے گا، جو حبِ خدا، حبِ رسولؐ، حبِ اہل بیتؓ، کا
صرف دعویدار ہی نہ ہو بلکہ ان کی پیروی اور فرمانبرداری کرنیوالا ہو۔

چنانچہ شیعوں کی کتابوں کا جب مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہو
ہے۔ کہ شیعوں میں اطاعتِ خدا و رسولؐ، و حبِ اہلِ بیت نام
کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ شیعہ چور، ڈاکو، شرابی، زانی، لوطی ہو
اور بے حیائی اور فحش کاموں کے مرتکب ہوں گے میری اس

شاید کوئی متعہ کی پیداوار سیخ پا ہو جائے تو اس سے عرض ہے کہ

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

آپ اپنے مسلک و دھرم کی کتاب تفسیر البرہان صفحہ ۳۶۴ ج ۳ اٹھائیں۔ اور اپنی صفات اس میں خود پڑھ لیں جو ابراہیم نامی راوی نے حضرت امام باقرؒ کے سامنے بیان کی تھیں، پھر آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کیا ہیں۔ آثار حیدری ص ۲۷۹ کا حوالہ بھی آپ دیکھ لیں۔

عمار نے کہا کہ حضرت جعفر صادق نے مجھ سے بیان فرمایا ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ رافضی کے نام سے موسوم کیے گئے وہ جادوگر تھے حالانکہ یہی جعفر صادقؒ ہیں جنہوں نے فرمایا کہ اللہ نے ملنگوں کا نام رافضی رکھا ہے۔

. . . .

باب الکتمان

فروع کافی ص ۲۲۲ ج ۲ - باب الکتمان -

محترم ناظرین ! جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ شیعی دھرم کی دو عبادتیں ان کے دھرم میں بہت اعلیٰ شمار کی جاتی ہیں (۱) تقیہ کرنا (۲) کتمان حق کرنا - یعنی حق کو چھپانا ، اپنے اصلی مذہب و عقیدہ کو چھپانا کسی بھی صورت میں لوگوں پر ظاہر نہ کرنا ، یہ بھی ایک بہترین عبادت ہے ۔

ذی قدر ناظرین =

قرآنِ مجید میں تو اس بات پر بڑی تاکید سے زور دیا گیا ہے کہ معاملات ہوں ، لین دین ہو ، اس کو لکھ لیا کرو ، اور گواہ بھی مقرر کر لیا کرو ، اور پھر گواہوں کو تاکید کی گئی کہ جب شہادت دینے کی ضرورت پڑے تو شہادت دینے جائیں وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ، شہادت کو چھپائیں نہیں ، وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ - چھپانے والا گنہگار ہوگا ، وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ باطل کو حق کے ساتھ نہ ملاؤ حق کو جانتے ہوئے بھی چھپاتے ہو ۔

شیعہ مذہب کی اساس و بنیاد ہی کتمانِ حق پر ہے ، تقیہ

سے ہے، متعہ پر ہے، لواطت، چوری، ڈاکہ، زنا، قتل و غارت گری پر ہے اور یہ سب بڑے اور گندے کام ہیں اور شخص، فرد یا جماعت میں یہ گندی خصلتیں موجود ہوں ان سے احتراز و اجتناب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید فرمائی گئی ہے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ مگر دنیا میں ایک اور صرف ایک دھرم رافضیوں کا ہی ایسا ہے کہ جس میں یہ ساری خصلتیں اجر و ثواب کا مستحق بنا دیتی ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

عن سلیمان ابن خالد قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یاسلیمان انکم علی دینٍ من کتمہٗ اعزہُ اللّٰہ ومن اذاعہٗ اذلّہُ اللّٰہُ . . . .

جعفر صادقؒ نے فرمایا: اے سلیمان جس نے دین کو چھپایا اس کو اللہ عزت دیں گے اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کریگا۔

اصولِ کافی جلد دوم ص ۲۲۳ / ج ۲۰۰ ص ۲۲۴ / ج ۲۰۰: عن معلی بن خنیس قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا معلی اکتم امرنا ولا تذعہ فانہٗ من کتم امرنا ولم یذعہ اعزہُ اللّٰہُ بہ فی الدنیا وجعلہ نورًا بین عینیہِ فی الآخرۃ یقودہٗ الی الجنۃ۔

معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: اے معلی چھپا ہمارے دین کو اور اس کا اظہار نہ کر کیونکہ جس نے بھی

ہمارے حکموں کو چھپایا اور اظہار نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت دیں گے دنیا میں اور آخرت میں اس کی آنکھوں میں نور پیدا کریں گے اور اس جنت میں داخل کریں گے۔

حضرات قارئین:

کتمانِ حق پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی جا سکتی ہے کیونکہ جب یہ اہم عبادت ہے تو فضائل بھی اس کے بکثرت ملتے ہیں۔ مگر بطور نمونہ مشت از خروارے دو حوالے پیش کئے ہیں تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ مطلوب و مقصود روافض کا ہے کیا آخر فقہ جعفریہ کے نفاذ سے امید ہے کہ قارئینانِ گرامی کو اس سوال کا جواب خود معلوم ہو گیا ہوگا۔

اب آخر میں فقہ جعفریہ (شیعی دھرم) کے چند انمول مسائل پیش کر کے اپنی تحریر کو اختتام پذیر کروں گا اس امید کے سا[تھ] کہ سُنی حضرات بغور مطالعہ فرمائیں گے اور اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ واقعی متعہ کی پیداوار، ابلیس کی ذریت رجیمہ، عبداللہ بن سبا کی معنوی نطفہ، مملکت خداداد پاکستان میں زنا جیسی گندی خصلت کو پروان چڑھانے کی فکر میں ہے۔ نیز اسلام کے مقابل اللہ دین و دھرم کا رسیا ٹولہ بددینی الحاد و زندقہ کی ترویج چاہتا ہے مگر این چنیں نباشد۔

. . . .

بقول جعفر صادق وطیٔ فی الدبر جائز ہے

استبصار ص۲۴۳ ج۳ تہذیب الاحکام ص۴۱۵ ج۳ ۔ عن عبداللہ ابن ابی یعفور قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المرءۃ فی دبرھا قال لا باس اذا رضیت ۔

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے جعفر صادق سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی دبر میں اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے ؟ تو جعفر صادق نے فرمایا اگر عورت اس فعل پر راضی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

حضرات قارئین !

اس قسم کے قبیح و مذموم فعل کے جواز کی نسبت آئمہ کرام کی طرف کرنا یہ وطئی فی الدبر اور زنا سے زیادہ قبیح جرم ہے ، آئمہ کرام کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں تھا ، اور نہ ہی یہ ان کا مشغلہ تھا ہاں روافض و شیعہ کا پسندیدہ شغل تو ہے اور یہ محتاج بیان نہیں ہے ۔

امام جعفر کے علاوہ امام رضا بھی وطئی فی الدبر کے جواز کے قائل تھے

فروع کافی ص۵۴۰ ج۲ ۔ استبصار ص۲۴۳ ج۳ تہذیب الاحکام ص۴۱۶ ج۲

عن صفوان بن یحیٰی یقول قلت للرضا علیہ السلام ان رجلا من موالیک أمرنی ان أسئلک عن مسئلۃ ھابک

واستحي منك أن يسألك قال وما هي قلت للرجل يأتي امرأته في دبرها قال ذلك له، قال قلت له فانت تفعل، قال انا لا نفعل ذلك:

صفوان بن یحییٰ کہتا ہے کہ میں نے امام رضا سے کہا کہ مجھے آپ کے پاس آپ کے غلاموں میں سے ایک نے ایک مسئلہ کی دریافتگی کے لئے بھیجا ہے وہ بیچارہ آپ سے ڈرتا اور شرماتا ہے، فرمایا کیا مسئلہ ہے! میں نے کہا کیا مرد اپنی بیوی کے دُبر میں دخول کر سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس کو اجازت ہے۔ صفوان کہتا ہے کہ میں نے امام صاحب سے پوچھا آپ بھی ایسا کرتے ہیں فرمایا نہیں ہم ایسا نہیں کرتے۔

شیعی دھرم میں عورت کی شرمگاہ کو چومنا جائز ہے۔ لا حول ولا قوۃ

فروع کافی ص۲۹۷ تہذیب الأحکام ج۲ ص۳۱۳

عن علی بن جعفر قال سألت أبا الحسن علیه السلام عن الرجل یقبل قبل المرءة قال لا باس۔

علی بن جعفر نے امام موسیٰ کاظم سے سوال کیا کہ مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ کو چوم سکتا ہے! فرمایا کوئی حرج نہیں۔

. . . .

شیعہ دھرم میں مُشت زنی قابلِ مواخذہ جرم نہیں

فروع کافی ج ۵ ص ۵۴۰ - عن زرارۃ بن اعین عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الدلک قال ناکح نفسہ لا شئ علیہ...

زرارہ کہتا ہے کہ مُشت زنی کے متعلق میں نے جعفر صادقؒ سے پوچھا تو فرمایا اس پر کوئی مُواخذہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ سے جماع کرنے والا ہے...

شیعہ مذہب میں عورت کے فرج کو مستعار دینا جائز ہے

الاستبصار ج ۳ ص ۱۳۶ تہذیب الاحکام ص ۲۴۲ ج ۷ فروع کافی ج ۵ ص ۴۶۶ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰

عن ابی جعفر علیہ قال قلت لہ الرجل یحل لاخیہ فرج جاریتہ قال نعم لہ ما احلّ لہ منھا.

راوی عبد الکریم کہتا ہے کہ میں نے امام باقرؒ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا - جو اپنی لونڈی کا فرج اپنے بھائی کے لئے حلال کر دیتا ہے تو امام صاحب .... نے فرمایا جی ہاں - اس نے جو اپنے بھائی کے لئے حلال کی ہے تو وہ حلال ہے - گویا شیعی دھرم میں دیگر چیزوں کی طرح عورت کے فرج کا تبادلہ بھی جائز ہے.

واللہ اعلم : اب بھی شیعوں کے مقتدا باہم یہ تبادلہ جائز تصور کرتے ہیں یا نہیں ! اگر جائز تصور کرتے ہیں تو تبادلہ بھی ہوگا کیونکہ فرج چیز ہی لذیز ہے ملاحظہ ہو۔

شیعہ مذہب میں عورت کو ننگا کرکے فرج کو دیکھنا اس میں انگلیاں ڈال کر کھیلنا بہت لذیذ ہے

تہذیب الاحکام ج۳ ص۲۳ فروع کافی ج۵ ص۴۹۶ باب نوادر

(۱) عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينظر إلى امرءته وهي عريانة قال لا باس بذلك وهل اللذة الا ذلك

جعفرِ صادقؒ سے پوچھا گیا کہ آدمی جب عورت ننگی ہو اس کی طرف دیکھ سکتا ہے ؟ فرمایا کوئی حرج نہیں لذت تو اسی میں ہے۔

(۲) حلیۃ المتقین ص۴۱ ۔ و پرسیدند کہ اگر بدست و انگشت بافرج زن و کنیز خود بازے کند چوں است فرمود باکی نیست اما بغیر اجزائے خود دیگر درآنجا نہ کند۔

لوگوں نے جعفرؒ صادق سے پوچھا کہ اگر اپنے ہاتھ کی انگلی کے ساتھ اپنی عورت یا لونڈی کی شرمگاہ سے کھیلے تو کیا حکم ہے ؟ تو فرمایا کوئی حرج نہیں ہاں مگر اپنے جسم کے بغیر کسی دوسری چیز سے یہ کھیل نہ کھیلے۔ (یعنی لکڑی وغیرہ سے چسکے اور لذتیں نہ لینے لگ بیٹھے۔

مرتے وقت ہر آدمی کے منہ اور آنکھ سے منی نکلتی ہے

مَنۡ لایحضرہ الفقیہ ص۸۴ ج۱ فروع کافی ص۱۶۳ ج۳

(۱) وسئل الصادق علیہ السلام لِاَیِّ عِلَّۃٍ یُغسل المیت قال تخرجُ منہ النطفۃ التی خلق منھا تخرج من عینیہ اومن فیہ ... (من لایحضرہ الفقیہ ص۸۴ ج۱) باب الغسل المیت م

صادق علیہ السلام سے میت کو غسل دینے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس کے منہ اور آنکھوں سے وہ نطفہ نکلتا ہے، جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا۔ یعنی منی نکلنے کے باعث غسل دیا جاتا ہے۔

(۲) عن علی ابن الحسین علیہ السلام قال ان المخلوق لایموت حتیٰ تخرجُ منہُ النطفۃُ التی خلق منھا من فیہ اومن عینیہ ... (فروع کافی ص۱۶۳ ج۳) (باب العلۃ فی غسل المیت غسل الجنابۃ)

امام زین العابدین نے فرمایا جب آدمی مرتا ہے تو بوقت موت اس کے منہ اور آنکھوں سے منی نکلتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تھا۔

ساس سے زنا کرنے میں بیوی کبھی بھی حرام نہیں ہوتی

استبصار ص۱۶۶ ج۳ من لایحضرہ الفقیہ ص۲۶۳ ج۳ فروع کافی ص۴۱۶ ج۵ تہذیب الاحکام ص۳۲۵ ج۷

عن ابی جعفر علیہ السلام قال سئل عن رجل

كانت عنده امرءة فزنى بأمها او بنتها او باختها
فقال ما حرم حرام قط حلالاً امرءته له حلالٌ -

(الفاظ من لا يحضره الفقيه ج ۳ ص ۲۶۳)

امام باقر سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے اپنی ساس سے یا اس کی بیٹی سے، یا اس کی بہن سے زنا کیا تو ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا اس سے اس کی بیوی کبھی اس پر حرام نہیں ہوتی اس کی بیوی اس کے لئے حلال ہے۔

اہل سنت کے نزدیک بیوی کی ماں یعنی ساس سمیت تمام جدات شامل ہیں، تمام دور اور قریب کی دادیاں، نانیاں اس میں داخل ہیں اور از روئے حدیث شریف بیویوں کی رضاعی مائیں نانیاں دادیاں بھی نسبی کے ساتھ شامل ہیں، امام اعظم کے نزدیک مزنیہ یعنی جس عورت سے زنا کیا گیا ہو، کی مائیں بھی اسی حکم میں داخل ہیں اور کسی اجنبی عورت کو بہ نظر شہوت چھونے سے بھی اس کی مائیں بھی حرام ہیں، ملاحظہ ہو

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۵۵۵ سورۃ النساء)

. . . .

شیعی دھرم کے یا فقہ جعفریہ کے فقہی مسائل

پیشاب اگر پنڈلی تک بھی بہہ جائے تو کوئی حرج نہیں

الاستبصار ج ۱ ص ۴۹ ۔ باب مقدار ما یجزی من الماء فی الاستنجاء ۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الرجل یبول قال ینتزہ ثلاثا ثم ان سال حتی یبلغ السَّاقَ فلا یُبالی ۔

حضرت جعفر صادق سے اس آدمی کے متعلق استفسار کیا گیا جسکا پیشاب بہتا ہوا پنڈلی تک بھی پہونچ جائے تو کوئی پرواہ نہیں ۔

آج تک کسی انسان نے نہیں سنا کہ پیشاب اتنی نکلے جو پنڈلی تک جا پہونچے ، یہ خصوصیت بھی دیگر خصوصیات کی طرح شیعوں کی ہے شاید کثرتِ بول سے ان کو فائدہ ہوتا ہوگا ۔ شاید بھنگ کثرت سے پینے سے اتنی وافر مقدار میں ان کو پیشاب آتا ہو جو ان کو بہت سارے مواقع پر فائدہ دے جاتا ہوگا ۔

شیعہ دھرم میں گدھا ، چمگادڑ ، خچر ، گھوڑا سب حلال ہیں ۔

عن حریز عن محمد بن مسلم عن أبی جعفر علیہ السلام

انہ سئل عن سباع الطیر والوحش حتی ذکر لہ القنافذ والوطواط والحمیر والبغال والخیل فقال لیس الحرام الا ما حرم اللہ فی کتابہ العزیز ا ھ (تہذیب الاحکام ص۴۳ ج۹، من لا یحضرہ الفقیہ ص۲۱۳ ج۳، استبصار ص۷۵ ج۴ باب ۴۷ (من لا یحضرہ الفقیہ ص۲۱۳ ج۳ باب ۹۶ فی الصید والذبائح)

حریز نے محمد بن مسلم سے محمد بن مسلم نے جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ ان سے چیر پھاڑ کرنے والے پرندوں کے متعلق پوچھا گیا، چمگادڑ گدھے، گھوڑے اور خچر کے بارے میں بھی پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ حرام نہیں، حرام تو صرف وہ ہیں جو قرآن مجید میں حرام کئے گئے ہیں ا ھ...

شوربا حرام بوٹیاں حلال

فروع کافی ص۲۶۱ ج۶ استبصار ص۲۵ ج۱ باب فی حکم الفارۃ والوزغۃ والحیۃ :

عن ابی جعفر عن ابیہ ان علیاً علیہ السلام سئل عن قدر طبخت واذا فی القدر فارۃ، قال یھراق مرقھا ویغسل اللحم ویؤکل ....

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پکی ہوئی ہانڈی میں سے چوہا نکل آنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، شوربا گرا دیا جائے اور بوٹیوں کو دھو کر کھا لیا جائے۔

حضرات ناظرین ؛

آج تک تو ایک کہاوت تھی جو سُنی تھی کہ شوربا حرام بوٹیاں حلال، مگر شیعی دھرم کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خالی کہاوت اور ضرب المثل ہی نہیں، بلکہ اس میں کچھ صداقت بھی ہے جو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہٗ کے اس فرمان سے واضح ہے۔

امام باقر نے بیت الخلاء سے روٹی کا ٹکڑا اٹھایا غلام نے کھایا جنت واجب ہو گئی

من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۸ ج ۱ باب ۲ حدیث ۱۴
کتاب روایت ۴۹

ودخل ابوجعفر الباقر علیہ السلام الخلاء فوجد لقمة خبز فی القذر فاخذھا وغسلھا ودفعھا الی مملوك کان معه فقال تکون معك لاٰکلھا اذا خرجت فلما خرج علیه السلام، قال للمملوك أین اللقمة؟ قال أکلتھا یابن رسول الله، فقال انھا ما استقرت فی جوف أحد الاوجبت له الجنة، فاذھب فانت حرٌّ فانی اکرہ ان استخدم رجلاً من اھل الجنة......

امام باقر علیہ السلام بیت الخلاء میں داخل ہوئے گندگی پر ایک لقمہ روٹی کا پڑا ہوا دیکھا اٹھایا۔ اس کو دھویا اور اپنے غلام کو دیا

جوان کے ساتھ تھا، اور فرمایا، اسکو اپنے پاس رکھو میں بیت الخلاء سے آوں گا تو مجھے دینا میں کھاوں گا۔ مگر غلام نے کھا لیا، آپ جب بیت الخلاء سے نکلے، لقمہ مانگا تو غلام نے کہا کہ وہ میں نے کھا لیا تو اس پر فرمایا کہ جس پیٹ میں وہ لقمہ گیا اس پر جنت واجب ہو گئی۔ جا تو آزاد ہے میں جنت والے سے خدمت لینا نہیں چاہتا۔

سبحان اللہ! امام صاحب نے کس پاکیزہ جگہ سے لقمہ نان اٹھایا اور نیت بھی یہ کہ بیت الخلاء سے خروج پر خود کھاوں گا۔ مگر آگے غلام بھی کیسا کہ باوجود حکم امام کے خود ہڑپ کر گیا، اور پھر امام صاحب نے بشارت جنت سے بھی اس کو سرفراز فرمایا، یہ ہے غلام اہل بیت کا حال۔ واقعی سب غلامان کی یہی حالت ہے کہ قول امام کو اپنی قلبی خواہش کے آگے ترک کر دیتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم غلامان اہل بیت کبار ہیں۔

کیا اس قسم کی حرکتوں سے آئمہ ناراض اور رنجیدہ نہیں ہو گئے؟ ضرور ہوں گے، روز محشر اپنی غیر اطاعت پر ملنگوں سے شکوہ کریں گے ؎

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خوں کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

جفائیں ہم پر کیں اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم خوش مگیں ہوتے تو کیا ہوتا

ذی قدر قارئین :

اہلِ تشیّع کی کتابیں اس قسم کے مغلظات سے بھری پڑی ہیں۔ میں نے امانت داری سے یہ چند حوالہجات آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں مگر وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ ۔

خداوندِ قدوس میری اس سعی کو شرفِ قبولیت بخشے اور عامۃ المسلمین کو شیعوں کے مکائد و شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ : میں نے اس کتابچہ میں صرف اہلِ تشیّع کی عبارات بمع اردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ عبارات و روایات پر حاشیہ آرائی و تبصرہ سے عمداً اجتناب کیا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔ اور پڑھنے والے اُکتا نہ جائیں۔

فقط

ابو ابوفا فاروقی غفرلہ

خطیب جامع مسجد عرفات جناح کالونی سیکٹر ۹-F

اورنگی ٹاؤن۔ کراچی

ایرانیوں کا کلمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہِ خمینی حُجَّۃُ اللہِ

از ماہنامہ وحدت اسلامی تہران (سالنامہ ۱۹۸۴ء)

جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا۔

(۱) کشف الاسرار خمینی (۲) تغیر مرآۃ الانوار و مشکوۃ الاسرار سید حسن شریف (۳) حیات القلوب (۴) تہذیب الاحکام (۵) استاد خمینی ۔ مولانا عبدالقادر آزاد (۶) نقاب کشائی ۔ سید ابوالحسن شاہ فیضی ۔ (۷) اقرء ڈائجسٹ ماہ ۱۹۸۷ء (۸) الجامع الکافی مطبوعہ ایران (۹) من لایحضرہ الفقیہ (۱۰) الاستبصار (۱۱) تذکرہ آئمہ معصومین طبع ایران (۱۲) مذہب شیعہ

آخری گذارش

حضرات قارئینان گرامی ۔

یہ تھی شیعی عبارات اور شیعی دھرم کے عقائد و نظریات جن میں یہ بات سورج کی روشنی سے زیادہ واضح ہے کہ شیعی دھرم پیداوار ہے عبداللہ بن سبا کی ، اور شیعہ پیداوار ہیں یہودیوں کی میری یہ بات پیروکارانِ ابن سبا کو تلخ ، کڑوی کسیلی محسوس ہوگی اور شیعہ چیخیں گے کہ ابوالوفا ارنے غلیظ نظریہ اختیار کیا ہے اور ہم پر یہ الزام و بہتان لگایا ہے کہ ہم شیعہ ابن سبا اور یہودی کی پیداوار ہیں اور بعض تاریک قلب سنیوں کو بھی اعتراض ہوگا کہ ابوالوفا نے اپنی کتاب میں شیعوں سے تخاطب کے وقت لب و لہجہ تند و تیز اختیار کیا ہے حالانکہ حکمتِ عملی سے کام لیا جائے تو تقریر و موعظت سے مخاطب کا دل پسیج جاتا ہے اور اس کا دل موہ لیا جاسکتا ہے ، اگر حکمتِ عملی کو ترک کر دیا جائے تو حالات کا دھارا دوسری سمت چلا جاتا ہے اس لئے اس اشکال کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں ، چنانچہ ابن سبا ملعون کی ذریتِ رجیمہ سے عرض ہے کہ انتہائی غور و خوض سے میری عبارات اور حوالہ جات کا مطالعہ فرمائیں ۔ انشاء اللہ العزیز قلب کو سکون میسّر ہو جائے گا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جائیگا ، کہ مصنف نے کوئی نئی بات نہیں کہی ، بلکہ وہی بات کہی جو امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں اپنے گرو گھنٹال کی کتاب کا حوالہ

مناقب ابی طالب ص ۶۳ ج ۳ وقال امیر المومنین علیہ السلام من لم یقل انی رابع الخلفاء فعلیہ لعنۃ اللہ۔ یعنی جو مجھے چوتھا خلیفہ نہیں مانتا اس پر اللہ کی لعنت۔

ہاں جناب پوری دنیا کے رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات ثلاثہ رضی غاصب تھے۔ خلیفہ اول بلا فصل سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ میرا چوتھا نمبر ہے اور شہادت تمہاری کتاب دے رہی ہے اگر سنیوں کی کتاب کا حوالہ دیتا تو پھر اولاد متعہ کو حق تھا کہ روتے پیٹتے چیختے چلاتے اور کہتے کہ ہم اس کو نہیں مانتے مگر

ایں چراغ آوردہ توست

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جو دوسرا تمغہ ملا ہے شیعان علیؓ کو، اس کا بھی ذرا معائنہ فرمالیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شیعوں کو مخاطب ہو کے ایک دفعہ چند بد دعائیں دی تھیں جو شیعہ کی معتبر ترین کتاب میں ثبت ہیں، سُنی کتاب کا حوالہ پھر بھی نہیں دوں گا، ملاحظہ ہوں بد دعائیں امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی۔

احتجاج طبرسی ص ۱۶۲ ج ۱ مطبوعہ مشہد۔ ما عز اللہ نصر من دعاکم ولا استراح من قاساکم ولا قرت عین من آواکم۔

یعنی اے شیعو جو تم کو نصرت کے لئے بلائے خدا اس کو ہزیمت وشکست دے۔ جو تمہیں غمخوار بنائے خدا اس کو فرحت وخوشی نہ دے اور جو تمہیں ٹھکانہ دے خدا اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہ دے۔

حضرت امیر المومنین رضؓ سے شیعوں نے اتنی غداری کی کہ حضرت امیرؓ نے مختلف مقامات پر اس کا مختلف انداز میں تذکرہ کیا۔ مثلاً اسی مذکورہ کتاب کا دوسرا حوالہ دیکھیں، حضرت نے فرمایا۔

احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۱۷۳ ۔ لا اطمع فی نصرتکم ولا اصدقکم قولکم فرق اللہ بینی وبینکم ۔ یعنی اے شیعو مجھے کسی قسم کی تمہاری مدد کی ضرورت نہیں اور میں تمہاری کسی بھی بات کو سچ نہیں تصور کرتا ہوں ۔ اللہ تمہارے اور میرے درمیان جدائی ڈال دے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کا شیعہ ذلیل اور کمینگی میں یکتا ہے یہ ثمرہ اور نتیجہ ہے حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی بددعا کا۔

اللہ رب العزت کے ہاں شیعہ ہونا پسندیدہ بات نہیں وگرنہ خود اللہ تعالٰے سید الکونین رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں نہ فرماتے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ..... پ ۸۔

بے شک جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور شیعہ ہو گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں، اگر شیعہ ہونا اچھی بات ہوتی تو اللہ رب العزت

اپنے محبوب پیغمبر کو ان سے تعلق جوڑنے کا حکم فرماتے۔ بلکہ یہاں پر "لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ" فرما کر انقطاعِ تعلق کا آرڈر دیا جا رہا ہے۔ جو شیعہ کے لئے ایک عذابِ الیم سے کم نہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور شیعہ مفسر عمار اپنی معروف تفسیر عمدۃ البیان ص۲۹ میں تحریر کرتا کہ اس جگہ شیعہ کا لفظ یہود و نصاریٰ پر استعمال کیا گیا ہے۔ نیز اس قول کی تائید شیعوں کی مستند کتاب رجال کشی ص۱۰۶ ج۱ میں موجود ہے۔

اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیھودیہ۔ یعنی تشیع اور رفض کی بنیاد یہودیت ہے یہ شاخ یہودیوں سے ہی پھوٹی ہے۔ یہاں تو سورج کی روشنی سے زیادہ واضح ہوگئی ہے یہ بات کہ شیعہ یہودیت کا چربہ ہے، یہودیت کا ہی شاخسانہ ہے۔ سُنی اگر یہ بات کہتا تو شیعے کی پیداوار کو ضرور رنج ہونا چاہیئے تھا مگر یہ تو گھر کی شہادت ہے۔ پھر یہ کہ قرآنِ مقدس میں جہاں بھی "شیعہ" کا لفظ آیا ہے اس کی تفسیر شیعہ وسنی دونوں مذہب کی معتبر تفاسیر کی کتب سے دیکھی جا سکتی ہے کہ شیعہ سے مراد کیا ہے، مثلاً قرآن میں ایک جگہ لفظ "شیعہ" کفار کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ . . . .

یعنی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کئی رسول علیہم السلام پہلے بھیج چکے ہیں، کوئی رسول علیہ السلام نہیں آیا مگر وہ شیعہ ان سے استہزار اور

مذاقیں کرتے تھے۔

حاضرین گرامی ۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس آیت مقدسہ میں تو کافر کا تذکرہ تک نہیں ہے آپ نے کیسے کہہ دیا کہ اس آیت میں شیعہ سے مراد کافر ہیں، تو جناب آپ کی حیرانگی بجا مگر ذرہ **شیعی دھرم** کے مشہور مفسر عمار علی کی تفسیر **عمدۃ البیان** پ ۲۳ ج ۲ کا مطالعہ فرمالیں کہ وہ اس آیت میں لفظِ شیعہ سے کیا مراد لیتا ہے۔ چنانچہ آپ کے اس استعجاب و تحیّر کو ختم کرنے کے لئے میں ہی بتلائے دیتا ہوں کہ اس سے کیا مراد ہے۔ چنانچہ عمار علی لکھتا ہے کہ شیعہ سے مراد وہ کافر ہیں جو نبیوں سے ٹھٹھہ مذاق کرتے تھے

اب اگر شیعوں میں کچھ بھی تھوڑی بہت حیا اور شرم ہے تو ڈوب مرنا چاہیے ان کو، کیونکہ یہ بھی گھر کی شہادت ہے کہ شیعہ کافر ہے۔

محترم قارئین ۔ جس مذہب و دھرم کی شان قرآنِ مقدس بیان کرے کہ وہ شیعہ کافر، شیعہ یہودی، اور شیعہ مشرک، شیعہ زنگا و فساد کرنیوالے ہوتے ہیں تو ایسے مذہب پہ اترانا اور فخر کرنا عقل کے اندھوں اور مخبوط الحواس لوگوں کا کام ہے۔

قرآن مجید میں شیعہ بُت پرست مشرکوں کو بھی کہا گیا ہے۔

ملاحظہ ہو آیت ۔ **وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا** ؕ یعنی تم مشرکین میں سے نہ بن جانا

جنہوں نے دین کے بخیے ادھیڑے اور وہ شیعہ تھے۔ ...

اس آیت کی تفسیر بھی آپ شیعہ مفسر عمار علی کی عمدۃ البیان پ ۱۳ ج ۲ سے ملاحظہ فرمائیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ آیت میں شیعہ کا مشرکوں، بت پرستوں، دشمنانِ دین یہود اور نصاریٰ پر اطلاق ہوا ہے۔

معلوم ہوا کہ شیعہ مشرک اور بت پرست ہوتا ہے اور تجربہ اس کی شہادت دیتا ہے۔ ملاحظہ کرنا ہو تو آگے محرم الحرام کے عشرہ اولیٰ میں خود مشاہدہ کر لینا کہ گھوڑے اور دلدل سے کیسا حشر کرتے ہیں۔

مکرم قارئین۔ اب آخر میں ایک اور آیتِ مقدسہ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ شیعہ کی فہرست میں کس قدر بڑی بڑی ہستیوں کا نام درج ہے اور ان کے سیاہ کارناموں سے دنیا بخوبی آگاہ اور واقف ہے چنانچہ سورۂ قصص کی ابتدائی آیات میں ہے۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا

بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے باشندگان کو شیعہ بنا ڈالا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کا قائد اوّل فرعون تھا۔ جو لوگوں کو اپنی رعونت کے باعث شیعہ بناتا تھا۔ جب قائد کی حالت یہ ہو کہ وہ سرکش ہو، متکبر و جابر ہو، لوگوں کو اپنے جبر و تشدد کے ذریعے شیعہ بناتا ہو تو اس کے پیرو کاروں سے بہتری کی امید رکھنا عبث اور بیکار ہے۔

محترم قارئین، لفظِ شیعہ پر ان کو ناز ہے اس لئے اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دی، اب ذیل میں مسلمانانِ ملت سے انتہائی عاجزانہ درخواست کروں گا کہ شیعہ اہلِ اسلام کے خیر خواہ ہرگز ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ یہ کافر ہیں، مشرک ہیں۔ یہودی ہیں، عیسائی ہیں، مرتد ہیں، شریر فسادی ہیں، لہذا ان سے مقاطعہ یعنی سوشل بائیکاٹ لازمی اور ضروری ہے، اس پر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں، پھر میں اپنی تحریر ختم کر کے اجازت چاہوں گا ایک اپیل پر۔

وَاللّٰہُ المستعان وعلیہ التکلان
ھو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر

شیعوں سے مقاطعہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ضروری ہے

بلاشبہ قرآن کریم کی وحیِ قطعی، جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ متواترہ قطعیہ اور امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی اجماع سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطاء ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احباب و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم واجب التکریم و التعظیم ہیں ان کی تنقیص و توہین، تذلیل و تشنیع کرنیوالا مسلمان نہیں ہو سکتا ہے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی شان میں غلط بیانی کرنیوالا، ان کو کافر و مرتد لکھنے اور سمجھنے والا، انکی عیب جوئی کرنیوالا، ان پر ہر طرح کے الزامات و اتہامات لگانے والا ان کی عیب جوئی کرنیوالا نطفۂ ابلیس تو ہو سکتا ہے مگر اسلام سے رشتہ جوڑنے والا نہیں ہو سکتا۔

قرآنِ مجید کے متعلق غلط نظریات رکھنے والا مرد کبھی مسلمان ہونے کا دعویٰ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا۔

نیز کفر و ارتداد کے ساتھ اگر انمیں مذکورہ وجوہ میں کوئی ایک وجہ بھی اس میں موجود ہو تو قرآنِ مقدس اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اور فقہ اسلامی کے مطابق ایسا شخص اخوت اسلامی

اسلامی ہمدردی کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں مسلمانانِ ملّت پر واجب ہے کہ اسکے ساتھ سلام وکلام، نشست وبرخواست لین دین وغیرہ جملہ تعلقات منقطع کردیں، کوئی بھی ایسا تعلق جس سے اس کی عزتِ نفس کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت وآسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں، یہ مقاطعہ اور بائیکاٹ ظلم نہیں، زیادتی نہیں، بلکہ اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے اب ذیل میں آیاتِ قرآنیہ واحادیث نبویہ، نیز ساتھ ہی فقہاءِ اُمت کے اقوال ودلائل بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے اس مقاطعے اور بائیکاٹ کا حکم واضح ہوجاتا ہے

آیاتِ قرآنیہ مع تفسیری دلائل

---

(۱) اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَءُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ۔ (سورۂ نساء آیۃ ۱۴۰)

یعنی جب تم سنو کہ اللہ تعالےٰ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا استہزار کیا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست وبرخاست ختم کردو۔

اِذَا رَأَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ (انعام آیت ۶۸) یعنی جب تم ہماری آیتوں سے مذاق کرنیوالوں کو دیکھو تو ان سے کنارہ کشی کرلو۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں۔

وھذا یدل علی ان علینا ترک مجالس الملحدین وسائر الکفار لاظھارھم الکفر والشرک وما لا یجوز علی اللہ تعالیٰ اذا لم یکن انکارہ۔ الخ

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہم مسلمانوں پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور جمیع کفار سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالےٰ پر ناجائز باتوں کے کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کرلیں۔

(۳) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ (مائدہ آیت ۵۱)

اے مومنو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔۔۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ، وفی ھذہ الآیۃ دلالۃ علی ان الکافر لا یکون ولیا للمسلمین لا فی النصرۃ وترک علی وجوب البراءۃ عن الکفار والعداوۃ بھم لان الولایۃ منہ العداوۃ فاذا امرنا بمعاداۃ الیھودۃ والنصاری لکفرھم فغیرھم من الکفار بمنزلتھم والکفر ملۃ واحدۃ (احکام القرآن صـ ۴۴۳/۲)

اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمان کا

دوست نہیں ہو سکتا نہ معاملات میں نہ امداد میں نہ تعاون میں، اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأۃ اختیار کرنا اور ان سے دشمنی کرنا واجب ہے۔

کیونکہ دوستی دشمنی کی ضد ہے۔ اور جب ہم کو یہود و نصاری سے ان کے کفر کیوجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی اسی زمرے میں آتے ہیں کیونکہ کافر ایک ہی ملت ہیں۔

(۴) **سورۃ ممتحنہ** - کا موضوع ہی کفار سے متقاطعہ اور ترکِ تعلقات کی تاکید ہے اس سورت میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے منع کیا گیا ہے اگرچہ رشتے دار ہوں، اور فرمایا کہ قیامت کیدن تمہارے یہ رشتہ دار کام نہ آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار و مشرکین سے دوستی اور تعلق رکھیں گے۔ وہ راہِ حق کے بھٹکے ہوئے اور ظالم ہوں گے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (مجادلہ آیت ۲۲)

تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت پر کہ وہ دوستی کریں، ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول کے خواہ ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں، بھائی ہوں، یا خاندان والے ہوں، بطورِ مثال ان چند آیات کا ذکر کیا وگرنہ اس

اس مضمون کی آیات بے شمار ہیں اب ذیل میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

(۱) مسند احمد سنن ابی داؤد، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

القدریہ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم۔

تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہو جائیں تو عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھو۔

(۲) سنن کبریٰ بیہقی: میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اغور ماء آبار بدر (سنن بیہقی ۹-۸۵)

(۳) جامع ترمذی باب فی کراھیۃ المقام بین اظھر المشرکین

(جلد اول ص ۱۹۴)

جامع ترمذی میں حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ رہائش وسکونت بھی اختیار نہ کریں ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔

(۴) ترمذی ص ۱۹۴ ج ۱۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انا بریٔ من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین۔ فرمایا کہ میں ہر اس

مسلمان سے بری اور بیزار ہوں جو کافروں اور مشرکین میں سکونت پذیر ہو۔

(۵) **بخاری شریف** ج ۲ ص ۱۰۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے چند ملحد وبے دین لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں جلادیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی اطلاع ملی تو فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ان کو آگ میں نہ جلاتا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی کے عذاب کی سزا مت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کر دیتا، کیوں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔

یعنی جو مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کردو۔

(۶) **بخاری شریف** ج ۱ ص ۴۲۳۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں یعنی انہیں بھی ختم کردیا جائے۔

(۷) **بخاری شریف**: کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرینہ کے آٹھ نواشخاص کا واقعہ ہے کہ وہ مرتد ہو گئے تھے، ان کے گرفتار ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کے آنکھوں میں گرم لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ شدۃ پیاس کے باعث پانی مانگتے تھے

لیکن ان کو پانی نہیں دیا جاتا تھا ۔صحیح بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ یَسْتَسْقُوْنَ وَلَا یُسْقَوْنَ ۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حتی ان احدھم یکدم بفیہ الارض کہ وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے رہتے تھے ۔مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہیں تھی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ان المحارب المرتد لاحرمۃ لہ فی سقی الماء لا غیرہٖ ویدل علیہ ان من لیس معہ ماء الا للطہارۃ لیس لہ ان یسقیہ المرتد ویتیمم بل یستعملہ ولو مات المرتد عطشاً ۔ (فتح الباری ج۱۲ ص۳۹۳)

اس سے معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی پلانے میں کوئی احترام نہیں چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے ۔ اگرچہ وہ پیاس سے مرجائے۔

(۸) **سُنَنِ اَبِی دَاؤد** : میں ایک حدیث کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے خلوق (زعفران) لگایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہ دیا۔

غور فرمائیے حضراتِ قارئین ! کہ معمولی خلاف سنت پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک وہ آدمی جو کتاب اللہ کو ناقص اور غیر کامل کہے ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتد ہو جانے کا عقیدہ

رکھے، بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے ایک کو حقیقی بیٹی تسلیم کرے خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کو کافر و زندیق کہے، آئمہ کو معصوم کہہ کر انبیاء علیہ السلام سے بڑھ کر عظمت و توقیر والا بتائے، تو اس مرتد، مجوسی، قدری، مشرک کافر، موذی، محارب سے بات چیت، سلام وکلام، لین دین، شادی بیاہ کی کیسے اجازت ہوسکتی ہے۔

آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگیا کہ مشرکین، کفار، مرتدین، سے کسی قسم کا حسن سلوک نہ برتا جائے بلکہ ان سے مقاطعہ یعنی سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ بول چال بھی نہ کی جائے۔ بیع و شرا، خرید و فروخت یعنی ہمہ قسمی لین دین سے اجتناب کیا جائے۔

حضرات قارئین!

اس کتابچے کے لکھنے کی وجہ کسی کی دل شکنی اور دل آزاری نہیں اور نہ ہی یہ باور کرانا ہے کہ مصنف بہت بڑا علامہ ہے اور نہ ہی یہ مقصود ہے کہ مملکتِ خداداد ہمیشہ تفرقہ بازی کی زد میں رہے بلکہ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

مصنف نے تو چند بکھرے ہوئے ہیروں اور موتیوں کو اکٹھا کرکے ایک لڑی میں پرو دیا اور آپ کے سامنے پیش کردیا اگر کوئی خاص خامی یا کوتاہی کسی بھی قسم کی کسی بھی قاری کو نظر آئے تو اس کو مصنف کا سہو سمجھنا۔

اب آخر میں مذکورہ بالا عنوان یعنی مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) کے ذیل میں فقہاءِ امت کی تصریحات بھی ملاحظہ فرمالیں۔

(۱) کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہوجائے تو اس سلسلہ میں امام ابوبکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قال ابوحنیفه وابویوسف، ومحمد، وزفر، والحسن بن زیاد، اذا قتل فی غیر الحرم ثم دخل الحرم لم یقتص منه مادام فیه ولکنه لا یبایع ولا یواکل الی ان یخرج من الحرم (احکام القرآن ص۲۱ ج۲)

امام ابوحنیفہؒ، ابویوسفؒ، محمدؒ، زفرؒ، حسن بن زیادؒ کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کرکے حرم میں داخل ہو، جب تک وہ حرم میں ہے اس سے قصاص نہ لیا جائیگا۔ نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے، نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہوجائے۔

(۲) ابن عابدین الشامیؒ۔ درمختار ص۲۷۳ ج۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قال فی احکام السیاسیه وفی المنتقیٰ واذا سمع فی دارہٖ صوت المزامیر فادخل علیه لانه لما سمع فقد اسقط حرمة الدار۔۔۔

احکام السیاسیہ میں المنتقیٰؒ سے نقل کیا ہے کہ جب کسی گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہوجاؤ کیونکہ

ب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے۔

(۳) علامہ دردیر مالکی شرحِ کبیر ص۲۹۹ ... میں باغیوں کے احکام
میں لکھتے ہیں۔

" وقطع المیرة والماء عنهم الا ان یکون منهم نسوة
وذراری ... "

یعنی ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے الّا یہ کہ ان میں عورتیں اور
بچے ہوں

معزز قارئین: مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء امت کی تصریحات
سے حسب ذیل اصول اور نتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

(۱) کفار و محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص
ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور مستحق عذابِ الیم ہے۔

(۲) جو کافر مسلمانوں کے دین کا استہزاء اور مذاق اڑائے ان کے
ساتھ معاشرتی تعلقات، نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے

(۳) جو کافر مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں ان کے ساتھ ایک
ساتھ محلے میں قیام و رہائش بھی ناجائز ہے۔

(۴) مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے اس کی کوئی
انسانی عزت و حرمت نہیں یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب
ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

(۵) مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ

کا اہم ترین حکم اور اُسوۂ پیغمبری صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۶) اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدین، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں، قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا وغیرہ۔۔۔۔

(۷) ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے، لیکن اگر حکومت اسمیں کوتاہی کرے تو مسلمان بھی خود ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہوں مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی اُمن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

احقر ابوالوفاء محمد قاسم فاروقی جلبانی بلوچ
خطیب جامع مسجد عرفات جناح کالونی سیکٹر ۶-E
اورنگی ٹاؤن
کراچی - ۷۵۸۰۰

خمینی کا وصیت نامہ

از

حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد یوسف لدھیانوی
مدظلہ العالی

☆☆☆

بشکریہ ماہنامہ بینات

محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق اگست ۱۹۹۰ء

الصہیب پبلیکیشن کراچی

خمینی کا وصیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

ایک شیعی ماہنامہ "المبلغ" سرگودھا (جلد ۵۵ شمارہ ۶، ۷ بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۹۰ء) میں "امام خمینی کا وصیت نامہ" شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

"میں جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ ملت ایران اور دورِ حاضر میں اس کے دسیوں لاکھ عوام، عہدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملتِ حجاز اور امیر المومنینؑ اور حسین ابن علیؑ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہما کی ملتِ کوفہ و عراق سے بہتر ہیں۔ وہ حجاز کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں مسلمان بھی آپ کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور بہانے بنا کر محاذ پر جانے سے گریز کرتے تھے۔

خداوند تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی چند آیات میں انکی مذمت کی ہے اور ان کے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے ان لوگوں نے اس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ منسوب کیا کہ روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے ان پر لعنت بھیجی اور اہل عراق و کوفہ نے امیر المومنینؑ کے ساتھ اتنی

بدسلوکی کی اور آپ کی اطاعت سے اس حد تک سرکشی کی کہ روایات اور تاریخ کی کتابوں میں حضرتؑ نے ان کی جو شکایات کی ہیں وہ معروف ہیں اور عراق و کوفہ کے مسلمانوں نے حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا اس سے آپ واقف ہیں ۔ جن لوگوں نے ان کی شہادت میں اپنے ہاتھ کو آلودہ نہیں کیا ، وہ معرکہ سے بھاگ نکلے یا خاموش بیٹھ گئے یہاں تک کہ تاریخ کا وہ مجرمانہ فعل انجام دیا ۔

اس اقتباس میں چند دعوے کئے گئے ہیں ۔

پہلا دعویٰ یہ کہ آج کے ایرانی شیعہ ، جو خمینی کے حلقہ بگوش ہیں ، دورِ نبوی کے مسلمانوں سے افضل و بہتر ہے یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح تنقیص اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقصدِ بعثت کی صاف نفی ہے ۔

قرآن کریم نے متعدد جگہ اہلِ ایمان پر حق تعالےٰ شانہٗ کے اس احسانِ عظیم کا ذکر فرمایا ہے کہ حق تعالےٰ شانہٗ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرامؓ کا معلّم و مربّی بنا کر بھیجا ہے ۔

چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے :

" لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ "

(آل عمران : ۱۶۴)

ترجمہ: "حقیقت میں اللہ تعالے نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا۔ کہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی آئتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کو کتاب اور فہم کی کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ قبل سے مریح غلطی میں تھے۔" (ترجمہ: حضرت تھانوی)

(۱) اس آیتِ شریفہ میں صحابہ کرامؓ پر دو احسان ذکر فرمائے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سیدالاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور دوسرا احسان یہ کہ اس عظیم الشان معلّم و مربّی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقرر خود حق تعالے شانہٗ کی طرف سے ہوا ہے۔ کسی معلّم و مربّی کا کمال اس کے لائق و باکمال تلامذہ کے ہنر ولیاقت سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ صحابہ کرام وہ خوش نصیب و سعادت مند جماعت ہے جن کی تعلیم و تربیت پر حق تعالے شانہٗ نے نوع انسانی کا سب اعلیٰ سب سے اکمل، سب سے افضل اور سب سے برتر معلّم و مربّی (صلی اللہ علیہ وسلم) مقرر فرمایا۔ اس سے ہر شخص بداہۃً یہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ تربیت افراد (صحابہ کرامؓ) کے بعد پوری نوع انسانی میں سب سے افضل و برتر ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اس لئے مستثنیٰ کیا گیا کہ وہ کسی انسان کے زیرِ تربیت نہیں ہوتے بلکہ براہِ راست حق تعالے شانہٗ سے تربیت یافتہ ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث نبویؐ: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ: (جامع الصغیر)

ترجمہ: "میرے رب نے مجھے ادب سکھایا، پس خوب ادب سکھایا۔"
میں اس طرف اشارہ ہے، پس خمینی کا یہ کہنا کہ آج کے ایرانی شیعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے افضل ہیں اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ خمینی کی تعلیم و تربیت (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت سے اعلیٰ و برتر ہے اور یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کا دل ایمان سے اور اس کا دماغ عقل و فہم سے یکسر خالی ہو اور وہ "بے حیا باش ہر چہ خواہی کن" کا مصداق ہو۔

یہیں سے یہ نکتہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ درحقیقت ان کے مرشد و مربی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکتہ چین اور آپ کے فیضانِ صحبت و تاثیر نبوت کے منکر ہیں انکو اصل بغض صحابہؓ سے نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی سے ہے۔ مگر وہ اپنے اس بغض و عناد کا اظہار کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آڑ اور نشانہ بناتے ہیں، یہیں سے ارشادِ نبویؐ کے معنی بھی معلوم ہو جاتے ہیں:

اَللہ اَللہ فی أصحابی لا تتخذوھم غرضًا من بعدی فمن اَحبھم فبحبّی احبھم ومن أبغضھم فببغضی اَبغضھم ومن اٰذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد أذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ

(مشکوٰۃ ص۵۵۳، ترمذی ص۲۲۶ ج۲، مسند احمد ص۸۷ ج۴)

ترجمہ : "میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو انکو میرے بعد نشانہ نہ بنا لینا ، پس جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کیوجہ سے ان سے محبت کی ، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کیوجہ سے ان سے بغض رکھا ، اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی ، اور جس نے مجھے ایذا دی ، اس نے اللہ تعالے کو ایذا پہنچائی ، اور جس نے اللہ تعالے کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالے اس کو پکڑ لیں ۔"

۲۔۔۔ خمینی کا دوسرا دعوی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مسلمان (صحابہ کرامؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتے تھے خمینی کا یہ دعویٰ دروغ خالص اور سفید جھوٹ ہے ۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے اس کی نفرت و عداوت اور بغض و کینہ پر مبنی ہے (اور یہی بغض و کینہ خمینی کے شیعہ مذہب کا منشاُ و منتہا ہے) اگر خمینی کے قلب و نظر پر بغض نبیؐ بغض صحابہؓ اور بغض اسلام کی سیاہ پٹی نہ ہوتی ا اسے تاریخ کی یہ حقیقت ، جو آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے کھلی آنکھوں نظر آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اطاعت و فرمانبرداری ، فدائیت و جانثاری اور تعظیم و محبت کا وہ اعلیٰ معیار قائم کیا ہے ، جس کا نمونہ پیش کرنے سے پوری انسانی تاریخ عاجز ہے ۔ تاریخ و سیرت کی کتابوں میں اس کی سیکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں موجود

ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ بن مسعود ثقفی۔ قریش مکہ کا نمائندہ بن کر آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے بعد کفارِ قریش کو جو رپورٹ دیتا ہے وہ یہ تھی :

"میں نے قیصرو کسریٰ اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں، لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ کی سی عقیدت و وارفتگی کہیں نہیں دیکھی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بات کرتے ہیں تو سناٹا چھا جاتا ہے، کوئی شخص ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کا جو پانی گرتا ہے اس پر خلقت ٹوٹ پڑتی ہے، بلغم یا تھوک کرتا ہے تو عقیدت کیش ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مَل لیتے اور جب وہ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ تعمیلِ حکم میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں" (صحیح بخاری کتاب الشروط ص ۳۷۹)

یہ کسی عقیدت مند کی نہیں بلکہ ایک غیر مسلم کی شہادت ہے جو معاند کا فردِ کے مجمع میں وہ ادا کر رہا ہے۔ لیکن خمینی کی تاریکیٔ قلب و نظر صحابہ کرامؓ کو تعمیلِ حکم میں کوتاہ بتا رہی ہے۔

(۳) خمینی کا تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ بہانے بنا کر محاذِ جنگ پر جانے سے گریز کرتے تھے ۔ ۔ ۔ یہ دعویٰ بھی خالص دروغ و افترار ہے اور قرآن کریم نصِ صریح کا انکار ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے:

(۱) هُوَ الَّذِیٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ (الانفال: ۶۲)

ترجمہ: اللہ نے آپ کی تائید کی اپنی مدد سے اور اہلِ ایمان کے ذریعہ۔

(۲) یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

(الانفال: ۶۴)

ترجمہ: اے نبیؐ! کافی ہے آپ کو اللہ اور جو مؤمن آپ کے پیروکار ہیں۔

ان آیات شریفہ میں حق تعالیٰ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی تائید و نصرت اور کفالت کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تائید و نصرت اور کفالت کو بھی ذکر فرمایا ہے، اس نص قطعی کے بعد جو شخص یہ کہتا ہے کہ صحابہ کرامؓ بہانے بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت گریز کیا کرتے تھے۔ عجب نہیں کہ کل کو یہ دعویٰ بھی کرنے لگے کہ حق تعالیٰ شانہٗ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و تائید سے گریز فرماتے تھے۔ (نعوذ باللہ من الغباوۃ والغوایۃ)

سیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طالب علم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تعداد ایک سو سے اوپر ہے اب اگر خمینی کے بقول صحابہ کرامؓ محاذِ جنگ پر جانے سے گریز کیا کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگیں کس کی معیت میں لڑی تھیں۔ اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے ملأ اعلیٰ کا سفر فرمایا۔ پورے جزیرۃ العرب پر اسلامی پھریرا لہرا رہا تھا، اور

اسلامی جہاد کی لہریں ایران و شام کی دیواروں ٹکرا رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد خلافتِ راشدہ کے مختصر سے دور میں قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت تاراج ہو چکے تھے، اور چین سے افریقہ تک کے وسیع و عریض خطے اسلام کے زیر نگیں آچکے ہیں، سوال یہ ہے۔ کہ اسلامی تاریخ کا یہ معجزہ کن ہاتھوں سے ظہور میں آیا تھا؟ انہی صحابہ کرامؓ کے ذریعہ، جن کے بارے میں قرآن کریم شہادت دیتا ہے۔

"مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ، فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا" (احزاب: ۲۳)

ترجمہ: "اہل ایمان میں وہ مرد ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا۔ اسے سچ کر دکھایا، ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض ان میں مشتاق ہیں، اور انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا۔

جو شخص قرآن کریم کی اس شہادت کے بعد ان جانثارانِ اسلام کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ وہ بہانے بنا کر محاذ جنگ پر جانے سے گریز کرتے تھے، اس سے بڑھ کر دل کا اندھا کون ہوگا۔

"وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا"۔

ترجمہ: "اور جو شخص ہو اس دنیا میں دل کا اندھا، وہ ہوگا آخرت

میں اندھا اور راہ سے بھٹکا ہوا"

۴۔ خمینی کا چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ توبہ کی چند آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مسلمانوں کی مذمت فرمائی ہے اور اس کے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے۔

سورۂ توبہ جس کا بیشتر حصہ غزوۂ تبوک کے بارے میں نازل ہوا اس میں منافقین کی مذمت میں متعدد آیات ہیں اور ان کے عذاب کا وعدہ بھی ہے لیکن یہ خالص جھوٹ ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مسلمانوں کی مذمت کی گئی ہے یا ان سے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے، بلکہ قرآنِ کریم کی دوسری بے شمار آیات کی طرح سورۂ توبہ کی متعدد آیات میں اہلِ ایمان کی مدح فرمائی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

"والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان، رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجري تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم"

(سورۃ التوبہ : ۱۰۰)

ترجمہ! اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں۔ اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے ان

کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

حافظ عمادالدین ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں اور بالکل صحیح لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اس میں خبر دی ہے کہ وہ سابقین اولین مہاجرین و انصار سے اور ان تمام لوگوں سے، جنہوں نے احسان کے ساتھ ان حضرات کی پیروی کی، راضی ہیں۔ پس وائے ہلاکت ان لوگوں کی جو ان سے بغض رکھتے ہیں یا ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں یا ان میں سے بعض کے ساتھ بغض رکھتے ہیں یا ان کی گستاخی کرتے ہیں خصوصاً جو لوگ صحابہؓ کے سردار، تمام صحابہؓ سے بہتر، ان سب سے افضل، یعنی صدیقِ اکبر اور خلیفۂ اعظم حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہیں، اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ چنانچہ رافضیوں کا مخذول ٹولہ افضل صحابہؓ سے عداوت رکھتا ہے، ان سے بغض رکھتا ہے اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی عقلیں معکوس ہیں، اور ان کے دل الٹے ہیں، ان لوگوں کو

ایمان بالقرآن کہاں نصیب ہو سکتا ہے جبکہ یہ لوگ ان اکابر کی گستاخیاں کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کا اعلان فرما دیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ص ۳۸۳ ج ۲)

اسی سورۂ توبہ میں حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں۔

"إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون، وعدًا عليه حقًا في التوراة والإنجيل والقرآن، ومن أوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به، وذلك هو الفوز العظيم۔

(التوبہ: ۱۱۱)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں (بھی) اور انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی) اور (یہ مسلم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم

لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

سورۂ توبہ ہی میں حق تعالیٰ شانہ، کا ارشاد ہے۔

"لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ثم تاب علیہم، انہ بہم رؤف رحیم"

ترجمہ: "حق تعالیٰ نے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حال پر توجہ فرمائی، اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی، جنہوں نے ایسے تنگی کے وقت میں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تذبذب ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔" (ترجمہ: حضرت تھانوی)

نکتہ: اس آیتِ شریفہ میں حق تعالیٰ شانہ، ان تمام مہاجرین و انصار کے ساتھ اپنا رؤف رحیم ہونا بیان فرمایا، جن کو غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و معیت کا شرف حاصل ہوا اور سورۂ توبہ کی آخری سے پہلی آیت میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے

وبالمومنین رؤف رّحیم

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرات مہاجرین و انصار کے ساتھ حق تعالےٰ شانہٗ بھی رؤف رحیم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ـــــ الغرض سورۂ توبہ میں حق تعالےٰ شانہٗ نے حضرات صحابہؓ کی جا بجا مدح فرمائی ہے۔ ان سے اپنی رضا مندی کا اعلان فرمایا ہے ان سے جنت کا قطعی اور دو ٹوک وعدہ فرمایا ہے اور ان کے حال پر حق تعالےٰ شانہٗ کی خصوصی عنایت ورحمت کا ذکر فرمایا ہے، لیکن خمینی کی معکوس عقل قرآن کریم سے صحابہ کرامؓ کے عیوب تلاش کرتی ہے اور جو آیتیں منافقین کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں انہیں اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم پر چسپاں کرتی ہے، سچ ہے۔

ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً۔

۵۔ خمینی کا پانچواں دعویٰ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اس حد تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ منسوب کیا کہ روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے ان پر لعنت بھیجی۔

یہ بھی خمینی کا خاص افتراء ہے جس سے حضرات صحابہؓ کرام رضوان علیہم کا دامن تقدیس یکسر پاک ہے۔

حضرات مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہو، یا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہو اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرِ منبر اکابر مہاجرین و انصار کے فضائل بیان فرمائے ہیں چنانچہ سید المہاجرین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آخری ایام میں خطبہ ارشاد فرمایا !

"عن ابی سعید الخدری قال خطب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الناس، وقال ان اللّٰہ خیر عبداً بین الدنیا و بین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند اللّٰہ قال فبکی ابوبکر فتعجبنا لبکائہ ان یخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن عبد خیر فکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھو المخیر وکان ابوبکر ھو اعلمنا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر ولو کنت متخذاً خلیلاً غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلاً ولکن اخوۃ الاسلام ومودتہ لا یبقین فی المسجد باب الاسد الا باب ابی بکر"

(صحیح بخاری جلد ۱ ص ۵۱۶)

ترجمہ :۔" حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا، اس میں

فرمایا۔ کہ اللہ تعالٰی نے ایک بندے کو دنیا میں رہنے اور اپنے پاس کی نعمتوں کو اختیار کر لیا، یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے۔ ہمیں ان کے رونے پر تعجب رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہے (یہ بلاوجہ کیوں رو رہے ہیں؟) (بعد میں پتہ چلا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ عالم تھے (کہ وہ اس کو سمجھ گئے اور فراقِ نبویؐ کے صدمہ رونے لگے)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ہے جو انہوں نے اپنی رفاقت اور مالی ایثار سے کیا اور اگر میں میرے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔ (اس لئے اللہ تعالٰی کے سوا کسی سے خلت تو نہیں) البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اسلامی اخوت ومودت کا رشتہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔

" عن انس بن مالك يقول مر ابوبكر والعباس

بمجلس من مجالس الانصار وهم یبکون
فقال ما یبکیکم قالوا ذکرنا مجلس النبی صلی اللہ
علیہ وسلم منا فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاخبرہ بذلک قال فخرج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقد عصب علی راسہ حاشیۃ
برد قال فصعد المنبر ولم یصعدہ بعد ذلک الیوم
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم
بالانصار فانہم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی
علیہم وبقی الذی لہم فاقبلوا من محسنہم
وتجاوزوا عن مسیئہم۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس
سے گزرے یہ حضرات بیٹھے رو رہے تھے۔ ان سے
رونے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس بیٹھنا یاد آگیا (جس
سے ہم علالتِ نبوی کی وجہ سے محروم ہو گئے ہیں) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کی گئی تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم باہر تشریف لائے، جب سر مبارک پر چادر
کے کنارے کی پٹی بندھی ہوئی تھی، چنانچہ منبر پر رونق

افروز ہوئے۔ آپؐ کے بعد پھر کبھی منبر پر رونق افروز نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، چونکہ وہ میرے خاص احباب و رفقاء ہیں، انہوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کردی ہیں اور ان کا حق باقی ہے پس ان کے نیکوکاروں سے عذر قبول کرو۔ اور ان میں سے کسی سے غلطی ہوجائے تو اسے درگذر کرو۔"

"عن ابن عباس یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ملحفۃ متعطفا بہا علی منکبیہ وعلیہ عصابۃ دسماء حتی جلس علی المنبر فحمد اللہ واثنیٰ علیہ ثم قال اما بعد یا ایہا الناس فان الناس یکثرون ویقل الانصار حتی یکونوا کالملح فی الطعام فمن ولی منکم امرا یضر فیہ احدا او ینفعہ فلیقبل من محسنہم ویتجاوز عن مسیئہم۔" (صحیح بخاری ج۱ ص۵۳۶)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (آخری علالت میں) باہر تشریف لائے۔ ردا نے مبارک کاندھوں پر تھی اور سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ منبر پر رونق افروز ہوئے، اور

اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ؛ لوگو ! سب لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے ۔ مگر انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ ان کی حیثیت آٹے میں نمک کی رہ جائیگی پس تم سے جو شخص امیر ہو ۔ جس کے ذریعہ وہ کسی کو نقصان پہنچانے یا نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہو ، اسے چاہیئے کہ ان کے نیکوکار سے عذر قبول کرے ، اور ان میں سے کسی سے غلطی ہو جائے تو در گزر کرے ۔“

الغرض خمینی نے اپنے وصیت نامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے خلاف جو زہر افشانی کی ہے ، واقعات و شواہد اس کی یکسر تردید کرتے ہیں ، اور خمینی کی یہ تمام تر داستان گوئی اس کے قلب و نظر کی پیداوار ہے ۔ البتہ خمینی نے جو یہ دعوٰی کیا ہے کہ ایران کے موجودہ شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے شیعان کوفہ و عراق سے بہتر ہیں ، بلفظ دیگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور کے شیعان علی موجودہ دور کے شیعوں سے بدتر تھے ۔ اس کو خمینی صاحب ہی بہتر جانتا ہے ۔ کیونکہ ہر شخص اپنے اسلاف کی تاریخ سے زیادہ بہتر واقف ہوا کرتا ہے اور خمینی کا یہ فقرہ کہ :

• اہل عراق اور کوفہ نے امیر المومنین کے ساتھ اتنی بدسلوکی کی اور آپ کی اطاعت سے اس حد تک سرکشی کی کہ روایات و تاریخ کی کتابوں میں حضرت نے ان کی جو

شکایات کی ہیں وہ معروف ہیں۔"

اس کی تائید نہج البلاغہ کے ان خطبات سے ہوتی ہے جو سید مرتضیٰ شیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان کے چند اقتباسات مفکرِ اسلام جناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح "المرتضیٰ" میں نہج البلاغہ کے حوالے سے نقل کر دیئے ہیں، ذیل میں "المرتضیٰ" سے نقل کیا جاتا ہے!

"میں کب تک تم کو اس طرح سنبھالتا رہوں، جیسے ان نوعمر اونٹوں کو سنبھالا جاتا ہے، جن کے کوہان اندر سے زخمی ہیں، اور ظاہری جسم توانا ہے، یا وہ کپڑے جو جابجا پھٹ گئے ہیں، اور جتنا سنبھال کر پہنو پھٹتے ہی جاتے ہیں، اگر ایک جگہ سے سی دیئے گئے تو دوسری جگہ سے چاک ہو جاتے ہیں، جب بھی اہل شام کا کوئی ہراول دستہ پہنچتا ہے، تم سے ہر شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر لیتا ہے اور ایسا چھپتا ہے، جیسے گوہ اپنے سوراخ میں اور بجو اپنے بھٹ میں روپوش ہو جاتے ہیں۔

بخدا ذلیل وہ ہے جس کی تم مدد کے لئے اٹھو، تم کو اگر کسی نے تیر بنا کر دشمن پر پھینکا تو گویا اس نے ایسے تیر پھینکے جن کی نوک ٹوٹی ہوئی ہے، (تفریحی اور بے خطر)

میدانوں میں تمہارا ہجوم نظر آتا ہے، اور جنگ کے جھنڈوں کے نیچے نہایت قلیل تعداد میں دکھائی دیتے ہو، میں خوب جانتا ہوں کہ تمہاری اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے کیا کیا چیز تمہاری کمر سیدھی کر سکتی ہے، مگر واللہ میں تمہاری اصلاح کے لئے اپنے آپ کو بگاڑ نہیں سکتا۔

خدا تم سے سمجھے اور تم کو ذلیل کرے! تم کو حق کی اتنی پہچان نہیں جس قدر باطل کو تم پہچانتے ہو اور باطل کی ایسی مخالفت نہیں کرتے جتنی حق کی مخالفت کرتے ہو۔

اے عراقیو! تم اس حاملہ عورت کی طرح ہو جس نے جب اس کی حمل کی مدت پوری ہوئی تو اسقاط ہو گیا، اور اس کا شوہر مر گیا، وہ عرصہ دراز تک بیوگی کی زندگی گزارتی رہی اور اس کا وارث وہ بنا جو سب سے دور کی قرابت رکھتا تھا۔

اور سنو! میں اس ذات پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ دشمن قوم تم پر غالب آجائے گی اس لئے نہیں کہ وہ تم سے زیادہ حق پرست ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ وہ اپنے باطل پر تیز گام ہے اور تم میرے حق

میں سست گام اور کوتاہ خرام ہو، قومیں اپنے حکام کے ظلم سے ڈرتی ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ اپنی رعیت کے ظلم سے ڈرتا ہوں۔

میں نے جہاد پر تم کو ابھارا، مگر تم اپنی جگہ سے ہلے نہیں، تم کو سنانا چاہا تم نے سنا نہیں تم کو رازدارانہ انداز میں بلایا، علانیہ دعوت دی مگر تم میں ذرا حرکت نہیں ہوئی، نصیحت کی، مگر تمہارے کانوں پر جوں نہ رینگی۔

دیکھنے میں حاضر ہو مگر درحقیقت غائب ہو، غلام ہو مگر آقا بنے ہوئے ہو، تم کو حکمت کی باتیں سناتا ہوں تم بدکتے ہو، تم کو بلیغ انداز میں وعظ نصیحت کرتا ہوں اور تم ادھر ادھر بھاگتے ہوں، تم کو باغیوں سے مقابلہ کرنے پر ابھارتا ہوں مگر اپنی تقریر ختم بھی نہیں کرتا کہ دیکھتا ہوں کہ تم قوم سبا کی طرح منتشر ہو جاتے ہو اپنی مجلسوں میں واپس جاتے ہو، اپنے رلئے مشورے میں تمہارے دل لگتے ہیں، میں تم کو صبح کو سیدھا کرتا ہوں اور شام کو تم میرے پاس ٹیڑھی کمان کی طرح لوٹتے ہو۔ سیدھا کرنے والا تنگ آگیا اور جن کو سیدھا کرنا مقصود ہے وہ اکڑ گئے جن کو سیدھا

کیا ہی نہیں جا سکتا)۔

اے لوگو! جو جسم سے حاضر ہیں، مگر ان کی عقلیں غائب ہیں، جنکی خواہشات جُدا جُدا ہیں۔ جن سے ان کے حکام آزمائش میں ہیں، ان کا ساتھی (بہ معنی آقا، لیڈر) اللہ کا اطاعت گزار ہے، اور تم اس کی نافرمانی کرتے ہو۔ شام کا رہنما اللہ کی معصیت کرتا ہے مگر اس کی قوم اس کے ساتھ ہے۔ بخدا اگر معاویہ مجھ سے صرافوں کا معاملہ کرے جو دینار کے بدلے درہم دیا کرتے ہیں تو مجھ سے دس عراقی لے کر ایک شامی دیدیں تو مجھے منظور ہو گا، یہ لوگ حق کے معاملہ میں متفرق، جنگوں ہمت ہارے ہوئے ان کے جسم یکجا، مگر خواہشات منتشر، ہر جا عہد و پیمانِ خداوندی کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہے ہیں لیکن ان کے اندر حمیت بیدار نہیں ہوتی، یہ عرب کے چوٹی کے لوگ اور قوم کے باعزت و ممتاز افراد ہیں لیکن ان کی کثرت تعداد سے کچھ فائدہ نہیں، اس لئے کہ ان کے دل مشکل سے کسی امر پر مجتمع ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنے زخم کا مرہم بناؤں اور تم ہی میرے زخم ہو، جیسے کوئی جسم میں چبھ کر ٹوٹ جانیوالے کانٹے کو کانٹے ہی سے نکالنا چاہئے اور وہ جانتا ہے

کر وہ کانٹا اس پہلے کانٹے ہی کا ساتھ دے گا (اور ٹوٹ کر اور مصیبت بن جائے گا)

میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم گوہ کی طرح ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہو، نہ تو حق کو ہاتھ میں لیتے ہو نہ ظلم و زیادتی کو رد کرتے ہو۔ جنگ و مقابلہ کے موقع پر جم کر لڑنے والے، نہ امن و سکون کے زمانہ میں قابلِ اعتبار رفیق و معاون، میں تمہاری صحبت سے بیزار ہوں، اور تمہارے ہوئے اور کثرتِ تعداد کے باوجود تنہائی محسوس کرتا ہوں۔

اے وہ لوگو! جن کے جسم مجتمع ہیں، اور خواہشات مختلف، تمہاری گفتگو پتھروں کو نرم کر دیتی ہے۔ اور تمہارا طرزِ عمل دشمنوں کو حملہ پر ابھارتا ہے، جو تمہیں بلائے اور پکارے اس کو مایوسی ہو، اور جس کا تم سے واسطہ پڑے وہ کبھی اطمینان کی سانس نہ لے سکے، باتیں بنانا اور فریب میں رکھنا تمہارا دستور ہے، تم نے مجھ سے مہلت مانگی جیسے مقروض مہلت مانگتا ہے، جس پر مدت سے قرض چڑھا ہوا ہے، کس وطن و دیار کی تم حفاظت کرو گے، جب اپنے کی حفاظت نہیں کر سکے۔ اور میرے بعد کس امیر و قائد کی حمایت و معیت

میں تم جہاد کرو گے ؛ حقیقی فریب خوردہ وہ ہے جس کو تم نے دھوکہ دیا ، جس کے حصہ میں تم آئے ، اس کے حصہ میں ایک خطا کرنے والا اور نشانہ پر نہ لگنے والا تیر حصہ میں آیا۔" (المرتضی ص ۲۹۵ تا ص ۲۹۶)

اسی طرح خمینی نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں جو لکھا ہے وہ بھی بالکل صحیح ہے ، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

۱۔ عراق اور کوفہ کے شیعان حسین نے پیہم اصرار کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ آنے کی دعوت دی اور کہا کہ خلافت کا پھل پکا ہوا ہے ۔ بس اس کو کاٹنے کی ضرورت ہے ۔

۲۔ حضرت حسین اللہ عنہ ان نابکاروں کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مکہ مکرمہ سے عازم کوفہ ہوئے ۔ ان کے مخلصین و محبین نے ہر چند گزارش کی کہ آپؓ کوفہ و عراق کے شیعوں پر قطعاً اعتماد نہ فرمائیں یہ وہی لوگ ہیں جو آپؓ کے والد اور آپؓ کے بڑے بھائی کے ساتھ طوطا چشمی کا مظاہرہ کر چکے ہیں ، مگر شیعان کوفہ کی دعوت اس قدر مؤثر اور پُرزور تھی کہ اس کے مقابلہ میں مخلصین کی فہمائش و نصیحت کارگر نہ ہوئی ۔

۳۔ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ عراق پہنچ گئے تو شیعان حسینؓ نے وہی طوطا چشمی دکھائی ، جو ہمیشہ سے ان کا وتیرہ رہی تھی ۔ چنانچہ

عراق کے ہزاروں شیعانِ حسین رضؓ میں سے ایک بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہٗ کی نصرت وحمایت کے لئے آگے نہ بڑھا اور خمینی کے بقول تاریخ کا مجرمانہ فعل انجام پایا۔

۴۔ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ شیعانِ کوفہ کی غداری کے نتیجہ میں خاک وخون میں تڑپا دیئے گئے تو ان شیعانِ حسین رضؓ کو اپنے مجرمانہ فعل کا احساس ہوا اور "توابین" پارٹی قائم ہوئی۔ حضرت حسین رضؓ زبانِ حال سے اپنے ان شیعوں کی یہ شکایت ضرور کرتے ہوں گے۔

کی بعد مرے قتل کے اس نے جفا سے توبہ

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

چنانچہ شیعہ جب سے اب تک ہر سال اپنی بے وفائی پر ماتم حسین رضؓ کرتے ہیں، مگر ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے باوجود ان کا یہ گناہِ عظیم اب تک معاف نہیں ہوا اور نہ قیامت تک معاف ہوگا۔

جن لوگوں نے شیعانِ علی رضؓ اور شیعانِ حسین رضؓ کا لبادہ اوڑھ کر ان اکابر کے ساتھ غداری کی، اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو ان کے نفاق وشقاق سے محفوظ رکھے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ

صفوۃ البریۃ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین